Al Numaan
Social Media Services

النعمان سوشل میڈیا سروسز

فرمان بانی امام دین رضا

میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

(وصایا شریف جدید صفحہ 20)

Email: difaahlesunnat@gmail.com

DifaAhleSunnat.com

DifaAhleSunnat.com

علماء حق علماء دیوبند

دِفاعِ اہلسنت

دفاعِ صحابہ کرامؓ و دفاعِ اہل سنت دیوبند وقت کی اہم ترین ضرورت؟

- یوٹیوب کے اُردو بیانات
- آن لائن دروس، نماز کے مسائل
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر بیانات
- قرآن کریم کی تلاوتیں
- نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- آن لائن پی ڈی ایف کتابیں
- نماز کے مسائل پر کتابیں
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر کتابیں

DifaAhleSunnat.com

1	ابتدائیہ	
2	فتوی مولانا احمد رضا خان بریلوی	فتاوی رضویہ
3	فتوی مولانا مصطفی رضا خان بریلوی	الطاری الداری لهفوات عبد الباری
4	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی	فتاوی امجدیہ
5	شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی	فتاوی برکات
6	ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	فاضل بریلوی اور ترک موالات
7	مفتی محمد سعید احمد اسد	اختیارات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
8	تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری	مترجم المعتمد المستند (احمد رضا خان)
9	علامہ کوکب نورانی اکاڑوی	حقائق
10	علامہ ارشد القادری	زیر و زبر
11	علامہ غلام رسول سعیدی	توضیح البیان
12	مولانا محمد طفیل رضویہ	66 زہریلے سانپ
13	مولانا محبوب علی خان قادری برکاتی	الاقوال الامعہ باحکام تجویز الفاتحہ
14	مفتی سید غلام معین الدین نعیمی	حیات صدر الافاضل
15	علامہ مفتی فیض احمد اویسی	کالا کوا کھانا کیسا ہے

16	مفتی محمد شریف الحق امجدی	تحقیقات
17	علامہ سید احمد سعید کاظمی	البیان ترجمہ قرآن الحکیم
18	مفتی محمد سید نعیم الدین مرادآبادی	الکلمۃ العلیا لاعلاء علم مصطفے
19	علامہ محمد ظہیر الدین قادری	تحفظ عقائد اہلسنت مع ایمانی آیات
20	شاہ احمد سعید مجددی فاروقی مدنی	تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ المسائل اربعین
21	علامہ محمد نور بخش توکلی	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ
22	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری	تذکرہ اکابر اہلسنت
23	مولانا غلام دستگیر قصوری	تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل
24	مولانا محمد ہارون رشید	تحقیقی وتنقیدی جائزہ اور اہم فتاوی
25	امام المناظرین مولانا محمد اللہ دتہ	تنویر الخواطر بتحقیق الحارث والناظر
26	علامہ محمد ظفر عطاری	حق پر کون؟
27	مفتی احمد یار خان گجراتی	رسائل نعیمیہ
28	علامہ محمد عبدالرشید قادری	رشد الایمان
29	علمبردار مسلک اعلیحضرت مولانا محمد حسن علی	حسام الحرمین کی صداقت وثقاہت
30	مولانا اسرار احمد نوری	مترجم حسام الحرمین

31	مولوی شرف الدین رضوی	ابراق بریلی فی رد فتنہ دہلی
32	مولانا محمد رضاالحسن قادری	اعلیٰ حضرت اعلیٰ سیرت
33	مفتی سید شجاعت علی قادری	مجموعہ رسائل اعلیحضرت
34	حافظ محمد سعداللہ	عقیدہ توحید کے تحفظ میں مولانااحمد رضا کی خدمات
35	مولانا حشمت علی خان	الصوارم الہندیہ
36	علامہ سعیداللہ خان قادری	انگوٹھے چومنے کا ثبوت
37	علامہ حسن علی رضوی	برق آسمانی بر فتنہ شیطانی
38	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی	ایمانی تقریریں
39	مولانا ظفرالدین بہاری رضوی	حیات اعلیٰ حضرت
40	علامہ غلام مہر علی	عصمۃ النبی المصطفیٰ ﷺ معرفۃ الذنب
41	مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی	مفتاح سنت بجواب ایضاح سنت
42	علامہ حسن نوری وزیر گنجوی	وہابیہ کی رسول ﷺ دشمنی
43	مولانا محمد ضیاءاللہ قادری کوٹلوی	وہابی مذہب
44	علامہ غلام محمود پیپلانوی گولڑوی	نجم الرحمن
45	علامہ سید محموداحمد رضوی	علم غیب رسول ﷺ

46	مفتی محمد حامد رضا خان قادری	فتاوی حامدیہ
47	مفتی نور محمد قادری بلرامپوری	فتاوی صدر الافاضل
48	مفتی عبد الواحد قادری	فتاوی یورپ
49	ڈاکٹر حسن رضا اعظمی	فقیہ الاسلام
50	مولانا محمد عزیز الرحمان بہاولپوری	فیصلہ مقدسہ
51	مولانا عبد المصطفے محمد مجاہد عطاری	کونڈے بھی ایک مقصد رکھتے ہیں
52	میثم عباس قادری رضوی	کیا مکالمۃ الصدرین ایک جعلی کتاب ہے
53	مولانا محفوظ الرحمن فیضی	امام مہدی آخر الزمان اور اسکی شرعی حیثیت
54	مولانا پیر محمود احمد قادری	مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی
55	مولانا محمد عمر اچھروی	مقیاس النور
56	علامہ محمد صدیق ملتانی	من دون اللہ کون ہیں
57	مولانا محمد جہانگیر نقشبندی رضوی	مناظرہ اہلسنت بریلوی
58	شکیل احمد سبحانی	مناظرہ کٹیہار
59	پروفیسر محمد عرفان قادری	نبوت مصطفی ﷺ ہر آن ہر لحظہ
60	مولانا ابو البشیر محمد صالح علوی	ندائے یا رسول اللہ ﷺ یعنی الاستمداد التوسل

61	صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی	القنبۃ الکبری المعروف شیطان کے سینگ
62	مولانا ابو سعید سجاد علی فیضی	منکرین دعا بعد نماز جنازہ کا رد بلیغ
63	مولانا شیر محمد جمشیدی	فیصلہ کیجئے
64	مولانا غلام المرتضی ساقی مجددی	اھل جنت اھل سنت
65	مولانا محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری	حیات اعلی حضرت
66	علامہ بدر الدین قادری رضوی	سوانح امام احمد رضا
67	حافظ محمد ریحان احمد قادری	فیضان اعلی حضرت
68	علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی	نظریہ ختم نبوت اور تحذیر الناس
69	پیر محمد افضل قادری	قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی
70	مولانا سعید اللہ خان قادری	سعید الحق فی تخریج جاء الحق
71	الحاج شاہ مانے میاں پیلی بھیتی	سوانح حیات اعلی حضرت بریلوی
72	مفتی ظہور احمد جلالی	ضیاء پاشی یا ضیاع کاری
73	مولانا محمد شفیع اکاڑوی	انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
74	پیر زادہ عابد حسین شاہ	براہین قاطعہ
75	علامہ عبد الستار ہمدانی برکاتی رضوی	دعوت اسلامی ایک المیہ

76	مولانا نسیم البستوی	اعلیحضرت بریلوی
77	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری	امام احمد رضا
78	علامہ ابو الیاس امام دین کوٹلی سیالکوٹ	نصرۃ الحق المفید الخلائق
79	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	صحاح ستہ اور عقائد اہلسنت
80	مولانا غلام رسول نقشبندی علی پور	فتاوی جماعتیہ
81	مولانا غلام حسن قادری	مقام غوث اعظم اعلی حضرت کی نظر میں
82	مولانا سید محمد حسینی اشرفی مصباحی	نور کی برسات
83	محمد نعیم اللہ خان قادری	شرک کی حقیقت
84	علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی	دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف
85	مولانا ابو داؤد محمد صادق	شاہ احمد نورانی
86	مولانا مفتی ابو طاہر طیب داناپوری	نعرہ حقانیت
87	صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی	عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ
88	محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی	فتاوی بریلی شریف
89	علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی	فتاوی فیض رسول
90	علامہ شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی	الدیوبندیت

91	مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی	سیف الجبار
92	مولانا محمد خان قادری	محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
93	مولانا ممتاز تیمور قادری	کنزالایمان اور مخالفین
94	کرنل ریٹائرڈ محمد انور مدنی	کلی ایمان
95	مولانا انوار المصطفے	شیطانی ڈنگ حرام کے سنگ
96	مولانا محمد انس رضا قادری	البریلویہ کا علمی محاسبہ
97	مولانا عبدالستار خان نیازی	اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت
98	قاضی غلام رسول غازی سیالوی	اقرار سے انکار تک
99	مفتی غلام فرید ہزاروی	النجدیت بجواب البریلویت
100	مفتی محمد شہاب الدین نوری	ایمان کیسے بچائیں
101	مولانا افتخار احمد حبیبی قادری	براہین اہلسنت
102	مفتی محمد شمشاد حسین رضوی	مسلک اعلیحضرت تعارف حقیقت اور چیلنج
103	محمد اشرف نقشبندی مرالوی	النجات اہلسنت والجماعت
104	مفتی عبدالوہاب قادری رضوی	نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے
105	مولانا شبیر احمد رضوی	النجدیت اور مرزائیت

106	دماغی مریض باپ بیٹا اپنے ہی فتاوی کی زد میں	
107	عوامی تکفیر تھوک کے بھاؤ	عرفان شریعت
108		
109		
110		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلی کے فتوی کا سستا ہے بھاؤ
کوڑیوں کے ملتے ہیں اب تین تین
خدا نے یہ کہ کر انہیں ڈھیل دی
واملی لھم انا کیدی متین

مولانا ظفر علی خان صاحب کے اس شعر کے مصداق دین رضا کے امام نام نہاد مجدد احمد رضا خان بریلوی ایک دماغی مریض تھا اس سے بڑھ کر اسکا ثبوت کیا ہو گا کہ ایسے جہالت پر مبنی فتاوی جات اس کے غلیظ قلم سے نکلے کہ غیر تو اس شیطانی مجدد امام مکفر المسلمین کے شر کا شکار ہوئے ہی اسکے اپنے علما مناظرین بھی اسکے فتوی کی زد میں آکر کافر بن گے۔

اور تو اور آخر کار اس کی اغیار سے ملی مراعات کے بدلے اس نے اور اسکے خاندان و صحبت یافتہ افراد نے ہمیشہ نفرت کی ایسی فصل بوتے رہے کہ مستقل طور پر انگریز کے دانت کھٹے کرنے والے مسلمان دو حصوں میں بٹ گئے اسکا اقرار رضا خانیوں کو بھی ہے

(سوانح حیات اعلیحضرت بریلوی صفحہ 8)

احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے۔

دیوبندی عالم دین نہیں انکے اقوال پر مطلع ہو کر انکو عالم دین سمجھنا خود کفر ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 16 صفحہ 163)

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

مصطفی رضا خان لکھتا ہے

وہابی دیوبندی منکر رحمۃللعالمین کو مکرمی، جناب مولانا صاحب السلام علیکم لکھنا کلمہ کفر و اضلال ہے۔

(الطاری الداری لہفوات عبدالباری صفحہ 34، 22)

اب اس فتوی کی روشنی میں جب ہم نے لکیر کے فقیر دین رضا کے مایہ ناز علماء مناظرین کو دیکھا پڑھا بہت حیرانی ہوئی کہ یہ سب تو فاضل بریلوی کے اس فتوی کے بلکل منکر ہیں اور اہل سنت والجماعت دیوبند کے اہل علم حضرات کو

[مفتی ، عالم ، مولانا ، مولوی ، علامہ ، جناب ، صاحب]

جیسے الفاظ سے یاد کر رہے ہیں۔

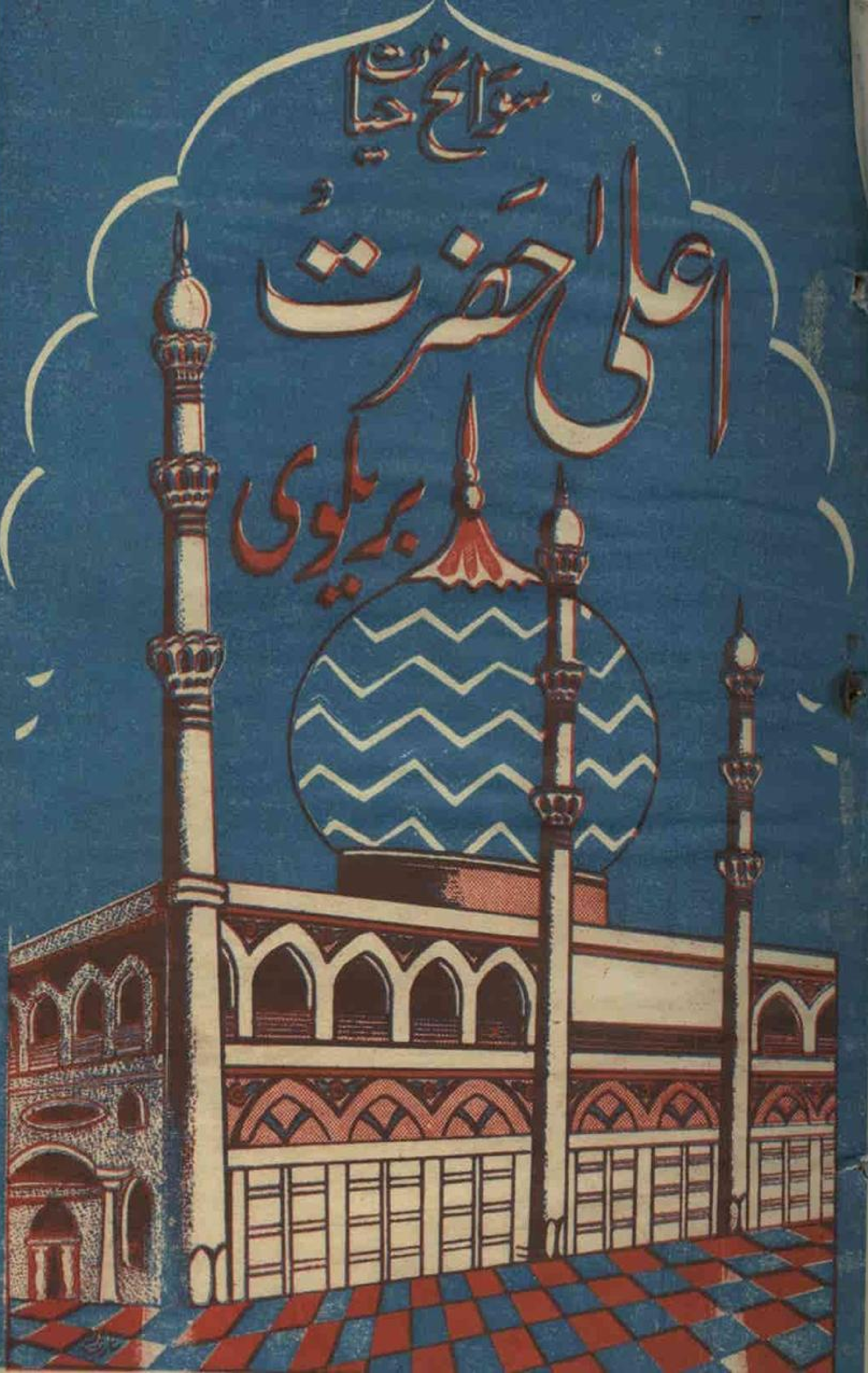
سوانح حیات
اعلیٰ حضرت
بریلوی

جو شخص انگوٹھے چومنے سے منع کرے، محفل میلاد اور اس میں قیام و سلام کو بدعت کہے، بزرگوں کے عرس کرنے اور ان میں شریک ہونے کو گناہ کہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیائے کرامؑ اور اولیاء اللہ کے لئے حرف ندا کے استعمال کو شرک ثابت کرے وہ دیوبندی اور وہابی ہے، چاہے وہ کتنا ہی بڑا عالم متقی، پابند سنت اور صاحب سلوک و طریقت ہی کیوں نہ ہو ——— اس اختلاف کی ابتداء جنگ آزادی کے مشہور مجاہد اور جید عالم حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی (متوفی ۱۲۹۵ھ) کی نشاندہی کے بعد ہوئی تھی جبکہ انہوں نے مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" پڑھی اور شاہ صاحب کی بعض عبارتوں کے خلاف ایک فتویٰ شائع کیا اور پورے ہندو پاک میں اس کی اشاعت کی۔

اس کے بعد مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی (متوفی ۱۲۸۹ھ) نے ایک مستقل کتاب "سیف الجبار" لکھی اور مندرجہ بالا مسائل میں بہت کھل کر رد کیا۔ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی (متوفی ۱۳۷۷ھ) نے اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" میں لکھا ہے کہ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری (متوفی ۱۳۲۲ھ) نے بھی ایک کتابچہ "تنزیہ الرحمٰن" کے نام سے لکھا تھا جس میں انہوں نے مسئلہ امکانِ کذب میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (متوفی ۱۳۲۳ھ) کی سخت مخالفت کی تھی۔ بعض تذکروں سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کے والد ماجد مولانا نقی علی خان صاحبؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے بھی ایک کتاب اختلافی مسائل کے سلسلہ میں لکھی تھی اور وہ شائع بھی ہوئی تھی۔

۱۲۹۷ھ میں مولانا شاہ احمد رضا خان صاحبؒ (متوفی ۱۳۴۰ھ) نے قلم اٹھایا۔ کثرت سے کتابیں لکھیں فتوے صادر کئے حرمین شریفین کے سفر میں مشاہیر علمائے حرمین سے علمائے دیوبند کی تحریروں کے خلاف تصدیقات حاصل کیں جنکو حسام الحرمین کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ مولانا احمد رضا خان صاحبؒ پچاس سال مسلسل اسی جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے، بریلوی اور دیوبندی یا وہابی!

دونوں جماعتوں کے علماء اور عوام کے درمیان تخالف و تصادم کا یہ سلسلہ آج تک بند نہیں ہوا ہے۔ کتابیں بھی لکھی جا رہی ہیں، اخبارات و رسائل بھی نکالے جا رہے ہیں اور پوسٹر بھی شائع ہوتے رہتے ہیں اسکے علاوہ وعظ و تقریر کے ذریعہ دونوں طرف کے علماء اپنے اپنے خیالات و عقائد کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف و منہمک نظر آرہے ہیں۔

کلام اول کی ان سطور کو میں اس دعا پر ختم کر رہا ہوں جو سوانح حیات حضرت بریلوی کے مرتب شاہ مانا حیات جید کے بعد حضرت مولانا شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے ۱۳۳۳ھ میں دورہ حدیث سے فارغ ہونے والے علماء کرام کو مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کی جانب سے احادیث کی اسناد تقسیم کرتے وقت فرمائی تھی۔

"یا الٰہی! ہمارے دلوں کو نور ایمان سے منور فرما، اپنی محبت اور اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ان کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے صحابہ کرامؓ کی پیروی اور تابعین عظام کے نقش قدم ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائیں۔ ہمیں دین اسلام کی خدمت کیلئے قبول فرما اور ہم سے وہ کام لے جسے تو پسند فرماتا ہے۔"

کمترین: قاری احمد پیلی بھیتی — ۲ ذی ۱۴۰۱ھ ناظم آباد کراچی

فتاویٰ رضویّہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

16

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور
پاکستان

اوپر ظاہر ہوا بالجملہ شک نہیں کہ مواضع مذکورہ وقف ہیں اور ان میں کسی کو تصرفات مالکانہ یا انتقالات کا کچھ حق نہیں "وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۝" [1] (اور ڈرو اللہ تعالٰی سے جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۶۲: از ضلع بجنور موضع چاند پور مسئولہ محمد قطب الدین ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۴ھ

مخدوم مکرم و معظم دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آبادی قصبہ چاند پور میں موازی ۶ بسوائے یعنی (للعہ مہ) گز کل اراضی نمبری خسرہ ۲۴۸۲ واقع محلہ کوٹلہ موقوفہ تھی اس پر ایک دکان بنی ہوئی تھی اس کی آمدنی صرف مسجد میں آتی تھی چنانچہ بندوبست وہم یعنی ۱۸۶۷ء یا ۱۲۷۴ف میں دکان مذکورہ بخانہ مالک زمین ومالک مکان (موقوفہ) تحریر ہے اس کے کیفیت میں (دکان تصرف مسجد) تحریر ہے اس کے منتظم مولوی مجتبٰی حسن صاحب دیوبندی ساکن چاند پور تھے دکان منہدم ہوگئی اس پر ایک سہ دری بنائی گئی جو قیام مسافران اور درس گاہ کے کام آتی رہی اور مہتمم بدستور مولوی صاحب موصوف رہے اب اس سال سے مولوی صاحب مذکور نے اس کے اوپر ایک بالاخانہ تعمیر کرلیا اس کو زنانہ مکان کرلیا نیچ کا سابقہ حصہ یعنی سہ دری اپنی نشست گاہ خاص بنالی، اللہ اللہ خیر صلا۔

---

[1] القرآن الکریم ۵/ ۹۶

مولوی صاحب کہتے ہیں ہم مکان کے مالک ہیں ہمارا تعمیر کردہ ہے تمادی بارہ سال عارضی ہے وغیرہ وغیرہ اور سب چیزیں خدا کی ملکیت میں اور ہم اس کے بندے ہیں، رضامندی سے وہ چھوڑنے پر رضامند نہیں ہوتے، مجبورًا عدالتانہ کارروائی کرنا ہوگی چونکہ مولوی صاحب موصوف اور ان کے بھائی مولوی مرتضٰی حسن صاحب سب مولوی ہیں (مولوی عالم فاضل ہیں) سب لوگ ان کا ادب کرتے ہیں بچتے ہیں کوئی دعوی کرنے یا مدعی بننے پر رضامند نہیں ہوتا، یہاں ہم صرف دو آدمی حق کی حمایت کرسکتے ہیں، البتہ واقعات کے بابت شہادت دے سکتے ہیں، اگر ان کو مدعی بنالیا جائے تو گواہ کون رہے سوائے اس کے نالش ہونے پر لوگوں سے توقع ہوسکتی ہے، بالفعل یہ خیال ہے کہ مولوی پر ہاتھ ڈالنا گناہ کبیرہ ہے، حتی کہ مولوی عبدالواسع صاحب ومیر سجاد حسین صاحب وکلا بجنور وکیل بننے سے گریز کرتے ہیں اس قحط الرجال میں آپ پر نظر دوڑتی ہے اور گزارش کیا جاتا ہے کہ ہم کو کیا کارروائی کرنا چاہئے اور اس صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے اور اگر آپ کا نام نامی بھی زمرہ مدعیان میں شامل کردیا جائے تو نامناسب تو نہیں ہے؟ یا کسی اور شخص کا لکھا جائے؟ جیسی رائے عالی ہو کیا جائے، جواب بواپسی ڈاک مرحمت ہو، فقط۔

الجواب:

بحمد اللہ تعالٰی میں حکم شرعی جانتا ہوں اور وہی بتاسکتا ہوں قانون سے نہ مجھے واقفیت نہ اس کا مشورہ دے سکتا ہوں، وقف میں تصرف مالکانہ حرام ہے اور متولی جب ایسا کرے تو فرض ہے کہ اسے نکال دیں اگرچہ خود واقف ہو چہ جائے دیگر۔ درمختار میں ہے:

وینزع وجوبا ولو الواقف. درر. فغیرہ اولٰی لو غیر مامون. بزازیہ [1]۔	لازمًا معزول کیا جائے اگرچہ واقف ہی ہو، درر۔ تو بطریق اولٰی غیر کو اگر وہ معتمد علیہ نہیں، بزازیہ۔ (ت)

اور وقف کا مدعی ہر مسلمان ہوسکتا ہے او جو مدعی ہو وہی شاہد ہوسکتا ہے لانہ لایحتاج الی الدعوی (کیونکہ دعوی کی ضرورت نہیں۔ت) وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وقف کو ظلم سے نجات دلائیں۔ دیوبندی عالم دین نہیں ان کے اقوال پر مطلع ہوکر انہیں عالم دین سمجھنا خود کفر ہے، علمائے حرمین شریفین نے انہیں لوگوں کے لئے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ:

من شك فی عذابہ وکفرہ فقد کفر [2]۔	جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے تو وہ کافر ہوا۔ (ت)

برائے خدا و رضائے مصطفیٰ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
برضائے حضور غریب نواز کارساز سلطان الہند قدس سرہٗ
رضا صدی کی تکمیل سعید پر خصوصی پیش کش از سرکار اعظم اجمیر شریف

ٹھوکریں کھاتے پھروگے اُن کے در پہ پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا، آخر گیا

الطَّارِی الدَّارِی لِهَفَوَاتِ عَبْدِ البَارِی

۱۳۳۹ھ

(مکمل)

مؤلف
حضرت مولانا مولوی ابو البرکات آل الرحمٰن مفتی اعظم ہند
محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری برکاتی رضی اللہ عنہ

ناشر
رضائے خواجہ پبلی کیشنز
مسجد اہلِ سنت غوثیان، دلی گیٹ اجمیر شریف

کفر ہے (۳) اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے (۴) مبطل ختم نبوت کو مولٰنا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر ہے (۵) جس نے علم اقدس سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیص کی ابلیس کو صفت خاصۂ الوہیت میں خدا کا شریک مانا مجلس میلاد مبارک کو جنم کنھیا خرافات کہا اُسے لکھنا نہایت ادب سے معافی کا خواستگار ہوں اگر قلباً ہو کفر اور نیچر کی تہذیب پر ہے تو اضلال عوام وسخت شنیع وحرام (۶) رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا سا علم غیب ہر بچے پاگل جانور چوپائے کو ماننے والے دن بھر اپنی نبوت جپنے کو تسکین بتانے والے کو خیر اللاحقین بالمہرۃ السابقین کہنا اعتقاداً کفر ہے ورنہ اضلال و حرام (۷) دیوبندی وہابی مجوز کذب خدا کو جس نے اللہ تعالےٰ کا ظالم جاہل چور شرابی ہونا تک جائز کہا مولٰنا صاحب لکھنا اسلامی جلسے کا صدر مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر یا کم از کم اضلال و ضلال ہے (۸) وہابی منکر رحمۃ للعالمین کو مکرمی جناب مولٰنا صاحب السلام علیکم لکھنا کلمۂ کفر و اضلال ہے (۹) مجتہد تبرائیان کے جلسۂ تعظیم و تعزیت میں دل سے شرکت کا اظہار اور عدم حاضری کی معذرت کم از کم اضلال وحرام ہے (۱۰) اُس کی فاتحہ خوانی کہ توزیع حرام و کفر ہے اس کے جلسے سے دلی تعلق بتانا کہ کم از کم استحسان حرام کا اظہار ہے اگر واقعی ہے کفر ورنہ اضلال وحرام ہے (۱۱) تبرائیان زمانہ مرتد ہیں مرتد کو مسلمان خصوصاً معظم جاننا کفر ہے (۱۲) تا (۱۴) تبرائی کو بلا تقیید مقتدائے مذہب کامیاب ہستی لکھنا اُس کے محاسن کا اعتراف اُس کی تعریف میں رطب اللسان ہونا اقل درجہ اضلال وحرام ہے (۱۵) سنی علما کی طرف بیخکنی اسلام دیکھکر اُن پر خوش ہونے کی نسبت کرنا افترا وحرام ہے اور اُنھیں واقعی

پھر خدا کیلئے چوری کرنا جائز بتایا یہ چوتھا کفر ہے چوری نہ ہوگی مگر مال غیر کی تو یوں بھی خدا کے سوا دوسرے کو مالک ماننا یہ پانچواں کفر ہے۔ پھر انسان ہزاروں کی چوری پر قادر تو اُس کے معبود کے مقابل ہزاروں مالک مستقل ہوگئے تو ہزاروں خدا ہوئے یہ چھٹا بلکہ ہزاروں کفر ہے پھر انسان کا شراب پینا نہیں مگر اُسے مُنھ کی راہ سے اپنے جوف میں داخل کرنا تو اُس کے معبود کے مُنھ ہوا یعنی وہ سوراخ جس میں کھانے پینے کی چیزیں باہر سے ڈالی جائیں یہ ساتواں کفر ہے اُس کے پیٹ ہوا کہ کھانا پانی مُنھ کی راہ سے اُس میں ڈالا جائے یہ آٹھواں کفر ہے۔ اُس کا معبود صمد نہیں کھوکھل ہوا یہ نواں کفر ہے پھر لاکھوں فواحش عیوب نجاستیں خباثتیں ذلتیں فضیحتیں عبد کے لیے ممکن ہیں وہ سب اس کے معبود کے لیے ممکن ہوئیں یہ دسواں بلکہ لاکھوں کفر ہے۔ شک کا محل نہیں کہ یہ شخص کافر اور اسے مولنا صاحب کہنا اور اپنے زعم کے اسلامی جلسوں کا صدر بنانا اور مسلمانان ہند کا شیخ ٹھہرانا سب کفر ظاہر۔

(۸) جو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا منکر ہے اور نہر ہم سے ہ تک کے مرتدوں کو مسلمان کہتا بلکہ اُن سے ہم عقیدہ ہونے کا مقر ہے اور اُن کے سوا صدہا کفریات کا قائل جن کا بیان جا بجا لیسٹ سے ظاہر ہے وہ بھی بیشک کافر اور اُسے مکرمی جناب مولنا صاحب السلام علیکم لکھنا کفر ظاہر (۹) تبرائی روافض حسب تصریح کتب معتمدہ اور خود میرے اقرار سے کہ میں نے سنہ ۱۳۳۱ھ میں بریلی جا کر کیا مرتدین ہیں اُن میں کسی کے جلسۂ تعظیم و تعزیت میں دل سے شرکت اور خود اُسی دن اپنے یہاں موت

یعنی انکے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔
بقول احمد رضا خان بریلوی کے کافر ہوے سبھی کیوں کے یہ تو مطلع تھے علماء دیوبند کی عبارات پر اور ان عبارات سے جو زبردستی کفر نکالا گیا شاید کسی کے ذہن میں آسکتا ہے کہ یہ ان لوگوں نے اس وقت لکھا جب یہ اتنا زیادہ نہیں جانتے تھے۔
تو عرض یہ ہے کہ ہم نے ان صفحات سے یہ سکین لیے ہیں جہاں پر باقاعدہ یہ لوگ علماء دیوبند پر اعتراض الزامات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔
کوئی یہ عذر کرے کے یہ خطا ہو گئی احمد رضا خان بریلوی سے تو عرض ہے کہ
مجدد امام بانی دین رضا سے نقطہ بھر خطا بھی ممکن نہیں
[استغفر اللہ العظیم]
[احکام شریعت صفحہ 27]
اس لیے سو بندوں کی لسٹ دی ہے کہ احمد رضا اور سگان رضا کے فتوی کی روشنی میں دین رضا میں ان کافروں کا ٹھکانا کیا ہو گا ؟
اور جنہوں نے ان کتابوں اور ان مصنفین کی تائید و تعریفوں کے پل باندھے ہیں وہ کس درجہ کے کافر ہونگے ؟

https://ataunnabi.blogspot.in

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے قلم سے

شریعت کے بارے انمول تحفہ

مکمل 3 (تینوں) حصے

احکامِ شریعت

مع مختصر حالات ---------------- اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت

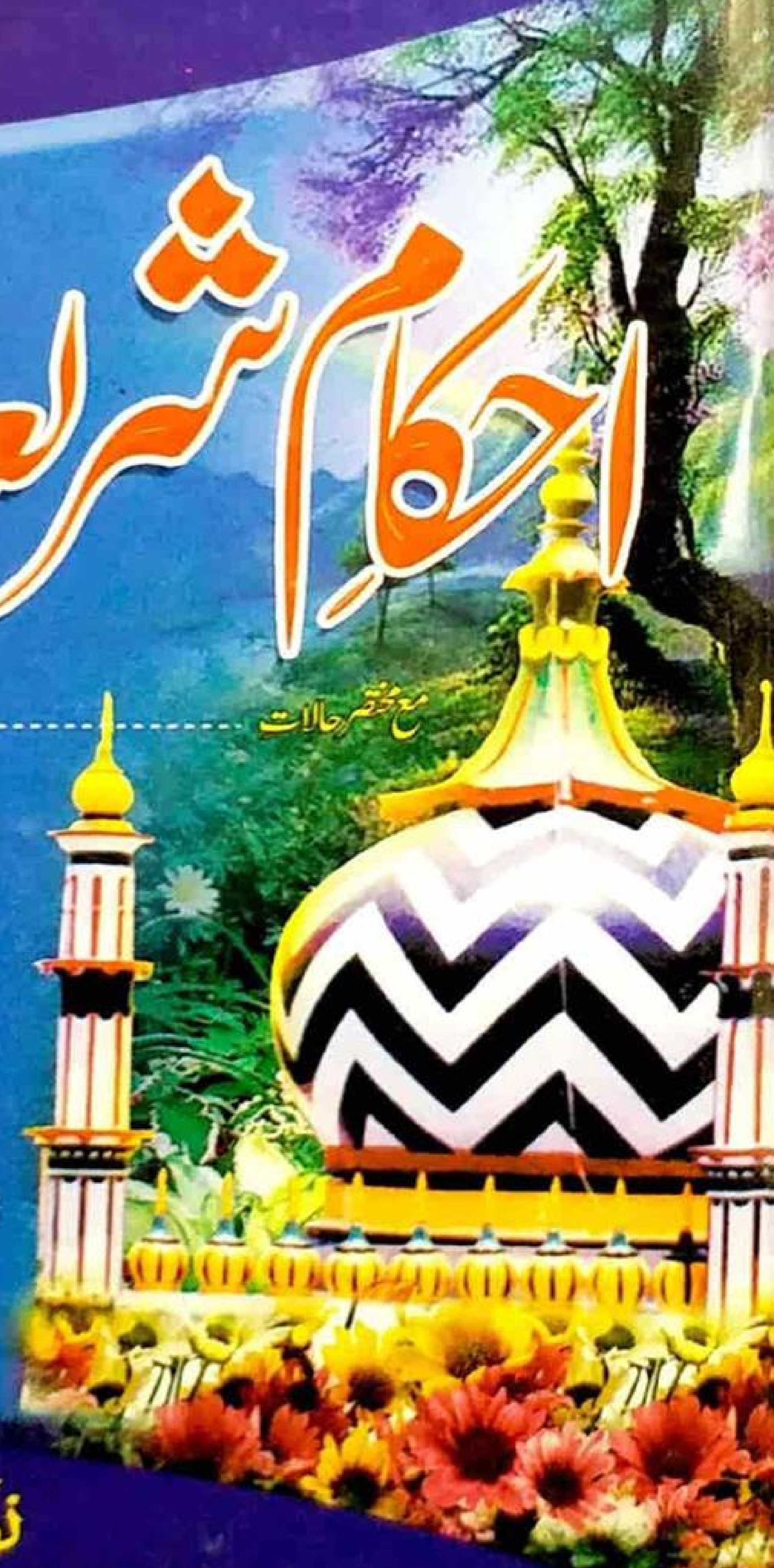

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نظامیہ کتاب گھر لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علم میں اپنے قلم ، دولت اور دینی کتابوں کے سوا کچھ نہ ہو' جو عرب و عجم کا رہنما ہو' اس کو شعر کہنے کو کیا کہا جائے کسی سے شعر سننے کی فرصت کہاں سے ملتی ہے۔ مگر شان جامعیت میں کمی کیسے ہو اور مملکت شاعری میں برکت کہاں سے آئے۔ اگر اعلیٰ حضرت کے قدس اس کو نہ نوازیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جس رشک جناں سے سرفراز تھے اس کی طلب تو ہر عاشق کیلئے سرمایہ حیات ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کے حمد و نعت کا ایک مجموعہ کئی حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ پڑھنے والوں اور سننے والوں کو مستی عطا کرتا رہتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا لغزشوں سے محفوظ رہنا: علمائے دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدیوں سے چلے آرہے ہیں مگر لغزش علم و فلتت لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں۔ زورِ قلم میں بکثرت تفرد پسندی میں آگئے۔ بعض تجدد پسندی پر اتر آئے۔ تصانیف میں خود آرائیاں بھی ملتی ہیں۔ لفظوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں۔ قول حق کے لہجہ میں بھی بوئے حق نہیں ہے۔ حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر ہی قناعت کر لی گئی ہے لیکن ہم کو اور ہمارے ساتھ سارے علمائے عرب و عجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ محقق مولانا محمد عبدالحق محدث دہلوی' حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی' یا پھر اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ اس عنوان پر غور کرنا ہو تو فتاویٰ رضویہ کا گہرا مطالعہ کر ڈالئے۔

فقیہ اعظم کا ایک عظیم و جلیل حاشیہ جن چار مجلدات پر مشتمل ہے وہ حاشیہ امام ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ "ردالمحتار" پر ہے۔ جسے آپ نے بنام "جدالممتار" موسوم فرمایا ہے۔ لیکن یہ بیش قیمت حاشیہ اسی ذخیرے میں پڑا ہے جو ابھی محروم اشاعت ہے۔

مولیٰ تعالیٰ کسی ایسے مرد جلیل کو پیدا فرمادے جو جملہ تصانیف مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے "مرکز اشاعت علوم امام احمد رضا" قائم کرے اور آپ کے جواہر علمی کو جلوۂ طباعت دے۔

آمین

وصال مبارک: آپ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء جمعۃ المبارک کے دن عین اذان جمعہ کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

خیر دماغی مریض تو دماغی مریض ہوتا ہے
تو فاضل بریلوی خود ہی اپنے فتوی کا منکر ہے
اور صاحبزادہ سگان رضا بھی اپنے فتوی پر قائم نہیں رہ سکا۔
سو کافر جرنیل کے بعد وہ سکین بھی ملاحظہ فرمائیں۔
بریلوی مولوی عبدالسمیع انصاری رامپوری اپنی کتاب میں کفر تو دور کی بات سخت الفاظ لکھنے کو حذف کرتا ہے اور جناب دماغی مریض مجدد صاحب تقریبا اس کتاب کی توثیق و تائید اور تعریف میں دس صفحات لکھ مارتے ہیں۔

(انوار ساطعہ صفحہ 25، 547)

اس نام نہاد مجدد کے ذوق تکفیر سے علماء بریلوی ہی نہیں بلکہ ایک اور جاہلانہ فتوی سے دین رضا کی پیروکار عوام بھی کافر ٹھیرتی ہے ڈھونڈنے سے بھی شاید کوئی رضا خانی نہ ملے جو اس فتوی کفر سے بچ سکے۔

جیسی صحبت ویسا اثر

خان صاحب کے صحبت یافتہ حضرات بھلا کب پیچھے رہنے والے تھے انہوں نے بھی کفر کی مشین کو زنگ نہیں لگنے دیا اور امت مسلمہ کو کافر ثابت کرنے کیلئے زندگی گزاری

ہم بریلوی عوام سے صرف دردمندانہ درخواست ہی کر سکتے ہیں کہ غور کریں آپ نے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے
صرف تین سوال انصاف پسند دین رضا کے پیروکاروں سے

حسام الحرمین 1325 ھ میں لکھی گئی
المھند علی المفند (حسام الحرمین کے دھوکے کا جواب)
1325 ھ میں عرب علما کے دستخط سے شائع ہوا۔
احمد رضا خان بریلوی کی وفات 1340 ھ میں تقریبا 15 سال بعد ہوئی

سوال نمبر 1

احمد رضا خان بریلوی نے عرب علمائے کرام کو مطمئن کرنے کیلئے دوبارہ سفر عرب کیوں نہیں کیا؟

سوال نمبر 2

انگریزی ایجنٹ اگر سچا تھا کوئی دو نمبری نہیں کی تھی تو 15 سال زندہ رہنے کے باوجود حسام الحرمین کے دفاع کیلئے حضرت مولانا مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ کیلئے کیوں تیار نہیں ہوا۔

جبکہ وہ بریلی اسی مقصد کے لیے طویل عرصہ رہے ؟

سوال نمبر 3

اور نہیں تو کم از کم المھند علی المفند کا ہی جواب لکھ دیتے مگر اسکی بھی جرت نہیں ہوئی دماغی مریض جھوٹے مجدد کو ؟

15 سال میں

اللہ رب العزت کے نزدیک مال دولت کی تو کوئی حیثیت نہیں مگر اسکے ہاں سب سے قیمتی چیز ایمان ہے

جو وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے قسمت والوں کو دیتا ہے اور کچھ بدبخت ،ناشکرے ایسے بھی ہیں فاضل بریلوی جیسے جو اولیاء اللہ سے بغض کی وجہ سے اپنا ایمان ضائع کر بیھٹتے ہیں چند سکوں کیلئے اولیاء اللہ پر کفر کے بہتان لگانے والے اپنے ہی فتوؤں کے روشنی میں کافر ٹھرے

یہ ولایت اکابرین علماء دیوبند کی اللہ رب العالمین سے قرب کی نشانی ہے۔

100 کافر جرنیل

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی؟؟؟؟

https://atadarinabi.blogspot.com/

جس نے خواب اور بیداری میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا اور اللھم صلی علی سیدنا و مولینا و نبینا اشرف علی کہا جس میں مولوی اشرف علی کی علانیہ رسالت و نبوت کا اقرار ہے اوسکی تو انھوں نے تعبیر دی اور اپنے کو متبع سنت کہکر مرید کو تسلی و تسکین دی یا کسی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا تو مولوی اشرف علی نے اپنی جورو تعبیر کی اور اس خط میں وہ لکھتے ہیں کہ مجھکو تعبیر خواب سے اصلا مناسبت نہیں پھر جب ان کو خود اقرار ہے کہ اس سے مناسبت تک نہیں رکھتے پھر ان خوابوں کی کیونکر تعبیر دی اور ان کو چھپوایا بات صرف یہ ہے کہ جہاں اونکی بڑائی انکی رسالت و نبوت کا کسی نے خواب دیکھا تو یہ تعبیر دینے کیلئے تیار ہیں تمام مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جورو سے تعبیر کرنے کو موجود ہیں مگر جب خواب میں ان کے لئے کوئی فضیلت نہ ہو تو یوں کنی بچاتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

مسئلہ:۔ مرسلہ محمد عبد المجید و جملہ مسلمانان قصبہ بسارکھپور ضلع علیگڈھ ۲۶ رجمادی الثانی ۵۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و بید و شید ایک خاندان کے افراد ہیں اور بکر دوسرے خاندان کا۔ اور ان دونوں میں اختلاف ہے اور اس ذاتی اختلافات کو شرعی رنگ میں نکالنا چاہتے ہیں اور اس میں طرح طرح سے تحریف کرکے مسلمانوں میں اختلاف و انتشار پیدا کرتے ہیں۔

(۱) زید و شید نے جامع مسجد میں عام مسلمانوں کے سامنے بکر پر چند الزامات عائد کئے۔ بکر نے جواب دیدیا۔ تو دوسرے جمعہ میں دوسرے

العلم خزائن ومفاتیحہا السؤال

فتاویٰ امجدیہ

(جلد سوم)

تصنیف

صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان

(مصنف بہار شریعت)

تعلیق:۔ حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی۔ ترتیب:۔ حضرت مولانا عبد المنان صاحب کلیمی

باہتمام

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی ابن حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ

ناشر

دار العلوم امجدیہ مکتبہ رضویہ ☆ آرام باغ روڈ کراچی
فون: [illegible]

شیرِ نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی؟؟؟؟

الامکان عمل ہو جائے۔

اور مرآت شرح مشکوٰۃ ص۴۲۰ پر مولٰنا مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی بدایونی ثم پاکستانی لایقوم حتی ترونی کے تحت شرح میں فرماتے ہیں اس زمانے میں طریقہ یہ تھا کہ صحابہ کرام صف بنا کر بیٹھ جاتے۔ حضور اپنے حجرے میں رونق افروز ہوتے مکبر کھڑے ہو کر تکبیر شروع کرتا جب حی علی الفلاح پر پہنچتا تو سرکار حجرے سے باہر تشریف لاتے تو صحابہ کرام کو نظر آتے۔

فقہا فرماتے ہیں کہ نمازی صف میں حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں، ان کا ماخذ یہ حدیث ہے نیز وہ حدیث جو مشکوٰۃ شریف میں بروایت مسلم بخاری دو تین صفحہ بعد باب المساجد سے کچھ پہلے آ رہی ہے۔

یہ رہا علمائے احناف و فقہائے انصاف کا مسلک و مذہب۔ مخالفین و معاندین اور ان کے علماء کو مولانا ثناء اللہ پانی پتی پر بڑا وثوق و اعتماد ہے، ان کا قول بھی ان کی کتاب مالابد منہ سے نقل کر دیا گیا ہے کہ وقت اقامت بیٹھے رہنے کو نماز کا مسنون طریقہ بتایا ہے۔

اب مانعین کے مایہ ناز دار العلوم دیوبند کے قابل فخر مدرس محشی الاصباح علی نور الایضاح مولوی اعجاز علی دیوبندی علیہ ما علیہ نے دیکھئے اس مسئلہ کے بارے میں حاشیہ نور الایضاح پر کیا وضاحت کی ہے۔ ملاحظہ ہو ومن الادب قیام القوم والامام ان کان حاضراً بقرب المحراب وقت قول المقیم حی علی الفلاح لان المقیم فی ضمن قولہ ھذا امر بالقیام فیجاب۔

ترجمہ: اور ادب یہ ہے کہ کھڑی ہو قوم اور امام بھی اگر ہوں وہ محراب کے قریب مقیم کے قول حی علی الفلاح کے وقت اس لیے کہ مقیم نے اپنے اس قول کے ضمن میں قیام کا حکم دیا ہے تو اس کا جواب (اسی وقت) کھڑے ہو کر دینا چاہیئے۔

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل بریلوی اور ترکِ موالات

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ ڈی

ادارہ مسعودیہ
۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان

سبب انگریزوں نے مسلمانوں کے خون سے بے دریغ ہاتھ رنگنا شروع کیے تو سرسید احمد خاں نے اسباب بغاوت ہند رسالہ لکھ کر انگریز کی آتش انتقام کو فرو کیا اور قدرے اطمینان نصیب ہوا۔[1] غالباً اس دور کا یہ سیاسی تقاضا تھا کہ عالم و عامی سب ہی نے من حیث القوم وفاداری کا یقین دلایا بلکہ شیعہ حضرات نے تو بقول ہنٹر فارسی میں ایک رسالہ لکھ کر جہاد کی شدید مخالفت کی ہے[2] علمائے احناف نے بھی انگریزوں کی حمایت میں بہت سے فتوے شائع کیے۔ دو قسم کے علماء تھے۔ ایک وہ جو ہندوستان کو دارالحرب کہتے تھے اور مسلمانوں کو مستامن اس لیے جہاد کے مخالف تھے، دوسرے وہ جو ہندوستان کو دارالسلام کہتے تھے اس لیے جہاد کے عدم جواز کے فتوے دیتے تھے۔[3] بہرکیف ماسوائے چند علماء کے مصلحت وقت کے تحت سب ہی نے انگریزوں کی حمایت میں عافیت سمجھی۔

اس سیاسی ماحول میں دیوبند اور علی گڑھ میں مدارس قائم ہوئے، بقول مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا محمد قاسم نانوتوی دہلی کالج کے عربی حصے کو دیوبند لے گئے اور سرسید احمد خاں انگریزی حصے کو علی گڑھ لے گئے۔[4] سرسید احمد خاں بھی علمائے دیوبند کی طرح مولانا مملوک علی کے شاگرد تھے۔ علی گڑھ کے مکتب فکر نے انگریزوں سے وفاداری کو اپنی سیاسی مصلحت کا جزو بنا لیا مگر مسلک دیوبند کچھ اس سے مختلف تھا، یہاں انگریزوں کی حمایت و مخالفت کو مصلحت وقت پر چھوڑ دیا گیا، اضطراری حالات میں کامل وفاداری، معتدل حالات میں غیر جانبداری، برطانیہ اور دولت عثمانیہ کے مابین تصادم کی صورت میں پوری مخالفت (بقول مولانا

---

[1] الطاف حسین حالی: حیات جاوید، ص ۹۸-۱۰۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء

[2] ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر: ہمارے ہندوستانی مسلمان، ص ۱۷۴-۱۸۰

[3] ایضاً، ص ۱۸۱

[4] عبیداللہ سندھی: شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک، ص ۱۱۲

کوشش کی گئی۔ چناں چہ اس مہم پر جمعیۃ الانصار دیوبند کے ناظم مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو افغانستان بھیجا گیا، یہ ۱۹۱۵ء میں کابل ہجرت کر گئے وہاں سات سال رہے، ۱۹۱۶ء میں مولانا محمود حسن نے ریشمی خط کے ذریعہ آزاد مملکت کا خاکہ پیش کیا۔ اسی مقصد کے لیے مولانا محمود حسن حجاز گئے، یہ وہ زمانہ تھا جب انگریز عربوں سے مل کر حجاز پر ترکی اقتدار کا خاتمہ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے، ترکوں پر علمائے حجاز اور علمائے ہند کی طرف سے کفر کے فتوے لگائے جا رہے تھے۔ مولانا محمود حسن نے حجاز میں ترکی وزیروں سے بات چیت کی مگر اسی اثنا میں شریف مکہ نے ترکوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی، شریف مکہ نے ترکوں کے خلاف ایک محضر نامہ پر مولانا محمود حسن کے دستخط کرانا چاہے مگر وہ روپوش ہو گئے۔ جب باہر آئے تو گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کیے گئے، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ کے قریب ایک جیل میں نظر بند تھے۔ انگریز افسروں نے "باغیانہ" سرگرمیوں کے بارے میں استفسارات کیے اور ایک دستاویز دکھائی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ مولانا محمود حسن سلطان ترکی، ایران و افغانستان کو متحد کر کے ہندوستان پر اجتماعی حملہ کر کے آزاد حکومت کے قیام کے لیے کوشش کر رہے تھے۔ بہرکیف ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۶ء کو مالٹا بھیج دیئے گئے جہاں انھوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، اسارت مالٹا کے بعد آپ ہندو مسلم اتحاد کے داعی بن گئے۔

جس طرح انقلاب ۱۸۵۷ء سے قبل مولوی سید احمد بریلوی ناکام ہوئے، اسی طرح انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد کی جانے والی یہ کوشش بھی بالآخر ناکامی و نامرادی کا شکار ہوئی۔

۱؎ مولانا عبید اللہ سندھی نے ۱۹۱۶ء میں امیر حبیب اللہ کے کہنے پر ہندوؤں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ پھر انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہو گئے اور اسی وقت سے کانگریس کے داعی بن گئے بلکہ ۱۹۲۲ء میں امان اللہ کے عہد حکومت میں کابل میں کانگریس کمیٹی بنائی جو بیرون ہند اپنی نوعیت کی پہلی کمیٹی تھی۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی
یا رسول اللہ

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از

محمد سعید احمد اسعد

ناشر مکتبہ سعیدیہ رضویہ
جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد
041-2658646,0300-7673260
محمد اکرم سعید

کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے درمیان وہ کونسا تعلّق ہے جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ محبوب علیہ السّلام سے کی گئی بیعت کو اپنی بیعت قرار دے رہا ہے۔

۳۔ارشادِ ربانی ہے:

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ج

اور تو نے نہیں پھینکی مٹھی خاک کی جس وقت کہ تو نے پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی۔

(پ۔۹ الانفال ۱۷)

اسی کی تفسیر میں دیوبندی شیخ الاسلام علّامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

جب جنگ کی شدّت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریاں لشکرِ کفّار کیطرف پھینکیں اور تین مرتبہ شاهت الوجوہ فرمایا، خُدا کی قدرت سے کنکریوں کے ریزے ہر کافر کی آنکھ میں پہنچے وہ سب آنکھیں ملنے لگے، ادھر سے مسلمانوں نے فوراً ادھاوا بول دیا، آخر بہت سے کافر

فرمادیں۔

(المواہب اللدنیہ ص ۶۸۹ جلد ۲ زرقانی علی المواہب ص ۳۲۲ جلد ۵)

۹۔ غیر مقلّدین کے پیشوا نواب صدّیق حسن خاں بھی لکھتے ہیں:

مذہب بعضی آنست کہ احکام مفوّض بود بوے علیہ وسلم ہر چہ خواہد و بر ہر کہ خواہد حلال و حرام گرداند و بعضی گویند باجتہاد گفت و اوّل اصح و اظہر است۔

بُعض کا مذہب یہ ہے کہ احکام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد تھے جس کو چاہتے جو چاہتے حلال اور حرام فرمادیتے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ اپنے اجتہاد سے فرماتے تھے۔ پہلا مذہب زیادہ صحیح اور زیادہ ظاہر ہے۔''

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۱۳ جلد ۲)

۱۰۔ دیوبندی عالم مولانا خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں:

فَظَاهِرُ هٰذَا اَنَّهٗ اَسْقَطَ عَنْهُ ثَلٰثَ صَلٰوةٍ فَكَانَ مِنْ خَصَائِصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَخُصُّ مَنْ شَآءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ وَيُسْقِطُ عَمَّنْ شَاءَ مَا شَاءَ مِنَ الْوَاجِبَاتِ۔

''اس حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین نمازیں ساقط فرمادی تھیں۔

فرمادیں۔ (المواہب اللدنیہ ص ۶۸۹ جلد ۲ زرقانی علی المواہب ص ۳۲۲ جلد ۵)

۹۔ غیر مقلّدین کے پیشوا نواب صدّیق حسن خاں بھی لکھتے ہیں:

مذہب بعضی آنست کہ احکام مفوّض بود بوے صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ خواہد و بر ہر کہ خواہد حلال وحرام گرداند و بعضی گویند باجتہاد گفت واوّل اصح واظہر است۔

بُعض کا مذہب یہ ہے کہ احکام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد تھے جس کو چاہتے جو چاہتے حلال اور حرام فرمادیتے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ اپنے اجتہاد سے فرماتے تھے۔ پہلا مذہب زیادہ صحیح اور زیادہ ظاہر ہے۔" (مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۱۳ جلد ۲)

۱۰۔ دیوبندی عالم مولانا خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں:

فَظَاہِرُ ھٰذا اَنَّہٗ اَسۡقَطَ عَنۡہُ ثَلٰثَ صَلوٰۃٍ فَکَانَ مِنۡ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَخُصُّ مَنۡ شَآءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الۡاُحۡکَامِ وَیُسۡقِطُ عَمَّنۡ شَاءَ مَا شَاءَ مِنَ الۡوَاجِبَاتِ۔

"اس حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین نمازیں ساقط فرمادی تھیں۔

(اشاعت السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۲ ص ۳۲۸۔۳۲۹)

۱۲۔ایک دیوبندی عالم مولانا سرفراز صفدر گکھڑوی جن کو اہلِ سُنت سے انتہائی بغض ہے اور وہ اہلسنت کے خلاف لکھتے ہوئے غلط حوالہ جات بھی ان کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور غلط عقائد بھی۔انہوں نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اختیارات کی نفی پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے۔ان کے قلم سے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مُحبوب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے اختیار کو ثابت فرمادیا چنانچہ وُہ لکھتے ہیں.

مولانا خلیل احمد سہارنپوری بذل المجہود (ص ۲۔۳ جلد ۱) میں فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو شرعاً اس کا اختیار تھا کہ وہ اُمتیوں میں سے کسی کی ملک میں بغیر اجازت تصرف فرما سکتے تھے:

حتّٰی جَازَلَہٗ اَنْ یَشْتَرِقَّ حُرًّا۔ یہاں تک کہ آزاد کو غلام بنانے کا اختیار بھی تھا۔اگرچہ آپ نے ایسا نہیں کیا،اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں:

اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ

(الآیۃ وفی فتح الباری ص ۳۲۸ ج ۱)

یجوز لہ التصرف فی مال امتہ دون غیرہ لانہ اولیٰ بالمومنین من انفسھم واموالھم

(خزائن السنن ص ۷۶ جلد ۱)

المعتمد المستند

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

المعتقد المنتقد

مصنف: شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی

مترجم

مفتی محمد اختر رضا خاں قادری

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

حج کے مبارک سفر پر تشریف لے گئے اور وہاں شیخ مکہ حضرت عبداللہ سراج اور شیخ مدینہ حضرت عابد مدنی سے علم تفسیر وحدیث میں استفادہ کیا۔

ہندوستان کے آخری تاجدار سلطان بہادر شاہ ظفر کے دربار سے اختلافی مسائل کی تحقیق کے لئے سلطان کی نگاہ آپ پر موکوز ہوئی اور آپ نے پندرہ صفحات پر مشتمل شافی وکافی جواب تحریر فرمایا اس فتویٰ پر اس زمانہ کے اجلۂ علماء نے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے، آپ نے عبادت وریاضت، درس تدریس، وعظ وتبلیغ کے مشاغل کے باوجود تصنیف وتالیف کی طرف توجہ فرمائی اور اعتقادیات، درسیات طب اور فقہ، وتصوف میں قابل قدر کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ان کی چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

(۱) سیف الجبار (۲) بوارق محمدیہ (۳) تصحیح المسائل (۴) المعتقد المنتقد (۵) فوز المؤمنین (۶) تلخیص الحق (۷) احقاق الحق (۸) شرح فصوص الحکم (۹) رسالۂ طریقت (۱۰) حاشیہ میر زاہد بر رسالہ قطبیہ (۱۱) حاشیہ میر زاہد ملا جلال (۱۲) طب الغریب (۱۳) تثبیت القدمین (۱۴) شرح احادیث ملتقطہ ابواب صحیح مسلم (۱۵) فصل الخطاب (۱۶) حرز معظم

مولوی اسماعیل دہلوی نے جب برٹش گورنمنٹ کے ایما پر تقویۃ الایمان لکھ کر اہل سنت وجماعت کے عقائد کو متزلزل کرنے اور ہندوستان میں ان کا شیرازہ منتشر کرنے کا ناپاک قدم اٹھایا تو بہت سے علماء تحفظ دین کی خاطر میدان میں اتر آئے۔ بعض نے اس سے مناظرہ کیا مثلاً مولانا شاہ مخصوص اللہ دہلوی، مولانا موسیٰ دہلوی (صاحبزادگان مولانا محمد رفیع الدین محدث دہلوی یہ دونوں حضرات اسماعیل دہلوی کے سگے چچازاد بھائی ہیں اور معقولات کے مسلم الثبوت امام، استاذ مطلق مولانا محمد فضل حق خیرآبادی، مولانا رشید الدین خاں اور ان کے

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیر مقلد محمد یحییٰ شرق پوری کے مرتبہ
”تحقیقی جائزہ“ کے اصل

حقائق

کوکب نورانی اوکاڑوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Click For More Books

کیا ان لوگوں کو آپ پہچانتے ہیں؟

آجکل ہر جگہ یہ بات موضوع بحث بنی رہتی ہے کہ وہابی دیوبندی کون ہیں ؟۔ اور ان کے عقائد کیا ہیں ؟۔ لہٰذا ہم آپکے سامنے وہابی دیوبندیوں کے چند عقائد پیش کرتے ہیں جس سے آپ بخوبی اندازہ کر سکے ہیں کہ یہ لوگ کون ہیں ـــــ ...

مندرجہ ذیل عقائد اگر غلط ہیں تو آج ہی تمام وہابی، دیوبندی علماء ان عبارات سے اپنی برأت ظاہر کریں

عقیدہ (۱)	غیب کی باتوں کا علم جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید و عمر بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو بھی ہے (رسالہ حفظ الایمان صفحہ ۔ مصنفہ اشرف علی تھانوی)
عقیدہ (۲)	حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا (معاذ اللہ) تحذیر الناس صفحہ ۲۵ مولوی قاسم نانوتوی بانی دیوبند
عقیدہ (۳)	نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بھی برا ہے (معاذ اللہ) صراط مستقیم صفحہ ۸۶ مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی
عقیدہ (۴)	ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (معاذ اللہ) تقویۃ الایمان صفحہ ۔ مولوی اسماعیل دہلوی
عقیدہ (۵)	حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہیے (معاذ اللہ) تقویۃ الایمان صفحہ ۔ مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی
عقیدہ (۶)	حضور علیہ السلام کے بارے میں لکھا کہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (معاذ اللہ) تقویۃ الایمان صفحہ ۔ مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی
عقیدہ (۷)	شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے (معاذ اللہ) براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
عقیدہ (۸)	مولوی حسین علی دیوبندی نے بلغۃ الحیران نامی کتاب پر حضور علیہ السلام کا پل صراط سے گرنا لکھا اور اپنے لئے لکھا میں نے انہیں گرنے سے بچالیا
عقیدہ (۹)	رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں (معاذ اللہ) براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
عقیدہ (۱۰)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے واسطے سفر کرنا شرک کی طرف لے جاتا ہے (معاذ اللہ) کتاب التوحید صفحہ ۔ مصنفہ محمد بن عبدالوہاب نجدی

غیرتمند مسلمان بھائیو ! کیا یہ لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ کیا ان کو امام اور مؤذن بنایا جا سکتا ہے ؟۔ نہیں یقیناً نہیں ہم ایسے جھوٹے مذہب سے دور رہنا چاہیے،
مزید تفصیل کیلئے دیوبندی مذہب، وہابی مذہب، انوار عقائد، وہابیہ نامی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

سُنّی تحریک پاکستان

اونچی مسجد اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

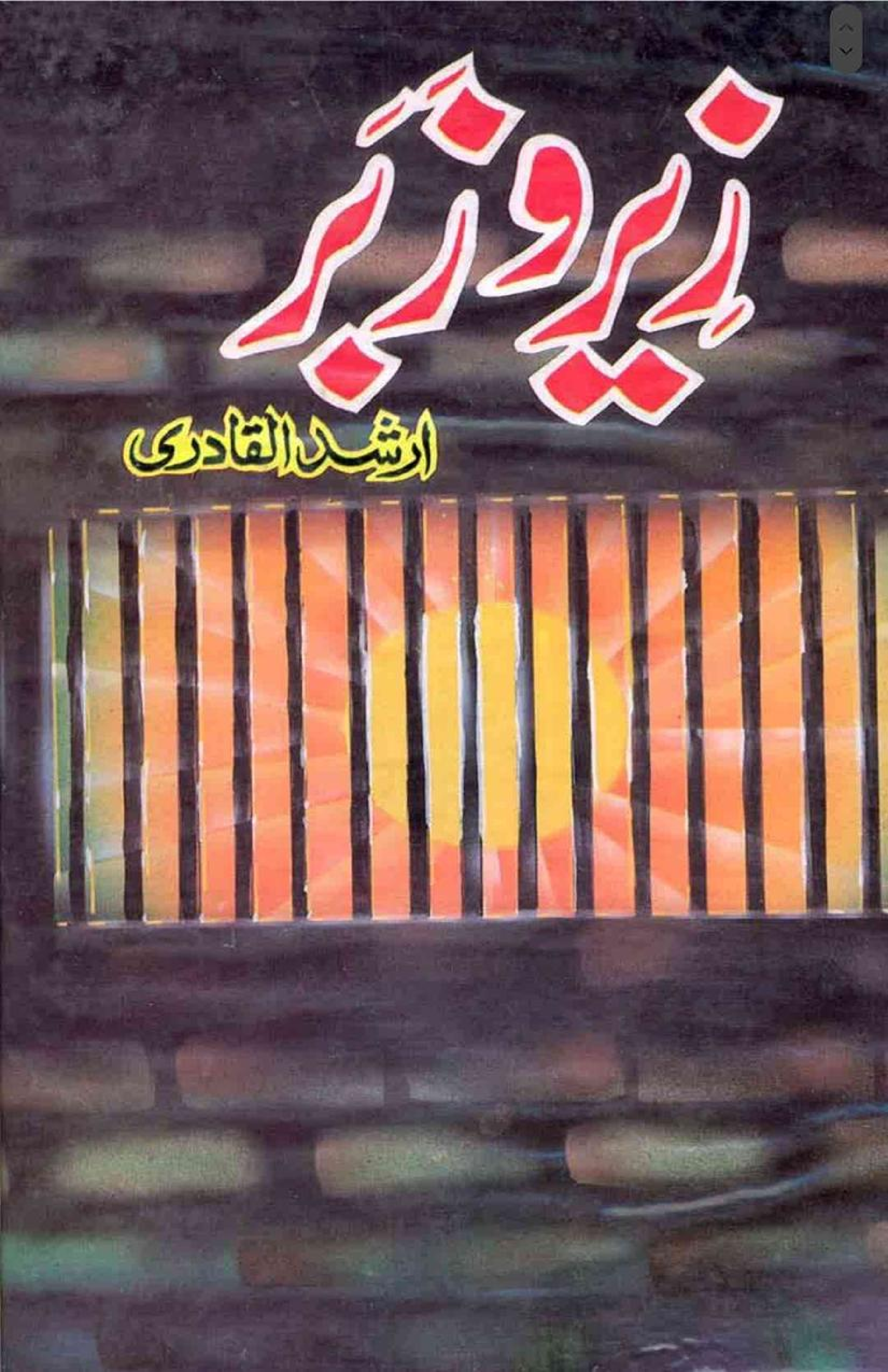
زیر و زبر
ارشد القادری

مصنف نے اپنی کتاب میں صاحب زلزلہ کے ایک سنگین کفر کی نشاندہی فرمائی ہے۔ آپ بھی دیوبند کے اس مایہ ناز فرزند کے مبلغ علم اور پرواز فکر کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد فرماتے ہیں:۔

> "زلزلہ" میں مولانا عامر عثمانی کے لئے لفظ "مولانا" اتنی کثرت سے استعمال کیا گیا ہے کہ ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ حسام الحرمین کے مصنف مولوی احمد رضا خاں صاحب کی روح کہاں قید ہو گئی جو اپنے اس روحانی پوتے کی گردن نہ مروڑ سکی حسام الحرمین کے علم بردار (طرفدار) اسلام و کفر کے ٹھیکیدار' قبوری شریعت کے مفتیان کرام آئیں اور اپنے اس قلم کار کا قلم پکڑ لیں' جو ایک دیوبندی ہی نہیں "گاڑھے دیوبندی کو مولانا کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا آئیں اور لگا دیں "زلزلہ" کو آگ اور دیں اس کے مصنف پر کفر و ارتداد کا فتویٰ"۔
>
> (زلزلہ در زلزلہ ص ۱۲)

حیرت ہے! فکر و نظر کی اسی پونجی پر دیوبند کے اصحاب قلم نے اس کتاب کو علم و تحقیق کا شاہکار قرار دیا ہے۔

اب آپ ہی بتایئے! میں اپنی مظلومی کی فریاد کہاں لے جاؤں؟ ایک عربی مدرسہ کے فاضل کو میں نے مولوی' مولانا اور ملا کہہ دیا تو میرے لئے کفر اور ارتداد کا فتویٰ ہے اور پچاس سال سے یہ لوگ شری مدن کو مولوی' اور شری آنند نرائن کو ملا کہہ رہے ہیں تو یہ پکے مسلمان ہیں:۔

مصنف کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ مولوی' مولانا اور ملا' یہ الفاظ اسلام و ایمان کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ ایک ٹائٹل ہے' جو ایک مخصوص فن کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے تو وہ ایسی کچی بات ہرگز منہ سے نہیں نکالتے۔

سچ ہی کہا ہے کہنے والوں نے کہ بنی تعلم ثم تکلم بیٹے! پہلے سیکھو اس کے بعد زبان کھولو یا قلم اٹھاؤ۔

توضیح البیان

علامہ غلام رسول سعیدی

ناشر

حامد اینڈ کمپنی، مدینہ منزل ۳۸ اردو بازار لاہور

https://ataunnabi.blogspot.com

اور اس طرح سرفراز صاحب نے مجوسیوں کی طرح تقسیم کار کر لی ہے۔ کچھ کام خدا کے ساتھ خاص کر دیئے اور کچھ بندوں کے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حضرت صدر الافاضل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو، یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ بندوں کے ہاتھ پر امور عادیہ ہوں یا غیر عادیہ۔ جو کچھ بھی ظاہر ہوتے ہیں ان کا خلق اور ایجاد اللہ تعالیٰ ہی کا تما سہ ہے۔ اور بندوں کے ہاتھ سے جس قسم کے بھی امور ظاہر ہوں وہ صرف بلحاظ کسب بندوں سے صادر ہوتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استعانت کے اختصاص اور عدم اختصاص کا مدار استقلال اور عدم استقلال ہے۔ نہ کہ امور ما فوق الاسباب اور ما تحت الاسباب جیسا کہ سرفراز صاحب نے اپنی علمی بے مائیگی کی وجہ سے یقین کر لیا ہے :

دیوبند کی شہادت

آیئے اب ہم آپ کے سامنے سرفراز صاحب کے شیخ الہند کی تفسیر سے شہادت پیش کرتے ہیں، جس سے یہ امر ظاہر ہو جائے گا کہ غیر اللہ سے استعانت کے جواز اور عدم جواز کا مدار استقلال اور عدم استقلال ہے نہ کہ امور ما فوق الاسباب اور ما تحت الاسباب۔

دیکھئے مولوی محمود حسن صاحب ایاک نستعین کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اس کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے۔ ہاں اگر مقبول بندے کو محض واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کی جائے۔ تو یہ جائز ہے، کہ یہ استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت ہے"

سرفراز صاحب غیر اللہ سے جواز استعانت کا مدار امور ما تحت الاسباب قرار دیتے ہیں اور ان کے شیخ صدر الافاضل رحمہ اللہ کی طرح مستعان کو غیر مستقل

https://ataunnabi.blogspot.com/

مواخذہ کیوں نہیں ہوا۔ اور وہ قرآن جو الحمد سے لے کر والناس تک شرک کی تردید میں نازل ہوا۔ وہ اس شرک کی کیوں تائید کر رہا ہے۔ اور اب آپ خدائے لم یزل پر کیا فتویٰ لگائیں گے۔ جو آپ کے نزدیک اس خالص شرک کی تائید کر رہا ہے۔

یہ تو ما فوق الاسباب امور میں زندوں سے استمداد تھی۔ آیئے اب ما فوق الاسباب امور میں ان سے استمداد پیش کریں۔ جنہیں سرفراز صاحب زندہ نہیں سمجھتے۔ ما فوق الاسباب امور میں استعانت کا حدیث سے ثبوت۔

ملاحظہ کیجئے:

وعن ابی الجوزاء قال قحط اهل المدینة قحطًا شدیدًا فشکوا الی عائشة رضی الله تعالٰی عنها فقالت انظروا قبر النبی صلی الله علیه وسلم فاجعلوا کوی الی السماء حتی لا یکون بینه وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرًا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق۔

(مشکوٰۃ ص ۵۴۵)

حضرت ابو جوزاء بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ (زادہا اللہ تشریفًا) میں سخت قحط پڑ گیا۔ لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک کو دیکھ کر اس کے مقابل آسمان کی جانب سوراخ کر دو یہاں تک کہ قبر اطہر اور آسمان کے درمیان حجاب نہ رہے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور اس زور کی بارش ہوئی کہ خوب سبزہ پیدا ہوا اور اونٹ فربہ ہو گئے اور ان کی چربی پھٹی جاتی تھی۔ اور اس سال کو لوگ خوشحالی کا سال کہنے لگے۔

اس حدیث کو دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی نشر الطیب کے ص ۲۰۲ پر ذکر کیا ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس یہ

اسلام کو نقصان پہنچانے والے مسلمانوں کے روپ میں

66 باطل فرقوں کے عقائد و نظریات پر مبنی مدلل کتاب

66 زہریلے سانپ

مؤلف:

حضرت علامہ مولانا محمد طفیل رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالی

ناشر: مکتبہ فیضانِ مشتاق نزد بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی

کازمیندار سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص 72، مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (یک روزہ فارسی ص 18 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بک سیلر پبلشرز ملتان)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: (نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت لگا دینا بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے (صراط مستقیم (اردو ترجمہ) ص 97 مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی حسین علی لکھتا ہے کہ آپ ﷺ پل صراط سے گزر رہے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو گرنے سے بچالیا۔ (بلغۃ الحیران، ص 8)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی حسین علی لکھتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب سے بغیر عدت کے نکاح کرلیا (معاذ اللہ) (بلغۃ الحیران، ص 267)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے: آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص 8، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی لکھتا ہے: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا (تحذیر الناس، ص 25، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند، ضلع سہارنپور)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی لکھتا ہے: انبیاء اپنی امت سے ممتاز

بحمدہٖ تعالیٰ

رسالہ مبارکہ مسمّٰی باسم تاریخی

الاقوال اللامعہ ١٣٦٩ھ
باحکام تجویز الفاتحہ ١٣٦٩ھ

از تصنیف

اسد السنۃ ضیغم الملۃ وصاف الحبیب مولٰنا مولوی حافظ قاری ابو المظفر
محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی
مجددی لکھنوی دام مجدہم العالی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ

مقام اشاعت
کتب خانہ اہلسنت مقبول گنج جڑیا ٹولہ لکھنؤ

سے ثابت ہے اور دن کے تعین و تقرر کو حدیثوں سے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بیان کر دیا تو تیجہ

دسواں بیسواں چہلم چالیسواں سب کام جائز و فائدہ مند ہیں اور کوئی وہابی دیوبندی ان میں سے

کسی کام کو حرام نہیں کہہ سکتا والحمد للہ رب العٰلمین اور مرغ یا بکرا وغیرہ ذبح کرکے پکانا اور نیاز فاتحہ

کرنا بھی اسی میں داخل و جائز ہے اور ثبوت کس کو کہتے ہیں ہاں ہٹ دھرمی ضد و عناد کا ہمارے

پاس علاج نہیں ان پانچوں احادیث مبارکہ نے صاف صاف بتایا کہ عبادت مالی و عبادت بدنی سب

کا ثواب پہنچتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عبادت مالی و عبادت بدنی سب کا ثواب گزرے

ہوؤں کو بخشا اور حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ارشاد سے بخشا اور بخشنے

کی اجازت مانگی اور اجازت ملی جیسا کہ احادیث شریفہ میں مذکور ہے اور امام الوہابیہ نے بھی اقرار کیا جس

کو ہم نے دیوبندیوں کے آگے ذکر کر دیا۔ اب دیوبندیوں کے طاغوت اکبر مولوی رشید احمد گنگوہی کی سنیئے

براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ صفحہ ۲۹ پر ہے۔ پس یہ حاصل ہوا کہ جس کے جواز کی دلیل

قرون ثلثہ میں ہو خواہ وہ جزیئہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا یا نہ ہوا اور اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا

ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔ سبحان اللہ ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

دیوبندیو جلدی بولو ہوش و حواس درست ہیں۔ یہ گنگوہی جی نے کیا کہا۔ حدیثوں میں آیا ہے اور امام الوہابیہ

نے اوسے قبول کیا۔ اور گنگوہی صاحب نے لکھا کہ جس کے جواز کی دلیل قرون ثلثہ میں ہو وہ سب سنت ہے

یعنی گنگوہی جی کہتے ہیں کہ جس کام کے جواز کی دلیل زمانہ نبوی و زمانہ خلفائے راشدین صحابہ کرام و زمانہ

تابعین ان تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ میں ہو تو وہ کام سنت ہے۔ اب میلاد شریف نذر و نیاز گیارہویں

شریف عرس چھٹی شریف ترہویں بائیسویں شریف چودہ شعبان و عاشورا اور فاتحہ تیجہ دسواں بیسواں

برسی وغیرہ سب بحمدہ تعالیٰ جائز ہوئے۔ بلکہ گنگوہی جی کی عبارت سے تو ہر کام سنت ہوا کہ ان میں سے

ہر ایک کے جواز کی دلیل خاص قرن نبوی جو سب قرنوں میں اعلیٰ و افضل و اکمل ہے اس میں موجود ہے

اور یہ سب ایصال ثواب کے افراد ہیں جس کے جواز کا بیان خود دہلوی نے کس شان سے کیا والحمد

للہ رب العٰلمین۔ ہاں ہاں سامنے کے سارے دیوبندیوں جیسی بوڑھے بڈھوں، بیراؤں سیانوں

سب کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ وہ صرف گنگوہی و دہلوی کی عبارت کو صحیح و درست مان کر نذر و نیاز

میلاد و شریف عرس گیارہویں وغیرہ فاتحہ تیجہ وغیرہ وغیرہ کسی کو حرام ثابت کر دیں۔ یعنی ہمارے

خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام فرمایا ہے۔ اور جب نہیں فرمایا تو حرام کا فتویٰ دینے والا کون تجھے یہ اختیار کس نے دیا کہ حلال و مباح کو حرام اور کفر کہہ ڈالے سنی بھائیوں نے اس اصل کو بھلا دیا ہے اگر یاد رکھیں اور اس سے کام لیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی بولتی بند ہو جائے مسلمان بھائی خوب یاد رکھیں کہ جس کام اور چیز کو وہابی حرام بتائے تو اوس سے کہیں تم حرام ہونے کا ثبوت دو دلیل پیش کرو ورنہ توبہ کرو۔ قرآن و حدیث مین کہاں اس کو حرام بتایا ہے اور جب قرآن و حدیث میں اس کو حرام نہیں کہا تو تم حرام کے فتوے کیوں لگاتے ہو۔ اور اگر وہابی دیوبندی اپنی جان بچانے کو اس سے بھاگے اور یہ کہے کہ اچھا تم بتاو کہ نیاز فاتحہ گیارہوین ورجب کے کونڈے شب برات کا حلوا عید کی سوئیاں وغیرہ کہاں سے جائز ہین تم جائز کا ثبوت دو۔ تو برادران اہلسنت صرف اتنا ہی جواب دین کہ نیاز فاتحہ گیارہوین وغیرہ کے حلال و جائز ہونے کی دلیل یہی ہے کہ کوئی وہابی دیوبندی قرآن و حدیث سے ان چیزوں مین سے کسی کو بھی حرام ثابت نہیں کرسکتا والحمد للہ رب العلمین اب چند احادیث مبارکہ ایصال و ثواب کے متعلق سنئے

صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی دہلی مصنفہ مولوی اسمعیل دہلوی صفحہ ۵۵ پر ہے واما صود

دیگر سوائے دعا پس فردی ازاں کندن چاہ است کہ حضرت رسالت پناہ سعد بن معاذ را بعد التماس

ایشان کہ مادرم ناگاہ فوت شدہ یارائے تیاہت (وصیت) نیافت واگر می یافت چیزی میکرد پس برائے دے اگر چیزے بکنم نفع بوئے خواہد رسید فرمودند کہ چاہ بکن و بگو این برائے مادر سعد است یعنی لیکن دوسری صورتین میت کو فائدہ پہنچانے والی دعا کے علاوہ ہے۔ اون مین سے ایک وہ حدیث ہے کنواں کھودنے والی کہ حضور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عرض پر ارشاد فرمایا کہ یارسول اللہ میری والدہ اچانک انتقال کرگئیں کچھ کہنے نہ پائین اور اگر وہ مہلت پاتیں تو کوئی وصیت کرتیں تو اگر مین ان کے لئے کچھ صدقہ خیرات ایصال ثواب کرون تو اون کو فائدہ پہنچے گا۔ ارشاد فرمایا ہاں کنواں کھدواؤ اور کہدو یہ کنواں سعد کی ماں کا (اون کو ایصال ثواب کیلئے) ہے یعنی اس کنوین مین جو پانی اب ہے اور جو پانی جبتک بھی خرچ ہوتا رہے گا اس سب کا ثواب حضرت سعد کی والدہ ماجدہ کو پہنچے۔

فضائل مدینۃ الرسول۔ مدینہ منورہ کی عظمت و شان کو سوا سو حدیثوں سے بیان کیا گیا ہے نائٹل چار رنگا دیدہ زیب

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے بارے میں ایسے حقائق جن کو جان کر
ایک شریف اور دین دار آدمی کا سر شرم سے جھک جائے

مولوی الیاس گھمن دیوبندی
اپنے کردار کے آئینے میں

جلد اوّل

مؤلف
میثم عباس قادری رضوی

اِدارہ تحفظِ عقائدِ اہلِ سُنّت و جماعت، پاکستان

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴿فاطر ۲۸﴾

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنز الایمان)

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر

(الحدیث)

حیاتِ صدر الافاضل

صدر الافاضل حضرت مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
کے حالاتِ زندگی، مسلمانوں کی دینی و سیاسی راہنمائی اور علمائے
اہلِ سنت کے عظیم مجاہدانہ کارنامے

تحریر

حضرت علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

حصہ اوّل

- طرز استدلال اور مخالفین کے جواب میں بے مثل متانت ____ 55
  - شبہ اول ____ 56
  - شبہ دوئم ____ 58
  - شبہ سوئم ____ 59
  - شبہ چہارم ____ 59
  - شبہ پنجم ____ 60
  - شبہ ششم ____ 65
  - علم مافی غد ____ 70
  - شبہ ہفتم ____ 74
  - شبہ ہشتم ____ 77
  - شبہ نہم ____ 81
  - مولوی اشرف علی صاحب کی تقریظ کا رد ____ 81
- تقویت الایمان پر حضرت صدر الا فاضل کا تبصرہ ____ 88
  - وہابیت کے دو اصول ____ 93
  - مولوی اسمٰعیل 'تقویت الایمان' پر ہمارا مسلک ____ 101

حصہ دوئم

- خلافت کمیٹی کی فتنہ سازیاں اور علماء اہل سنت کی کارگزاریاں ____ 103
  - حالات حاضرہ ____ 103
  - سیاست اور مذہب ____ 103
  - سلطنت اسلامیہ اور مقامات مقدسہ ____ 104
  - سیاسیات کی بحثیں ____ 104
  - ترکی کی تباہی ____ 105
  - مسلمانوں کی جدوجہد ____ 105
  - مذہب کا فتوی ____ 106

کالا کوا

[illegible] کھانا کیسا

شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر

از قلم
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی

خطیب اہلسنت

باہتمام
مولانا سید حمزہ علی قادری

عطاری پبلیشرز

دوکان نمبر 12 شاہراہ فیضان مدینہ (بی روڈ)، ڈاکخانہ، لیاقت آباد کراچی
فون: 0300-9279354 - 0320-4333547

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ اللہ الحق المبین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین

و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

امابعد! کوے کی حلت کے بارے میں وہابی دیوبندی صاحبان بڑا شور مچاتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں اسے کھایا جاتا ہے، عوام پر اس کا گہرا اثر پڑتا ہے کہ شریعت سے بیزاری کا خطرہ ہے اور پھر چونکہ یہ حلت وحرمت کا ہلچے تقوی طہارت مقدی حدود فرض اولین واصول سے سمجھا جاتا ہے اسی لیے چند سطور سپرد قلم کرتا ہوں

گر قبول افتد! ہے عزو شرف

وہابیوں دیوبندیوں کے پاس حلت کی کوئی دلیل نہیں سوائے اس کے کہ ان کے ایک مولوی رشید احمد نے اس کا کھانا ثواب کہہ دیا ہے اب یہ سمجھتے ہیں کہ ہم خرما و ثواب کہ کوا مفت کا شکار بھی ہے اور پھر بقول مرشد ثواب بھی، چنانچہ دیوبندی فرقہ کے قطب العلم مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۹۶ مطبوع سعید کمپنی کراچی میں ہے۔

سوال: جس جگہ فراغ معروضہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا۔

قاعدہ:

حلال وحرام جانوروں کی حلت وحرمت علت پر موقوف ہے۔

تحقیقات

حصہ اوّل

فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی
قدس سرہ

ناشر

دائرۃ البرکات
کریم الدین پور، برکات نگر، قصبہ گھوسی ضلع مئو، یوپی

ایک تعارف

دیوبندی مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن سے بڑھا ہوا ہے

دیوبندیوں کے امام ابو حنیفہ "مولوی رشید احمد گنگوہی" اپنے فتاویٰ میں تقویۃ الایمان کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

"تقویۃ الایمان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ کراچی صہ ۴۱)

ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن کریم کو ماننا عینِ اسلام ضرور ہے۔ قرآن کریم کا رکھنا اور پڑھنا اس پر عمل کرنا باعث ثواب و موجب خیر و برکت ضرور ہے۔ مگر قرآن کریم کا رکھنا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عینِ اسلام نہیں۔ مثلاً کوئی شخص قرآن مجید کو حق مانتا ہے۔ مگر بد قسمتی سے اس کے پاس قرآن نہیں ہے، یا ہے۔ لیکن پڑھتا نہیں۔ تو ضرور وہ مسلمان ہے۔ اسی طرح کوئی مسلمان نماز روزے کا پابند نہیں تو وہ قرآن پر عمل کرنے والا نہیں ہوا وہ گنہگار تو ضرور ہے۔ مگر ہے مسلمان۔ کافر نہیں۔ مگر تقویۃ الایمان کے بارے میں جب دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ "اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے"۔ تو جس کے پاس تقویۃ الایمان نہیں وہ مسلمان نہیں، جو اسے پڑھتا نہیں وہ مسلمان نہیں، جو اس پر عمل نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں، ثابت ہو گیا کہ "تقویۃ الایمان" کا درجہ دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید سے بھی زائد ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ وعلیٰ الہ وصحبہ ومحبیہ ومتبعیہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غیب کی خبر

صحیح حدیث میں ہے کہ ایک بار حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش پر تھا سرکار نے دعا فرمائی ۔ اے اللہ ہمارے لئے یمن اور شام میں برکت دے ۔ یہ سن کر نجد کے ایک باشندے نے عرض کی اور ہمارے نجد میں ۔ یا رسول اللہ! حضور نے دوبارہ یمن اور شام کے حق میں دعائے برکت فرمائی ۔ نجد کے ان باشندے نے پھر اپنی درخواست پیش کی تو حضور نے پھر یمن وشام کے لئے دعا فرمائی ۔ دوسری یا تیسری بار ۔ نجد کے لئے درخواستِ دعا پر فرمایا ۔

ھنالک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان [1] — وہاں (نجد میں) زلزلے اور فتنے ہیں وہاں سے شیطان کے ساتھی نکلیں گے ۔

حضور صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب اخیر بارہویں صدی میں یہ شیطان کے ساتھی، ابن عبدالوہاب اور اس کے اتباع کی شکل میں نمودار ہوئے ۔ جن کا عقیدہ یہ تھا کہ دنیا میں صرف یہی لوگ مسلمان ہیں ۔ بقیہ سب کافر ہیں ۔ اس نے اگلے گمراہوں کے اصول و فروع سے استخراج کر کے اپنے عقائد کی ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا ۔ ۱

اسی کتاب التوحید کا اردو ترجمہ "تقویۃ الایمان" کے نام سے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھ کر شائع کیا ۔ یہ کتاب دیوبندیوں کے نزدیک کس درجہ کی ہے وہ اس تعارف سے ظاہر ہے ۔

---

[1] بخاری صـ۱۰۵۱ ج ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن الحکیم

مع ترجمہ

البیان

از

امام اہلسنت غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

بانی و شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

والے کو اور میں جلاتا ہوں مُردے بِاِذْنِ اللہ یعنی اللہ کے حکم سے (آلِ عمران، آیت ۴۹)۔
معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے تصرف کرنے یا ذاتی حکم کا کوئی اہل نہیں بلکہ بغیر اِذْنِ اللہ ایک تنکا بھی متحرک نہیں ہوسکتا اور "بِاِذْنِ اللہ" اللہ کے محبوبوں کے تصرف سے بے جان جسم میں جان بھی پڑسکتی ہے اور اذنِ الٰہی سے وہ مُردوں کو بھی جلا سکتے ہیں۔ یعنی "مِنْ دُوْنِ اللہ" کوئی کچھ نہیں کرسکتا اور "بِاِذْنِ اللہ" بندہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے جس کے ساتھ اللہ کا اذن متعلق ہوجائے۔ اسی لئے مفسرین کے مطابق اظہارِ حقیقت کی غرض سے ہم نے اپنے ترجمہ میں قوسین لگا کر اس کی وضاحت کردی ہے تاکہ غلط فہمی کا شائبہ نہ رہے۔

(۱۲) بعض تراجم میں اللہ تعالیٰ کی عظمتِ شان کو ملحوظ نہیں رکھا گیا، مثلاً وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِىْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى الْقُرْاٰنِ (بنی اسرائیل، آیت:۶۰) کا حسبِ ذیل ترجمہ کیا گیا: "اور ہم نے جو تماشا آپ کو دکھلایا تھا اور جس درخت کی قرآن میں مذمت کی گئی ہے ہم نے تو ان دونوں چیزوں کو اُن لوگوں کے لئے موجب گمراہی کردیا" (ترجمہ مولانا تھانوی)۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تماشا دکھانے کے الفاظ عظمتِ اُلوہیت کے خلاف ہیں۔
ہم نے اس آیت کریمہ کا ترجمہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا: "اور ہم نے نہ کیا وہ جلوہ جو آپ کو (شبِ معراج) دِکھلایا گیا تھا مگر آزمائش لوگوں کے لئے اور (اسی طرح) وہ درخت (بھی) جس پر قرآن میں لعنت کی گئی"۔

(۱۳) نیز بعض مترجمین نے آیتِ کریمہ: وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا (سورہ تحریم، آیت:۱۲) کا انتہائی شرمناک الفاظ میں حسبِ ذیل ترجمہ کیا: "اور مریم بیٹی عمران کی جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو پھر ہم نے پھونک دی اُس میں ایک اپنی طرف سے جان" (ترجمہ مولانا محمود الحسن دیوبندی)۔
یہ غلط ہے کہ حضرت مریم کی شہوت کی جگہ میں جان پھونکی گئی۔ کیوں کہ یہ بات نہایت شرمناک اور حضرت مریم کی عزت وعظمت کے قطعاً خلاف ہے۔ حضرت جبریل نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مریم کے چاک گریبان میں جان پھونکی (تفسیر ابن کثیر- ص:۳۹۴، ج:۴) ہم نے اپنے ترجمہ میں شرم وحیا اور حضرت مریم کی عزت وعظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جمہور مفسرین کے مطابق صنعتِ استخدام سے کام لیا ہے۔

علم غیب مصطفےٰ کے ثبوت اور منکرین کے شکوک و شبہات کے ازالے پر مشتمل علم غیب سے متعلق منفرد کتاب

الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ ﷺ

تصنیف لطیف

صدر الافاضل فخر الاماثل

حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

تسہیل، تخریج، ترجمہ و عنوانات

مولانا محمد مزمل رضا قادری عطاری

مدرس جامعۃ المدینہ لاہور

والضحیٰ پبلی کیشنز

شبہ نہم:

جمیع اشیاء غیر متناہی ہیں پھر حضرت کو غیر متناہی کا علم کیوں کر ہوسکتا ہے۔[1]

جواب:

یہ اعتراض سخت جہالت سے ناشی ہے اسلیئے کہ جمیع اشیاء کو غیر متناہی نہ کہے گا مگر دیہاتی، امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں تحت آیہ ﴿وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا﴾[2] کے فرماتے ہیں "قُلْنَا: لَا شَكَّ أَنَّ إِحْصَاءَ الْعَدَدِ إِنَّمَا يَكُونُ فِي الْمُتَنَاهِي، فَأَمَّا لَفْظَةُ كُلِّ شَيْءٍ فَإِنَّهَا لَا تَدُلُّ عَلَى كَوْنِهِ غَيْرَ مُتَنَاهٍ، لِأَنَّ الشَّيْءَ عِنْدَنَا هُوَ الْمَوْجُودَاتُ، وَالْمَوْجُودَاتُ مُتَنَاهِيَةٌ فِي الْعَدَدِ"[3] اس عبارت سے موجودات کا متناہی ہونا روشن پھر خواہ مخواہ اپنی طرف سے بے وجہ علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص کے لئے موجودات کو غیر متناہی کہنا کون سی عقلمندی ہے اب بعض شبہات عقلیہ کا رد کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کی تقریظ ہی نقل کی جائے۔

مولوی اشرف علی صاحب کی تقریظ کا رد

قَوْلُہٗ: بعد الحمد و الصّلوٰۃ احقر الورٰی اشرف علی عفی عنہ بتائید مضمون رسالہ اعلاء کلمۃ الحق عرض کرتا ہے کہ علم نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے باب میں جو آیات و احادیث وارد ہیں وہ تین قسم کی ہیں ایک وہ جو یقیناً ایجاب جزئی کو مفید ہیں دوسری وہ جو یقیناً

[1]....خلاصہ تحریر مولوی اشرفعلی تھانوی وحکیم بجنوری

نوٹ: مطبع شمس المطابع، مراد آباد کے نسخہ میں "خلاصہ تحریر" کی بجائے "خلاصہ تقریر" کے الفاظ مندرج ہیں۔

[2]....القرآن الکریم، پارہ 29، سورۃ الجن (72)، آیت 28

[3]....مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، پارہ 29، سورۃ الجن (72)، تحت الآیۃ ﴿وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا﴾ [آیت 28]، الجزء 30، صفحہ 680، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ 1420ھ

ترجمہ: ہم کہتے ہیں: کچھ شک نہیں کہ احصاء عدد یعنی گنتی کرنا امور متناہیہ ہی میں ہوتا ہے۔ رہی بات لفظ "کل شیء" کی تو یہ ان امور کے غیر متناہی ہونے پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ شے کا اطلاق ہمارے نزدیک موجودات پر ہوتا ہے اور موجودات متناہی فی العدد ہیں۔

تین دیوبندی مولویوں کی مشترکہ تالیف

"انصاف" کا علمی و تحقیقی جائزہ

انوارِ احناف

بجوابِ انصاف

Nusratulhaq@Yahoo.Com

تالیف

ابو کلیم محمد صدیق فانی

تقریظ

استاذ العلماء محمد منشاء تابش قصوری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

تقدیم

از: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ (م ۱۹۲۱ء) نے ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسبانی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ تحریک ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عظیم مجاہد کے طور پر سامنے آئے اور ساری زندگی گستاخوں کے تعاقب میں رہے جب مولوی قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس" میں خاتم النبیین کے معنی تبدیل کئے۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے "براہین قاطعہ" میں معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف کو شیطان کے علم سے بھی گھٹانے کی ناپاک حرکت کی اور اس پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق کی اور مولوی اشرف علی تھانوی نے "حفظ الایمان" میں رحمت کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف پر ناروا حملہ کیا تو ان نازک ترین حالات میں سرِ حق آگاہ امام احمد رضا قدس سرہٗ تڑپ کر رہ گئے۔ آپ نے ان لوگوں سے مطالبہ کیا کہ یا تو ان

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَہٗ حَتّٰی یُبَلِّغَہٗ . (ابو داود)

اللہ عزوجل اس شخص کو تروتازہ رکھے (یعنی خوش وخرم رکھے) جس نے ہم سے کسی حدیث کو سن کر یاد کیا یہاں تک کہ اسے (دوسروں تک) پہنچا دیا۔

(سنن ابو داود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم 3/450، حدیث 3660 دار احیاء التراث العربی)

انوار الحدیث

فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی
جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان، ص ۸'' پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے کل علمِ غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ ''اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے''۔ (معاذ اللہ رب العالمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم آخر الانبیاء نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس، ص: ۳'' پر لکھا ہے کہ ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔'' اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے کہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان وملک الموت کے علم سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا علم کم ہے۔ جو شخص شیطان وملک الموت کے لیے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے۔ جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب ''براہین قاطعہ، ص: ۵۱'' پر لکھا کہ ''شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔'' (معاذ اللہ رب العالمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ''خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔''[1] (رسالہ یکروزی ص ۱۴۵ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)

ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔''[2] (تقویۃ الایمان ص ۷۹)

---

1 ...... ''رسالہ یکروزی''، ص ۱٤٥، مصنفہ مولوی اسمعیل دھلوی.

2 ...... ''تقویۃ الإیمان''، ص ۷۹.

www.dawateislami.net

انوارِ شریعت

سنی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

الناظم
صوفی محمد رفیق طارق ابن قاسم
نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ـــ تا ـــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر
سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام

(معہ)

حالاتِ طیبات حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف لطیف:۔ حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ؛

حالات مرتبہ از:۔ محمد اصغر علوی قادری رضوی ؛

یہ کتاب واقعی دیوبندیوں کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوئی ہے۔ اس کتاب میں مصنف موصوف نے دیوبندی مولویوں کی آپس میں خانہ جنگی اور دروغ گوئی کو واضح کیا ہے۔ نیز صدر دیوبند و ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند مولوی عبدالشکور کاکوروی دیوبندی ایڈیٹر النجم اور مولوی منظور سنبھلی دیوبندی داعیان وکالت تھانوی اقرار سے ثابت کیا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں یہ ناپاک عبارت

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"

لکھ کر حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔

مصنف نے لفظ ایسا کی تشریح اور ہیر پھیر کی وضاحت دیوبندی علماء کی تحریر سے کر کی ہے جو لائے اس قدر درستگی سے پیش کئے ہیں کہ حضرت صاحب نے غلط ثابت کرنے کے لئے پانصد روپیہ نقد انعام رکھا تھا۔ لیکن کوئی دیوبندی اس انعام کو حاصل کرنے کی ناکام کوشش بھی نہیں کر سکتا۔ یہ کتاب پڑھنے کے قابل ہے جلد منگوائیے۔ کیونکہ بہت تھوڑی جلدیں رہ گئی ہیں۔ اگر دیوبندی انصاف کی نظر سے پڑھے تو فوراً ایماندار سنی بن جائے۔

کتابت و طباعت عمدہ سہ رنگا ٹائٹیل قسم ۲/۵۰ روپے قسم دوم ۲/۰۰ روپے

ملنے کا پتہ:۔ **سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور**

اہلسنّت وجماعت

حقیقت کے آئینے میں

ادم اہلسنت والجماعت محمد ابراہیم

مکتبہ جمالِ کرم لاہور

موجودہ زمانہ کو دیکھیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان عملی صورت میں نظر آئے گا۔

اس کے بعد علامہ موصوف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں قبیلہ بنی تمیم و بنی وائل کی مذمت اور بنی حنیفہ کی شفاعت میں بہت کچھ وارد ہو چکا۔ اتنا ہی کافی ہے کہ خارجیوں کے اکثر لوگ ان میں سے ہیں اور بے شک یہ باغی و سرکش محمد بن عبدالوہاب بھی ان سے ہے۔

(احمد زینی دحلان رحمتہ اللہ علیہ کا کلام ختم ہوا)

اس تصریح سے پتہ چلا کہ تمام نجدی خارجیوں کا ایک گروہ ہیں کیونکہ ذوالخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہی اکثر خارجی ہیں اور ابن عبدالوہاب بھی اس کی نسل سے ہے اس لحاظ سے یہ بھی خارجی ہوا ظاہر ہے اس کے ماننے والے اور اس کے عقائد کی پیروی کرنے والے بھی خارج ہی ہوں گے انشاء اللہ احادیث مبارکہ سے اس کی وضاحت آئے گی۔

مکتوبات الیاس مرتبہ مولانا منظور نعمانی، مطبوعہ ہندوستان لکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت صاحب (مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت) نے ارشاد فرمایا "میرا جی چاہتا ہے طریقہ تبلیغ میرا ہو اور تعلیمات مولانا اشرف علی تھانوی کی۔"

ملاحظہ کیجیے مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا کہنا ہے کہ تعلیمات اشرفیہ ہوں اور میرا طریقہ تبلیغ اور مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کیا ہیں صرف ذوالخویصرہ اور ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کا پرچار کرنا۔ ظاہر ہے ایسی تعلیمات اور عقائد جو خلاف کتاب وسنت ہیں ان کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ تو اگر ایسے عقائد کے باوجود یہ اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہلوائیں تو افسوس صد افسوس ہے گویا جلیبی سے پیار اور حلوائی سے بیر۔

احمد بن صاوی مالکی حاشیہ جلالین تفسیر صاوی میں "الذین کفروا لھم عذاب شدید" (سورۃ فاطر) کے ماتحت ارشاد فرماتے ہیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو

تحفظِ عقائدِ اہلِ سنت

مع

ایمانی آیات

بجواب

شیطانی خرافات

مرتب

مولانا علامہ محمد ظہیر الدین قادری مدظلہ العالی

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸- اردو بازار لاہور

عصبیت سے بالاتر ہو کر سنجیدگی کے ساتھ آنے والی بحث کا مطالعہ کریں۔ سازشوں کی یہ داستان بڑی لمبی اور پر فریب ہے۔

قصہ تحذیر الناس کی پر فریب سازش کا

بجائے اس کے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ کہیں آپ یہ پورا قصہ قادیانی مصنفین کی زبانی سنئے۔ تمہید کے طور پر ایک قادیانی مصنف اس قصے کا آغاز کرتا ہے۔

"بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی (یعنی قادیانی) ختم نبوت کے قائل نہیں ہے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ محض دھوکے اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر یقین رکھتے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہوں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔

قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" (احزاب: ۴۰) یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں سے کسی جوان مرد کے باپ ہیں نہ آئندہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس بات کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔ پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نعوذباللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔

جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں، نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ہی ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے"۔ (پیغام احمدیت ص ۱۰)

اس عبارت میں خط کشیدہ سطروں کو ایک بار پھر غور سے پڑھئے کہ بحث کا یہی حصہ سازشوں کی بنیاد ہے۔ یہیں سے لفظ خاتم النبیین کے اس معنی کے انکار کا راستہ کھلتا ہے، جو نئے نبی کی راہ میں حائل ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کی روشنی میں قادیانیوں کا یہ دعویٰ اچھی طرح آپ کے ذہن نشین ہو گیا ہو گا کہ وہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور اسی انکار پر انہیں ختم نبوت کا منکر کہا جاتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کا وہ کون سا معنی ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے اس معنی کا انکار کس نے کیا ہے؟ اتنی تفصیل کے بعد اب ہر طرف سے خالی الذہن ہو کر "تحذیر الناس" کے مصنف مولانا قاسم نانوتوی کی کارگزاریوں کے متعلق ایک قادیانی مصنف کا یہ بیان پڑھئے اور عقیدہ ختم نبوت کے انکار کے سلسلے میں اصل مجرم کا سراغ لگائیے۔

"تمام مسلمان فرقوں پر اس کا اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ قرآن پاک کی نص "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے، نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لفظ خاتم النبیین بطور مدح و فضیلت ذکر ہوا ہے۔ اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں،

تحقیق الحق المبین

فی اجوبۃ مسائلِ اربعین

(اردو ترجمہ)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی مدنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحقیق و تخریج

عبد الرحیم نظامانی

مترجم

مولانا محمد شریف ہزاروی

تحقیق الحق المبین

حضرت شاہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ نے مولوی اسحاق دہلوی (وفات ۱۲۶۲ھ مکہ) کی کتاب "مسائلِ اربعین" کے رد میں یہ کتاب "تحقیق الحق المبین فی اجوبۃِ مسائلِ اربعین" لکھی جس میں آپ نے اس کی گمراہ کن تعلیمات کا بھرپور رد فرمایا ہے۔
اسی رسالہ میں آپ لکھتے ہیں:

"یہ حدیث پاک اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے جواز استعانت میں صریح ہے اور یہ ظاہر ہے اس بات میں کہ اولیاء اللہ کو لفظ یا کے ساتھ پکارا جاسکتا ہے۔ اور یہ دلیل ہے ہماری طرف سے فرقہ محدثہ (نوپیدا، یعنی وہابیہ) کے خلاف جو منع کرتے ہیں، یہاں تک کہ یا رسول اللہ کہنا بھی جائز نہیں سمجھتے۔"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ آپ یا رسول اللہ کی ندا کے قائل تھے۔ اپنی اردو تصنیف "سعید البیان فی مولد سید الانس والجان" میں ایک حدیث شریف نقل کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں:

یہ حدیث صحاح ستہ میں موجود ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ "یا محمدؐ"، "یا رسولَ اللہ" کہنا درست ہے۔ منکر ہونا ندا سے، انکار کرنا ہے ارشادِ رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَیْكَ۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علاوہ دیگر اولیاء اللہ سے بھی بعد از وفات آپ استعانت و استمداد کے قائل تھے۔ مزید تفصیل کے لئے اسی کتاب میں مسئلہ ۴۰ کا جواب دیکھئے۔

احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام (عربی)

یہ مختصر عربی رسالہ آپ نے مولوی محبوب علی جعفری (۱۲۰۰ تا ۱۲۸۰ھ) کے رد میں لکھا۔ مولوی محبوب علی کا تعلق ابتداء میں مجاہدین سے تھا، لیکن مجاہدین کے سفر یاغستان کے دوران وہ جماعت سے کنارہ کش ہوگئے۔ مولوی محبوب علی مولوی اسماعیل دہلوی کے افکار سے متاثر تھے اور ان کے ہم سبق بھی رہ چکے تھے۔ اور مولوی اسماعیل دہلوی تحریکِ جہاد کے آغاز سے پہلے ہی اپنی تقاریر میں میلاد اور قیام کو ناجائز اور بدعت کہا کرتے تھے۔ مولوی محبوب علی نے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف جہاد کو ناجائز قرار دیا۔ جبکہ حضرت شاہ احمد سعید قُدِّسَ سِرُّہٗ نے نہ صرف اسے جنگِ آزادی سے تعبیر کیا بلکہ اسے جہاد کا درجہ قرار دیتے تھے۔

حضرت مصنف کے اپنے قلم سے لکھا گیا اس رسالہ کا خطی نسخہ خانقاہ عالیہ موسیٰ زئی شریف میں موجود ہے۔ اسی کا عکس محمد اقبال مجددی کے اردو مقدمہ کے ساتھ خانقاہ شریف سے ۱۹۷۹ء میں طبع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ بھی شایع ہوچکا ہے جو مولانا محمد شریف نقشبندی نے کیا۔

الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ

اس کی نقل راقم الحروف کو نہیں مل سکی۔ غالبًا فارسی زبان میں لکھا گیا۔ آپ کے پوتے حضرت شاہ محمد معصوم مجددی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے لکھا ہے کہ انہوں نے ۱۲۸۴ھ میں اس رسالہ کا عربی ترجمہ کیا جو طبع بھی ہوا۔

سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو)

یہ کتاب اس زمانے کی مروج اردو میں لکھی گئی جس میں ذکرِ ولادت و معراج و شمائل و معجزات وغیرہ بہت دلکش انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت شاہ محمد معصوم مجددی قُدِّسَ سِرُّہٗ لکھتے ہیں کہ آپ یہ کتاب بذات خود ہر سال گیارہ ربیع

تذکرہ

مشائخ نقشبندیہ

مصنف

علامہ محمد نور بخش توکلی

لدھیانوی نے خواب میں آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد آپ کو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی کیا وجہ ہے؟ مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا:

''میرے اللہ کو میری کتاب ''سیرت رسول عربی'' پسند آگئی اور مجھے یہ انعام ملا ہے''

مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ آپ کے ہزاروں علمی اور اعتقادی مضامین انجمن نعمانیہ کے رسالہ میں چھپ کر اہل سنّت کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کے مضامین اہل علم کی روحانی غذا تھے۔ آپ نے اپنی ساری آمدنی انجمن نعمانیہ کے دینی مفادات کے لیے وقف کردی۔

آپ نے تاریخ گبن کا ترجمہ ''سیرت حسن'' کے نام سے شائع کیا۔ اس کتاب کے ''اہل اسلام، فتوح العجم والمصر والشام'' کے حصوں کو ۱۸۹۴ء میں اُردو لباس پہنایا۔ کتاب کے صفحہ ۸۰ پر علامہ شبلی کو ''استاذی مخدومی مولانا شبلی نعمانی'' لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامِ دہلی کے دوران آپ نے مولانا شبلی سے بھی علمی استفادہ کیا تھا۔

مولانا توکلی عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بلند پایہ صوفی اور ولی کامل تھے۔ آپ بیعت بھی کرتے اور صاحبِ کمالات ظاہریہ و باطنیہ ہونے کے باوجود نہایت سادہ مزاج انسان تھے۔ دیکھنے والے یہ معلوم نہ کر سکتے تھے کہ یہ سادہ لباس اتنا بڑا عالمِ دین، شیخ طریقت اور پروفیسر ہے۔ علماء و مشائخ وقت آپ کا بیحد احترام کرتے۔ آپ خود بھی اہل اللہ اور اہل علم سے عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ علامہ اصغر رُوحی، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں، حضرت پیر عبدالغفار شاہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری، حضرت مفتی غلام مصطفٰے قاسمی امرتسر رحمۃ اللہ علیہم سے آپ کے گہرے مراسم تھے اور یہ سارے بزرگان اہلسنت آپ کی قابلیت اور فضیلت کے معترف تھے۔

آپ ایک عرصہ تک گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر رہے جہاں آپ نے اپنی علمی اور دینی صلاحیت سے ان اذہان کی تربیت میں بڑا اہم حصہ لیا جو محض مغربی اندازِ فکر کو سرمایہ حیات خیال کرتے تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور کی تاریخ میں آپ کو شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد آپ لائلپور (فیصل آباد) میں قیام پذیر ہوگئے۔ آپ نے آخری عمر میں سلسلہ تصنیف کو جاری رکھا اور قرآن پاک کی تفسیر کے تقریباً ۴۰۰ صفحات مکمل کیے۔

تذکرہ

اکابرِ اہلِ سنّت

(پاکستان)

مرتبہ

محمد عبدالحکیم شرف قادری

ناشر

شبیر برادرز پبلشرز ○ ۴۰ بی اُردو بازار، لاہور ۲

اور مستقل علیحدہ دین کی بنیاد پڑ گئی۔ پھر اکبری دور میں ابوالفضل، فیضی اور ان کے والد ملا مبارک نے تقلید سے کنارہ کشی کرلی، ابوالفضل نے اپنے والد کے بارے میں لکھا ہے :۔

"واز تقلید برکنارہ، بسند گی دلیل کردے :"
(آئینِ اکبری)

ان غیر مقلد علماء کے تعاون سے اکبر نے دینِ الٰہی کا فتنہ کھڑا کیا، امام ربانی مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی اور شیخِ محقق عبدالحق محدث دہلوی (رحمہما اللہ تعالیٰ) کی مساعیٔ جلیلہ عظیمہ نے ان علماء سوء اور نصوصِ دین کے فتنوں کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا۔ دینی تاریخ کے ایسے متعدد حادثات حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کے علم میں تھے لہٰذا انہوں نے ہند کے عوام کیلئے مذہبِ امامِ اعظم کی تقلید سے انحراف کو حرام قرار دیا۔[1] غرضیکہ متحدہ ہندوستان میں ابن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات پہنچنے تک یہاں صرف سنّی اور شیعہ دو "مذہب" ہی نظر آتے ہیں جو فی الحقیقۃ دو مذہب نہیں، دو دین ہیں۔

علامہ سلیمان ندوی صاحب جن کا میلانِ طبع اہلحدیث کی جانب ہے، "اہلِ حدیث اور خالص حنفی" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں :۔

"دہلی کے اس خانوادہ (ولی اللٰہی) کے فیضِ تعلیم سے دو اہم سلسلے چلتے ہیں، ہندوستان میں اب تک ترکستان وخراسان کے اثر سے صرف فقہ حنفی کا رواج تھا، عرب سے خال خال شافعی آتے تھے مگر ان کا اثر سواحل تک محدود تھا، اکبر اور جہانگیر کے زمانے میں جب سمندر کی طرف سے عربوں کی آمد ورفت کا دروازہ کھلا تو ہندوستان اور عرب میں علمی تعلقات کا آغاز ہوا چنانچہ شیخ بہلول (حضرت مجدد الف ثانی کے شیخ الحدیث) اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس فیض کو وہیں سے لائے، اس سے حنفیت کے غلو کے ساتھ حدیث وسنت کی پیروی کا خیال دلوں میں پیدا ہوا۔ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے جب عرب کا سفر کیا اور مختلف مذاہب کے علماء سے فیض پایا تو ان کا مشرب زیادہ وسیع ہو گیا، وہ عملاً گو حنفی ہی رہے مگر نظری اور علمی حیثیت سے وہ مجتہدانہ شان رکھتے تھے، اس شان کا علانیہ جلوہ ان کی مسوّیٰ و مصفّیٰ شرح موطا میں نظر آتا ہے، بانکی پور کے مشہور کتب خانہ میں صحیح بخاری کا ایک قلمی نسخہ ہے جس پر شاہ صاحب کے ہاتھ کی ایک تحریر ہے جس میں انہوں نے اپنے کو عملاً حنفی اور علماً ونسباً حنفی وشافعی لکھا ہے

[1] الانصاف از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

www.ataunnabi.blogspot.com

تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل

یعنی

روداد مناظرہ بھاول پور

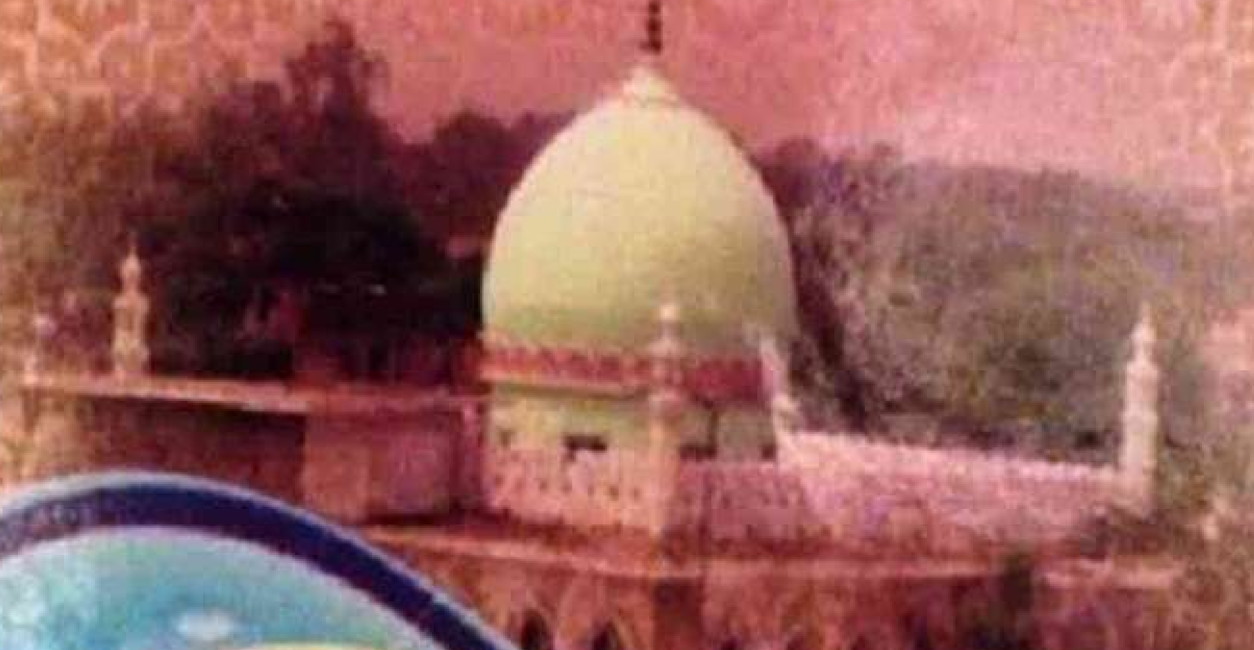

مرتبہ

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری

رحمہ اللہ تعالیٰ

(متوفی: ۱۳۱۵ھ)

ناشر

طلبہ جماعت فضیلت [illegible] الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

www.izharunnabi.wordpress.com

جواب الجواب........................ 84
تقویۃ الایمان اوریک روزی میں مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ................ 84
علمائے دیوبند کے نزدیک آں حضرت ﷺ کی چھ مثیل ہیں۔.............. 85
اشاعرہ پر بہتان........................ 87
تحفہ اثنا عشریہ میں تحریف........................ 105
امکانِ کذب باری تعالیٰ کے رد میں اکیس دلائل........................ 110
مولانا محمد عبداللہ ٹونکی اور مسئلہ امکان کذب........................ 126

اعتراض (۲)........................ ۱۲۹ - ۱۸۳

امکانِ کذب باری تعالیٰ (دیوبندی عقیدہ)........................ 129
امام تورپشتی کی رائے........................ 129
امکان کذب اور مولوی محمد صاحب لودھیانوی........................ 132
امکان کذب اور امکانِ نظیر شاہ اسماعیل دہلوی کی نظر میں........................ 136
وہابی علمائے دیوبند علمائے حرمین شریفین کی نظر میں........................ 137
علامہ تورپشتی تنظیر رسول اللہ کے قائل نہیں تھے........................ 144
مولانا فضل رسول بدایونی اوران کی تصانیف........................ 146
مشیت خداوندی اور قدرت الٰہی........................ 148
سرورِ کائنات ﷺ اپنے جسد اطہر کے ساتھ قبر میں زندہ ہیں........................ 153
مولانا فیض الحسن سہارن پوری رحمہ اللہ علیہ کا علمی مقام........................ 155
مولانا فیض الحسن سہارن پوری کی دیوبندی عقائد پر گرفت........................ 156
مولانا قاسم نانوتوی اور عقیدۂ ختم نبوت........................ 166

اعتراض (۳)........................ ۱۸۴ - ۲۱۶

جسٹس کرم شاہ صاحب الازہری کے اعتزالی نظریات کا

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

اور

اہم فتاوٰی

تألیف وترتیب

مولانا محمد ہارون رشید

0333-4690408,0346-6029257

ناشر: انجمن فکر رضا لاہور

''پہلے ثابت کیا جا چکا ہے کہ (صاحب تحذیر الناس) نے ارشاد قرآنی (خاتم النبیین) کا جو معنی بتایا ہے وہ خود ان کے اعتراف کی روشنی میں اُنکی اپنی ایجاد ہے۔ جو ظاہر ارشاد ربانی اور جمہور سلف کے خلاف ہے ------اب شکل اوّل تیار کر لیجئے ------مولوی قاسم نانوتوی نے نص شرعی (یعنی خاتم النبیین) کے معنی میں تحریف کی اور اس (لفظ خاتم النبیین) کا ظاہر اور جمہور سلف کے خلاف معنی تراشا۔ اور جو ایسا کرے وہ ملحد وزندیق ہے۔-------نتیجہ یہ نکلا کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی ملحد وزندیق ہے''۔

(نظریہ ختم نبوت اور تحذیر الناس، ص: ۴۴)

اسی طرح حضور غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے التبشیر برد التحذیر میں خاص تحذیر الناس اور اپنی دوسری کتب مثلا (الحق المبین، الاحدا، تسبیح الرحمن، مقالات کاظمی وغیرہ) میں دیوبندی عقائد باطلہ کا رد فرمایا ہے۔ علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''التنویر لدفع ظلام التحذیر''، میں تحذیر الناس کا خوب رد فرمایا ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے قبل اثر ابن عباس کا رد علمائے اہلسنت نے کیا۔ اسکی تفصیل جناب ڈاکٹر محمد حسن صاحب نے اپنے (پی۔ایچ۔ڈی) کے مقالے میں یوں تحریر فرمائی:

''اس سلسلے میں مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف اور عقیدہ یہ تھا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے'' ولکن رسول اللہ وخاتم النبین'' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بعد حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ مولانا نقی علی خان مذکورہ بالا حدیث پر عقیدہ رکھنے والے کو عقیدہ اہلِ سنت کے خلاف جانتے تھے۔ چنانچہ علماء کی ایک بہت بڑی جماعت مولانا نقی علی خان کی حمایت میں میدان میں اُتر آئی۔ مولانا نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے ایک استفتاء علمائے رامپور کو بھیجا گیا۔ جس کا جواب مُفتی نور النبی رامپوری نے ان الفاظ میں دیا:

هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ★ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

یہ ہماری کتاب تمہارے سامنے حق بیان کرتی ہے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے

تَنْوِيرُ الْخَوَاطِر

بتحقیق

الحَاضِر وَالنَّاظِر

ابو زاہد محمد سرفراز خاں صاحب صفدر گکھڑوی کی کتاب تسوید النواظر فی تحقیق الحاظر و الناظر کا مکمل اور محققانہ جواب اور اس کی دجالانہ روش کا منصفانہ تعقب و مسئلہ حاضر و ناظر کی عام فہم توضیح

از قلم

امام المناظرین حضرت علامہ مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور، پاکستان

Scanned by CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَنَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ہ

اَمَّا بَعۡد

یوں تو اس طائفہ وہابیہ نجدیہ کے یہودی صفت ہونے کی اتنی مثالیں ثابت ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب تیار ہو جائے ۔ لیکن یہاں صرف چند مثالیں بطورِ نمونہ تحریر کی جا رہی ہیں ۔ تاکہ ہمارے دعوے کی دلیل ہوں ۔

مثالِ اوّل

خان صاحب گکھڑوی نے اپنی کتاب "تسوید النواظر" پر احمد علی صاحب لاہوری کی تصدیق تحریر کی ہے ۔ تحریر تصدیق کے شروع میں ان کا نام یوں لکھا ہے ۔ اسوۃ الصلحآ قدوۃ العلمآ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب ۔

مگر صد افسوس کے ساتھ ساتھ (دروازہ شیرانوالہ لاہور) نہ لکھا تاکہ رسوائی سے بچاؤ کی کوئی تو صورت باقی رہے اور اسی طرح شیخ التفسیر صاحب نے اپنی تحریر کے آخیر میں اپنے دستخط تو فرمائے لیکن یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ شیخ التفسیر صاحب کون ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں ۔ درست ہے کہ دل کا چور ضرور کھٹکتا ہے اسکے علاوہ شیخ التفسیر کی حقیقت سنیئے اپنی تصدیق میں لکھتے ہیں ۔

دیوبندی حضرات کے عقیدہ کے متعلق حنفیوں کے مُسلّم التعظیم محدث حضرت مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سنیئے جو حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب نے تبرید النواظر کے صفحہ ۱۶۵ کے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ حضرت مُلّا علی قاری

http://ataunnabi.blogspot.in

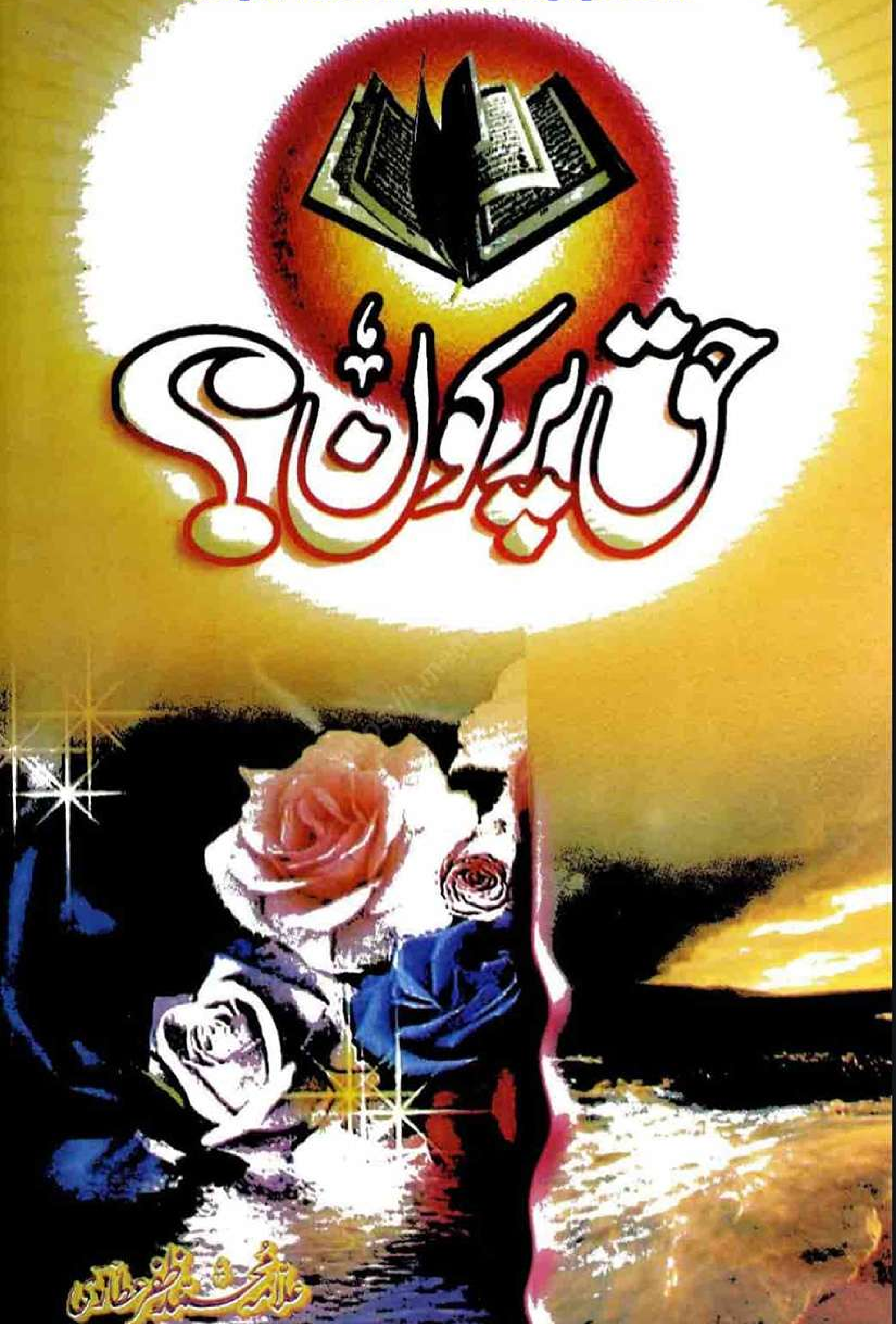

For more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

﴿مولوی عبدالحئی دیوبندی کا نظریہ﴾

اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ عَلٰی اَنَّ التَّرَاوِيْحَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً ۔

ترجمہ: صحابہ کرام ﷡ کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے شک تراویح ۲۰ رکعت ہے۔

اعتراضات کے جوابات

اعتراض: حدیث میں ہے کہ:

مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَةَ رَكْعَةً ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ جس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ۸ رکعت نماز تراویح پڑھتے تھے کیوں کہ حدیث میں گیارہ رکعت کا تذکرہ ہے جس میں سے ۸ رکعت تراویح اور ۳ وتر ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ تراویح ۸ رکعت ہے ۲۰ نہیں۔

جواب: اس حدیث سے ۸ رکعت نماز تراویح کا استدلال اس لئے غلط ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے جیسا کہ تمہاری مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔ تراویح کی نماز صرف رمضان میں ہوتی ہے غیر رمضان میں نہیں جب کہ تمہاری پیش کردہ حدیث میں غیر رمضان کا بھی ذکر ہے لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ مذکورہ بالا حدیث میں گیارہ رکعت نماز کا تعلق نماز تہجد اور وتر کے ساتھ ہے نہ کہ نماز تراویح کے ساتھ کیوں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ۳ رکعت وتر کو ۸ رکعت نماز تہجد کے ساتھ ادا فرماتے تھے اور اس طرح یہ گیارہ رکعتیں بن جاتی تھیں لہٰذا تمہارا اس حدیث سے ۲۰ رکعت نماز تراویح کا استدلال غلط ہے۔

اعتراض: امام مالک حضرت سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷛ نے ابی ابن کعب اور حضرت تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعت نماز پڑھائیں جس میں تین وتر اور ۸ رکعت تراویح ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ نماز تراویح ۸ رکعت ہے۔

جواب: آپ کی پیش کردہ روایت مضطرب ہے۔

حدیث مضطرب: ایسا راوی کہ جس کے قول و فعل میں اختلاف ہو اس کی روایت کو مضطرب کہتے ہیں۔

اس حدیث کے راوی محمد بن یوسف مضطرب ہیں کیوں کہ موطا امام مالک کی روایت میں ان سے گیارہ

for more books click on the link

رسائلِ نعیمیہ

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

کے مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

نعیمی کتب خانہ [illegible]

الاحدیۃ ثم سلخ منہا العوالم کلہا علوہا وسفلہا۔	عالم علوی و سفلی نکالے۔

(۱۵) مطالع المرات شرح دلائل الخیرات میں ہے۔

قد قال الاشعری انہ تعالیٰ نور لیس کالانوار و روح النبویۃ القدسیۃ لمعۃ من نورہ والملائکۃ شرار تلک الانوار وقال صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نوری ومن نوری خلق کل شیٔ وغیرہ مما فی معناہ	امام ابوالحسن اشعری فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نور ہے مگر دوسرے نوروں کی طرح نہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روح شریف اس نور کی تابش ہے اور فرشتے ان نوروں کے پھول ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا۔ اور میرے نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں ہیں جن کا مضمون ایک ہی ہے۔

(۱۶) علامہ شاہ عبدالغنی نابلسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں :۔

قد خلق کل شیٔ من نورہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ورد بہ الحدیث الصحیح	ہر چیز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے بنائی گئی۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے

خود علماء دیوبند کے اقوال

(۱) دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب کے مضمون کو اس طرح شروع فرماتے ہیں :

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں نور کی وہ تمام حدیثیں تحریر فرماتے ہیں جو ہم احادیث میں بیان کر چکے ہیں۔ اس ضمن میں فرماتے ہیں :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قد تبین الرشد من الغی (القرآن)

بے شک خوب جدا ہو گئی نیک راہ گمراہی سے (کنز الایمان)

رُشدُ الایمان

فی دورۃ الحدیث والقرآن

سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ ابو محمد

محمد عبد الرشید قادری مدظلہ العالی

مکتبہ رضویہ

سمندری فیصل آباد

مقام یا عہدہ دینا جس سے مسلمانوں کے دلوں میں ان کی تعظیم پیدا ہو حرام ہے انہیں صدر، چیئرمین، سیکرٹری اور رُکن وغیرہ اعزازی عہدے دینا سراسر گمراہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت ہے۔

فتوٰی

لَوْ قَالَ لِمَجُوْسِيٍّ يَا اُسْتَاذُ تَبْجِيلاً كَفَرَ ۔

(فتاوٰی امام ظہیر الدین، اشباہ والنظائر، تنویر الابصار، درمختار، الحجۃ المؤتمنہ وغیرہا)

اگر مجوسی کو بطور تعظیم اے اُستاد! کہے، کافر ہو جائے گا۔

آگ کا پجاری تو صرف آگ کو خدا کہتا ہے اس کو تعظیم سے اُستاد کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ جو سچے خدا کو نہ مانے بلکہ کہے ہمارا خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (براہین قاطعہ از خلیل و رشید دیوبندی وہابی) اور کہے" افعالِ قبیحہ مقدورِ باری تعالیٰ ہیں۔" یعنی تمام بُرے کام (جھوٹ، چوری، زنا وغیرہ جو بندے کر سکتے ہیں) ہمارا وہابیوں، دیوبندیوں کا خدا بھی کر سکتا ہے۔

(جہد المقل از مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی)

دلیل علیل ذلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر سارے عیب بندے کر سکیں اور خدا نہ کر سکے تو بندے بڑھ گئے خدا کی قدرت کم ہوئی۔

بتاؤ جو شخص ایسوں کی تعظیم کرے ان سے محبت اور اتحاد کرے کیا وُہ کافر نہ ہو گا؟

مُسلمانوں کا سچا خُدا وُہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے، جھوٹ وغیرہ تمام عیوب اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہیں۔ کمی عیوب میں ہے جنہیں

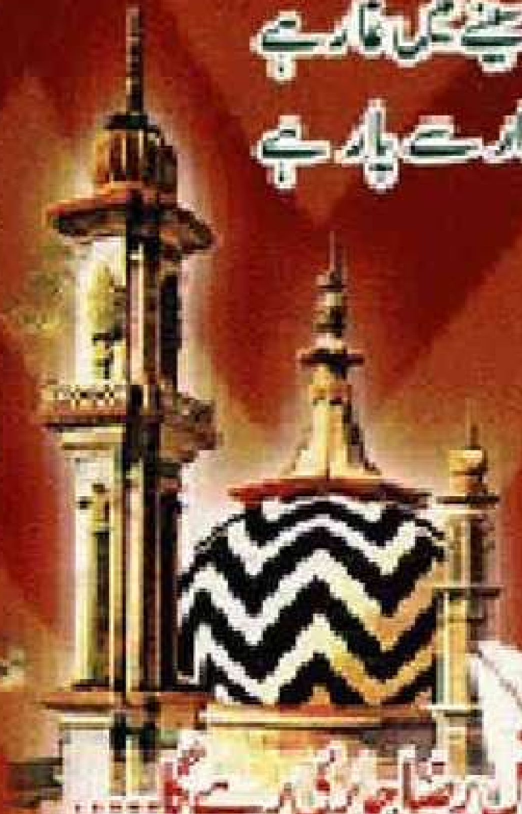

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

حسام الحرمین

کی

حقانیت و صداقت و فقاہت

فیضانِ رضا جاری رہے گا.....

الشہاب الثاقب والمہند

کی بے بسی، بے بیانی اور ناکامی

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

نجدیت وہابیت
مرزائیت مودودیت دیوبندیت
نیچریت رافضیت

ترتیب و تالیف

شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مولانا **محمد حسن علی** رضوی میلسی

حسب فرمائش

مولانا ابو الخیر **محمد الطاف** قادری رضوی

پیشکش

انجمن انوار القادریہ

جمشید روڈ نمبر 3 کراچی

فون 4122794 2435088 0300-9201959

35 جلیل القدر اکابر واعاظم علماء وفقہاء حرمین طیبین نے اہل توہین کی اصل کتابیں دیکھ کر مترجمین سے اردو سے عربی میں ترجمہ کروا کر حکم شرعی واضح فرمایا۔مخالفین کا یہ کہنا ایک حیلہ اور بہانہ بلکہ بدترین فریب وفراڈ ہے کہ علماء حرمین طیبین اردو نہیں جانتے تھے، دھوکہ دیکر فتویٰ لیا۔

یہ اہل توہین ہندی وانگریزی مولوی کٹی پٹی عربی جانتے ہیں، تو کیا علماء حرمین ہر سال کثیر تعداد میں ہندوستان سے حج کیلئے جانے والے علماء وعوام سے مل کر اردو زبان سے واقف نہ ہوں گے اور کیا انہیں تکفیر جیسا نازک وحساس فتویٰ لکھتے وقت مترجم میسر نہ آیا ہوگا۔ اتنے عظیم تبحر وتجربہ کار کہنہ مشق مفتیان کرام اور وہ بھی اہل حرم اکابر کو کوئی دھوکہ ومغالطہ کس طرح دے سکتا ہے۔

الشہاب الثاقب و المہند میں اکابرینِ دیوبند کی عبارات میں ترمیم و تحریف

الشہاب الثاقب والمہند کے مرتبین ومصنفین نے اپنے اکابر کی عبارات میں کتر بیونت وترمیم وتحریف کی اور مذکورہ بالا کتب میں اپنے اکابر کی عبارات کا حلیہ بگاڑ کر نقل کیں۔ علماء وعوام کو مغالطہ اور صریحاً دھوکہ دیا۔ جس کا دل چاہے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر کے دیکھ لے۔ اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتب اور توہین آمیز عبارات تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتویٰ گنگوہی وقوع کذب کی پہلے حسام الحرمین سے مطابقت کریں اور پھر المہند والشہاب الثاقب سے مطابقت کریں۔ صاف طور پر واضح ہو جائیگا کہ المہند والشہاب الثاقب میں انہوں نے خود اپنے اکابر کی عبارات کفریہ حلیہ بگاڑ کر نقل کیں اور خود خیانت وبددیانتی کی مثال قائم کی۔

مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی حسین ٹانڈوی کا حسام الحرمین کی تصدیقات اور تقریظات پر خاموشی

یاد رکھنا چاہئے کہ جب حسام الحرمین پر علماء حرمین طیبین دھوم دھام سے ڈنکے کی چوٹ تصدیقات فرما رہے اور تقریظات لکھ رہے تھے۔ تو بیچارہ مصنف المہند مولوی خلیل انبیٹھوی سہارنپوری وہیں تھا اور کانگریسی گاندھوی مدنی مولوی حسین احمد اجودھیاباشی ٹانڈوی بھی وہیں حجاز مقدس میں رہتا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی جلالت علمی تاب نہ لا سکتے تھے، وہیں آمنے سامنے گفتگو کیوں نہ کر لی، اسی وقت علماء حرمین

علمائے حرمین شریفین کا مبارک فتویٰ

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

مع اردو ترجمہ

مبین احکام و تصدیقات اعلام

باہتمام

نوری دارالافتاء، مانا پار بھیریا ضلع بہرائچ

رضا اکیڈمی

— " اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے " — (ص ۱۴)

— " بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا " — (ص ۲۵) (" تحذیر الناس " مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

حالانکہ صحابہ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النّبیین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بکثرت احادیث صحیحہ میں خود حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النّبیین کا یہی معنیٰ ارشاد فرمایا ہے — دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ و ائمہ حتیٰ کہ خود حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا — یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے۔

پھر حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے

اذا لم یعرف ان محمدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔	اگر محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا، سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب " تحذیر " میں صاف صریح انکار کرکے صریح کفر اختیار کیا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے

— " شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و

حسام الحرمین

کے سو سال ۱۰۰

مصنف ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی

Published by
TEHREEK-E-FIKR-E-REZA
تحریک فکر رضا

تو متبادل ڈھونڈ لیا گیا، چنانچہ اسی سال مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ نامی کتاب لکھنے کا اعلان کیا۔۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک اس کتاب کی چار جلدیں وجود میں آئیں۔ اس کتاب میں الہامات ایجاد کر کے مقامات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ڈاکہ ڈالا اور تحریف قرآن کا ارتکاب کیا۔ مگر غیر مقلد مولوی محمد حسین بٹالوی (متوفی ۱۳۳۸ھ) نے اپنے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" میں اسے اسلام کی تاریخ میں بے نظیر کتاب قرار دیا۔۱۸۸۴ء میں ہی غیر مقلدین کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی (متوفی ۱۳۲۰ھ) نے ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو مرزا قادیانی کا نکاح پڑھایا (طریقۃ الحدیدیہ، از مولوی یحییٰ گوندلوی غیر مقلد،ص۱۴)۔ابوالحسن علی میاں ندوی اور رفیق دلاوری مصنف "رئیس قادیان" بھی براہین احمدیہ پر سب اچھا کا فتویٰ دیتے ہیں۔(طریقۃ الحدیدیہ،ص۳۹،۴۰)

بہر حال جب براہین احمدیہ چھپی تو ۱۳۰۱ھ مولوی محمد لدھیانوی، مولوی عبداللہ لدھیانوی اور مولوی عبدالعزیز لدھیانوی ابنائے مولانا عبدالقادر لدھیانوی نے براہین احمدیہ کے مصنف کو ملحد و زندیق قرار دیا۔۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء میں مناظر اہل سنت حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا رد شائع کیا، جس کا نام "رجم الشیاطین بر اغلولات البراھین" ہے اس کے علاوہ آپ نے "تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براھینیہ" بھی لکھی۔ مگر دیوبندیت کے امام مولوی رشید احمد گنگوھی (متوفی ۱۳۲۳ھ) نے ان حضرات کا فتویٰ رد کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔(فتاویٰ قادریہ از مولوی محمد لدھیانوی،ص۳۔رئیس قادیان ص۴۷۔تقدیس الوکیل،ص۳۹۰) اس پر مذکورہ علمائے لدھیانہ نے رشید احمد گنگوھی صاحب کو گمراہ و گمراہ گر کہا ،خناس کہا، الہامابد شکل قرار دیا۔(فتاویٰ قادریہ صفحہ۹۹،۱۴۱،۴،۱۴۰) اور مولوی رشید احمد گنگوھی کے فتاوائے امکان کذب کا رد کیا (فتاویٰ قادریہ ص۹۴،۱۴۱) مذکورہ علماء لدھیانہ کو دیوبندی قرار دینا عجیب تحکم اور سینہ زوری ہے۔

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء میں اپنی کتاب "تقدیس الوکیل" ص۳۹۰ میں تذکرہ کیا ہے کہ "مرزا قادیانی براہین احمدیہ میں انبیاء سے برابری کرنے سے بڑھ کر نبیوں سے اپنے آپ کو اونچا کر رہا ہے، یہاں رشید احمد اس کو مرد صالح سے تعبیر کرتے ہیں، اور فقیر نے جب اس کا رد لکھ کر مع اس کی اصل کتاب اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" کے جس میں اس نے مرزا کے اقوال کی تائید کی ہے، حرمین معظمین بھیج کر فتویٰ طلب کیا تو ...... مفتیان اربعہ مذاہب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ وغیرھم مدرسین نے اس کی تکفیر وتفسیق فرمائی۔

۱۸۹۱ء میں جب مرزا قادیانی نے حیات مسیح علیہ السلام کا انکار کیا اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی نذیر حسین دہلوی وغیرہ بھی مرزا کے مقابلے پر اتر آئے۔ان کے جلو میں مولوی ثناء اللہ امرتسری (متوفی ۱۹۴۸ء) بھی آگئے، تاہم ان سات سالوں میں غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کے عوام کا کافی حصہ مرزا کے جال میں آچکا تھا۔

علمائے حرمین محترمین کا مبارک فتویٰ

(عربی)

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

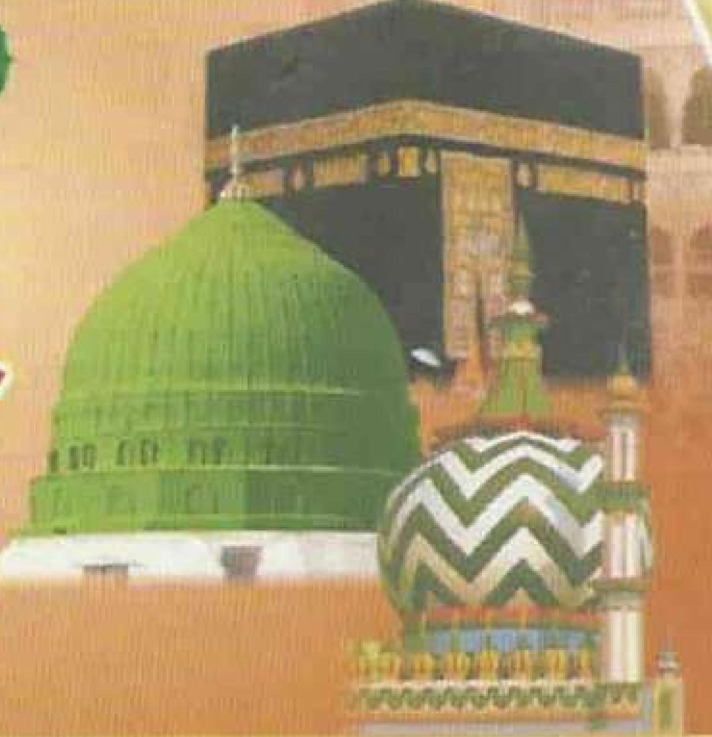

شیخ الاسلام والمسلمین فنا فی الرسول امام اہلسنت مجدد دین وملت

مؤلف: مفتی الشاہ مولانا احمد رضا خاں محقق ومحدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو ترجمہ: **مبین احکام وتصدیقات اعلام**

مترجم: شہزادہ برادر اعلیٰحضرت مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مع

تابش شمشیر حرمین

مؤلف

حضرت علامہ اسرار احمد صاحب مدظلہ العالی

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت
غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

گنج شیرو بلال گنج لاہور پاکستان

" اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (ص۱۴)

" بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (ص۲۵) (" تحذیر الناس " مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند)

حالانکہ صحابہ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بکثرت احادیث صحیحہ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ ارشاد فرمایا ہے ــــــ دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ وائمہ حتیٰ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا ــــــ یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت وشدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے

اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔	اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا، سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب " تحذیر " میں صاف صریح انکار کرکے صریح کفر اختیار کیا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے

" شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و

ردِّ شہابِ ثاقب

بر وہابی خائب

۱۹۵۴ء

از قلم

اجمل العلماء مفتی محمد اجمل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور پاکستان

شیخ الاسلام والمسلمین۔ وارثِ علومِ سیّد المرسلین۔ اعلحضرت عظیم البرکت۔ مؤیّد ملّتِ طاہرہ۔ مجدّد مائۃ حاضرہ مولانا مولوی سیّدی ومرشدی الحاج الشاہ احمد رضاخاں صاحب قدس سرہٗ کی شان میں علمار حرمین شریفین نے الفاظ مدح اپنی اپنی تحریروں۔ تقریظوں خطبوں میں تحریر فرمائے۔ دوسرے اس امر کا اعتراف کیا کہ مجموعہ تمہید الایمان میں علمار حرمین شریفین کی تقریظیں بعینہٖ نقل ہیں تو مصنّف نہ تو ان الفاظ مدح میں سے کسی لفظ کا منکر ہے۔ نہ تقریظوں کے کسی کلمہ سے اس کو انکار ہے اور یہ بھی مانتا ہے مجموعہ تمہید الایمان میں ان تقریظوں کو نہایت دیانت داری سے بعینہٖ نقل کردیا گیا ہے تو اس پر لازم تھا کہ علمار حرمین شریفین نے اعلحضرت قدس سرہٗ کی شان میں جوجو الفاظ مدح لکھے ان کو مانتا اور انہوں نے اکابر وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی اور مولوی اشرف علی تھانوی پر جوجو احکام صادر فرمائے ان کو حق جانتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ان علمار حرمین شریفین ہی کو نہیں مانتا۔ اسی شہاب ثاقب میں صاف طور پر کہتا ہے۔

مصنّف شہابِ ثاقب کا پہلا فریب

> ان اسامی میں جن کو مجدّد صاحب نے اہلِ مکّہ سے نقل کیے ہیں بہت سے ایسے ہیں کہ جن کو قوّتِ علمیہ میں کوئی دخل نہیں نہ وہ درس و تدریس کے ساتھ مشتغل ہیں۔ علماء مکّہ میں ان کا شمار بھی نہیں ہوتا[1]

یہ تو مصنّف نے ان علمار مکہ معظمہ کے متعلق کہا اب باقی رہے مصدّقین علمار مدینہ منورہ ان کے متعلق اسی شہابِ ثاقب میں ہے۔

> باوجود ان سب باتوں کے نہایت خفیہ طور پر اس رسالہ پر مہریں کرائی گئیں چونکہ ابتداً یہاں مثل مکّہ معظمہ کے کوئی جھگڑا پیش نہیں آیا تھا اس لیے لوگ خالی الذہن تھے بعض لوگ فریب میں آگئے اور اکثر علماء مدینہ بالکل

---

[1] شہابِ ثاقب ص ۳۵

جاگ سُنسان بن ہے رات آئی
گرگ بہر شکار پھرتے

از: حضور سرکار اعلیٰ حضرت رضی

ابراق بریلی فی ردِ فتنۂ دہلی

۱۴۳۴ھ

قسط اول

مؤلف ۔ شرف الدین رضوی

نامہ نگار: روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو

ناشر

رضائے خواجہ پبلیکیشن مسجد بڑی ہتائی، امام باڑہ روڈ

سرکار اعظم اجمیر شریف

استثنائی حکم صرف اسی صورت میں دیا جاسکتا ہے کہ اشتراک عمل کے بغیر مسلمانوں کے بنیادی حقوق کا حصول ناممکن ہوتو اس شرط کے ساتھ مشترکہ کوششیں جائز ہیں کہ وہاں نہ میل جول ہو نہ وہاں دوستانہ تعلقات کا ارتکاب ہو نہ اہل سنت کے دینی وقار کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ جبکہ ان شرطوں کا فقدان موجودہ حالات میں نہ صرف مظنون بلکہ واقع ہے۔ اُن مولویوں نے اب تک مسلمانوں کے کتنے بنیادی مسائل حل کیئے؟ اور قید و بند میں ماخوذ کتنے افراد کو نجات دلانے میں کامیاب ہوئے؟ یہ لوگ تو ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء کے فسادات میں ماخوذ مسلمانوں میں سے کسی کی ضمانت نہ کرا سکے اور نہ کسی مقدمے کی پیروی کا انتظام کر سکے البتہ بہت سے مسلمانوں کو کتاب وسنت کے احکام سے منحرف کرنے کے حصہ دار بنتے رہے۔

اس ضمن میں یہ لوگ برہانِ ملت اور علامہ ارشد القادری علیہما الرحمہ کے نام پیش کرتے ہیں۔ کہ ان حضرات نے مسلم پرسنل لا بورڈ کے اجلاس میں شرکت کی۔ مگر یہ لوگ قصداً اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اولاً ان حضرات کے تشخص کے سامنے پورے پرسنل لا بورڈ پر سکتہ طاری رہتا تھا پھر ان حضرات نے بورڈ کے ممبروں میں سے نہ کسی کی تقریر سُنی نہ اس امر کا موقع دیا بلکہ حضرت علامہ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ بورڈ کے علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارا جو اختلاف تھا وہ اب بھی ہے اور جب تک یہ لوگ توبہ نہیں کرتے ان سے ہمارا اختلاف قائم رہے گا اس کے بعد ان حضرات نے مسلمانوں کے عائلی قانون میں حکومت کی دخل اندازی کے خلاف تقریر بھی کی اور حکومت سے باز پرس بھی کی پھر یہ دونوں حضرات واپس آگئے بعد میں جب یہ امر منکشف ہوگیا کہ پرسنل لا بورڈ اپنی مخصوص مطلب برآری کے لئے ہمارے علماء کی شرکت پر مصر ہے تو ان حضرات نے اپنا رابطہ پرسنل لا بورڈ سے منقطع کر لیا بلکہ علامہ ارشد القادری نے اپنی علیحدہ ایک تنظیم بنام ''مسلم پرسنل

اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی مکمل سوانح حیات

اعلیٰ حضرت اعلیٰ سیرت

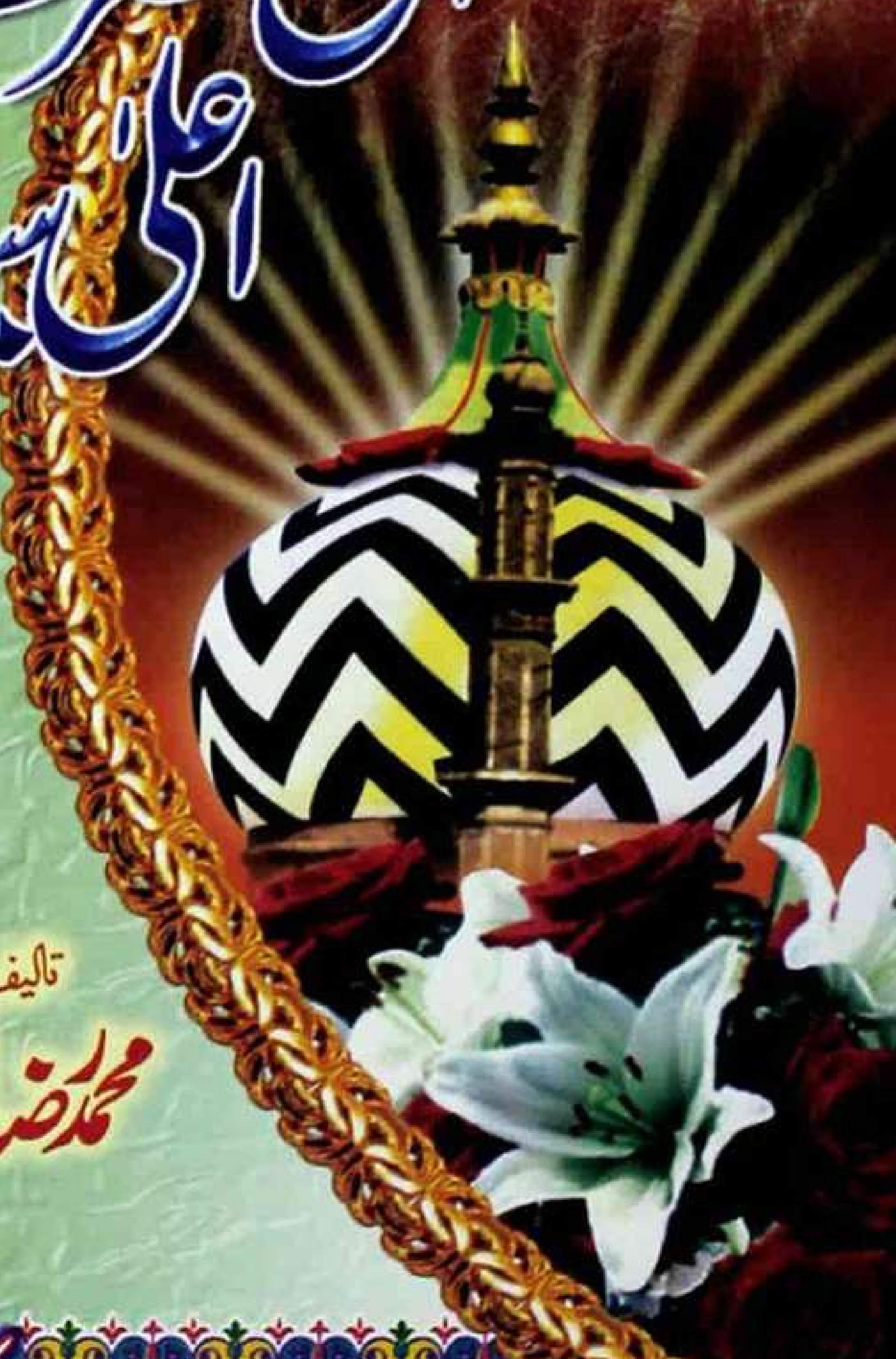

تالیف

محمد رضا الحسن قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

چونکہ 1857ء کی ناکام جنگ آزادی کے ہیرو علمائے اہل سنت ہی تھے' اس لیے تسلط کے بعد انگریزوں نے مسلمانان اہل سنت پر ایسے مظالم ڈھائے کہ انہیں برسہا برس سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا۔

ادھر انگریزوں نے اپنا دوسرا وار کیا اور مولوی قاسم نانوتوی' مولوی رشید احمد گنگوہی' مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی ان کے جال میں پھنس گئے۔ اس مرتبہ انہیں دوہری کامیابی حاصل ہوئی۔ ان خبیث مولویوں نے مولوی اسماعیل دہلوی کی سیٹ سنبھالی اور انگریزوں کے سایہ عاطفت میں پلتے رہے اور امت میں کفر و شرک اور بدعقیدگی کا زہر بھرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ 1282ھ / 1886ء میں دینی تعلیم کے نام سے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا گیا' جس کے لیے یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے رہے اور انہیں کے بچوں کو اس میں تعلیم کے نام سے بلا بلا کر وہابیت کے ناپاک اور غلیظ جراثیم کا انجکشن لگاتے رہے۔ جب انہوں نے یہ دیکھ لیا کہ ہمارے پاؤں کافی حد تک جم گئے ہیں اور ہمارے دینی لبادے کے جال میں پھنس کر ایک معتد بہ طبقہ ہمارے گرد جمع ہو گیا ہے تو ترکش کے اخیر تیر نکالنے شروع کر دیئے۔

بانیٔ مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے ایک کتاب بنام ''تحذیر الناس'' لکھی' جس میں اس نے صاف صاف حضور اقدس ﷺ کے آخر الانبیاء ہونے کا انکار کر دیا۔ یہی وہ نظریہ تھا کہ جس نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے منکر و لعین شخص کو نبوت کا دعویٰ کرنے کی ترغیب دی اور وہ اس نظریے کے تحت پروان چڑھتا رہا' جس کے نتیجے میں ایک نیا فتنہ عظیمہ قادیانی مذہب کے روپ میں ظاہر ہوا۔ تحذیر الناس جہاں بھی پہنچی وہاں کے علمائے حق نے اس سے بیزاری ظاہر کی اور اس کا تحریری و تقریری ہر طریقے سے ردّ کیا' جن میں مولانا ہدایت علی بریلوی' مولانا عبدالصمد سہسوانی' مولانا عبدالغفار اور علمائے بدایوں بکثرت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا محمد شاہ پنجابی اور مولوی قاسم نانوتوی کے مابین دہلی میں ایک تحریری مناظرہ ہوا جس میں مولوی قاسم کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

مجموعہ رسائل

اعلیحضرت احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی رح

حصہ دوئم

مرتبہ:۔ مفتی سید شجاعت علی قادری

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم، اے جناح روڈ، کراچی

جوابِ مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ

الجواب:

یہ جواب صحیح نہیں ہے اور مجیب صاحب نے جو روایت نقل کی ہے اس سے بھی مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ الحاصل وہ قبرستان وقف نہیں ہے تو کچھ کلام نہیں ہے اور قبرستان کو جو وقف مشہور کر دیتے ہیں، یہ سب جگہ جاری نہیں۔ اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ گورستان وقف نہیں ہوتا اور بعد تسلیم اس بات کے کہ وہ وقفی ہے اس صورت میں کہ وہاں دفن اموات کا ایک مدت دراز سے بند ہے تو اس میں دوسرا مکان وقفی بنا دینا درست ہے، لہٰذا مدرسہ وقفی بنانا اس گورستان میں جائز ہے، چنانچہ اس روایت سے واضح ہے، یعنی عینی شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۵۹:

فان قلت هل يجوز	اگر تم کہو، کیا مسلمانوں کی قبروں
ان تبنى المساجد على	پر مساجد کا بنانا جائز ہے؟ میں
قبور المسلمين قلت قال	کہوں گا، ابن قاسم نے کہا اگر مسلمانوں
ابن القاسم لو ان مقبرة	کا کوئی قبرستان ختم ہو جائے
من مقابر المسلمين عفت	اور وہاں کچھ لوگ مسجد بنا لیں

اور تمہارا معبود ایک معبود کوئی معبود نہیں مگر وہی، نہایت رحمت والا بے حد رحم فرمانے والا (سورۃ البقرۃ: ۱۶۳)

عقیدۂ توحید کے تحفظ میں

مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات

تحریر و ترتیب

حافظ محمد سعداللہ

ایڈیٹر مجلہ منہاج دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

دارالاخلاص - 49 ریلوے روڈ، لاہور

آیت ہذا کا ترجمہ مولانا محمود الحسن دیوبندی نے یوں کیا ہے:

''اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے۔''

جبکہ مولانا مودودی کا ترجمہ ہے:

''اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اُڑاتا ہے۔''

ظاہر ہے ان مترجمین سے ترجمہ میں عظمت توحید کا پاس نہیں کیا جا سکا۔ حالانکہ خود اردو زبان کے عام مزاج کو بھی مد نظر رکھا جاتا تو شاید ان الفاظ میں ترجمہ نہ ہوتا۔ کیا مذاق اڑانا اور ٹھٹھا کرنا مسلم معاشرے میں کسی مہذب اور شریف آدمی کو زیب دیتا ہے؟ چہ جائیکہ اس کی نسبت اس ذات والا شان کی طرف کی جائے جس کی ذات ہر قسم کے نقائص و عیوب اور غیر مہذب و ناشائستہ باتوں سے پاک ہے۔

مگر مولانا احمد رضا خانؒ نے عظمت توحید کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کیا:

''اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا۔''

اعلیٰ حضرتؒ کے ترجمہ قرآن مجید میں تقدیس و عظمت الٰہی کے زیادہ پاس کا دعویٰ محض عقیدت یا مسلکی تعصب کی بنا پر نہیں بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جس کا اعتراف دوسرے مکاتب فکر کے انصاف پسند علماء نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان استاذ سعید بن یوسف زئی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کنز الایمان کے بارے میں واضح کرتے ہیں:

''یہ ایک ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے کہ جس میں پہلی بار اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لئے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا گیا تو بوقت ترجمہ اس کی جلالت و تقدیس اور عظمت و کبریائی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ جبکہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتبہ فکر کے علماء کے ہوں، ان میں یہ بات نظر نہیں آتی۔

الصوارم الہندیہ

از

حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب

مکتبہ فریدیہ ساہیوال

گیا تھا۔ کیوں کہ وہ مکمل اسلام دشمن اور انگریز پرستی کے آئینہ دار تھے۔ یہ تحریف دین کا ایسا شرمناک ڈرامہ تھا جس کی نظیر اس سے پہلے دیکھنے میں آئی نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے اہلِ سنّت کے علاوہ وہابی علماء نے بھی موصوف کے خیالات کی تردید کی اور ان سے اظہارِ برأت کیے بغیر نہ رہ سکے۔ کتنے علماء نے موصوف کے غیر اسلامی عقائد و نظریات کے باعث ان کی تکفیر میں فتوے جاری کیے۔ حالات کی اس کے باوجود ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ برٹش نواز طبقہ آج تک یہ کہہ کر مسلمان کی آنکھوں میں دھول جھونکتا رہا ہے کہ سر سید احمد خان صاحب پر انگریزی زبان کی حمایت کرنے اور علی گڑھ کالج کی بنا پر کفر کے فتوے لگائے گئے تھے حالاں کہ ایسا ایک فتوے بھی نہیں دکھایا جا سکتا جو علی گڑھ کالج جاری کرنے کے باعث موصوف کی تکفیر میں جاری کیا گیا ہو۔ دیوبندی جماعت کے مقتدر عالم مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے کسی معتقد کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"ایک صاحب نے عرض کیا کہ سر سید کی وجہ سے ہندوستان میں گڑبڑ پھیلی، لوگوں کے عقائد خراب ہوئے۔ فرمایا، گڑبڑ کیا معنی اس شخص کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے ایمان تباہ و برباد ہو گئے۔ ایک بڑا گمراہی کا پھاٹک کھول گیا۔ اس کے اثر سے اکثر نیچری ایمان سے کورے ہوتے ہیں۔"

دوسرے کسی موقع پر موصوف نے نیچریت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان لفظوں میں کیا تھا:۔

"ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ سر سید احمد خاں کی وجہ سے بڑی گمراہی پھیلی۔ یہ نیچریت زینہ ہے اور جڑ ہے الحاد کی۔ اس کی پھر شاخیں چلی ہیں۔ یہ قادیانی اسی نیچریت ہی کا اول شکار ہوا۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ استاد یعنی سر سید احمد خاں سے بازی لے گیا اور نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔"

مدرسہ دیوبند کے سابق صدر، علامہ انور شاہ کشمیری (المتوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۲ء) نے بانی نیچریت کے بارے میں لکھا ہے:۔

اشھد ان محمدا رسول اللہ

نامِ اقدس ﷺ سن کر

انگوٹھے چومنے

کا مدلل ثبوت

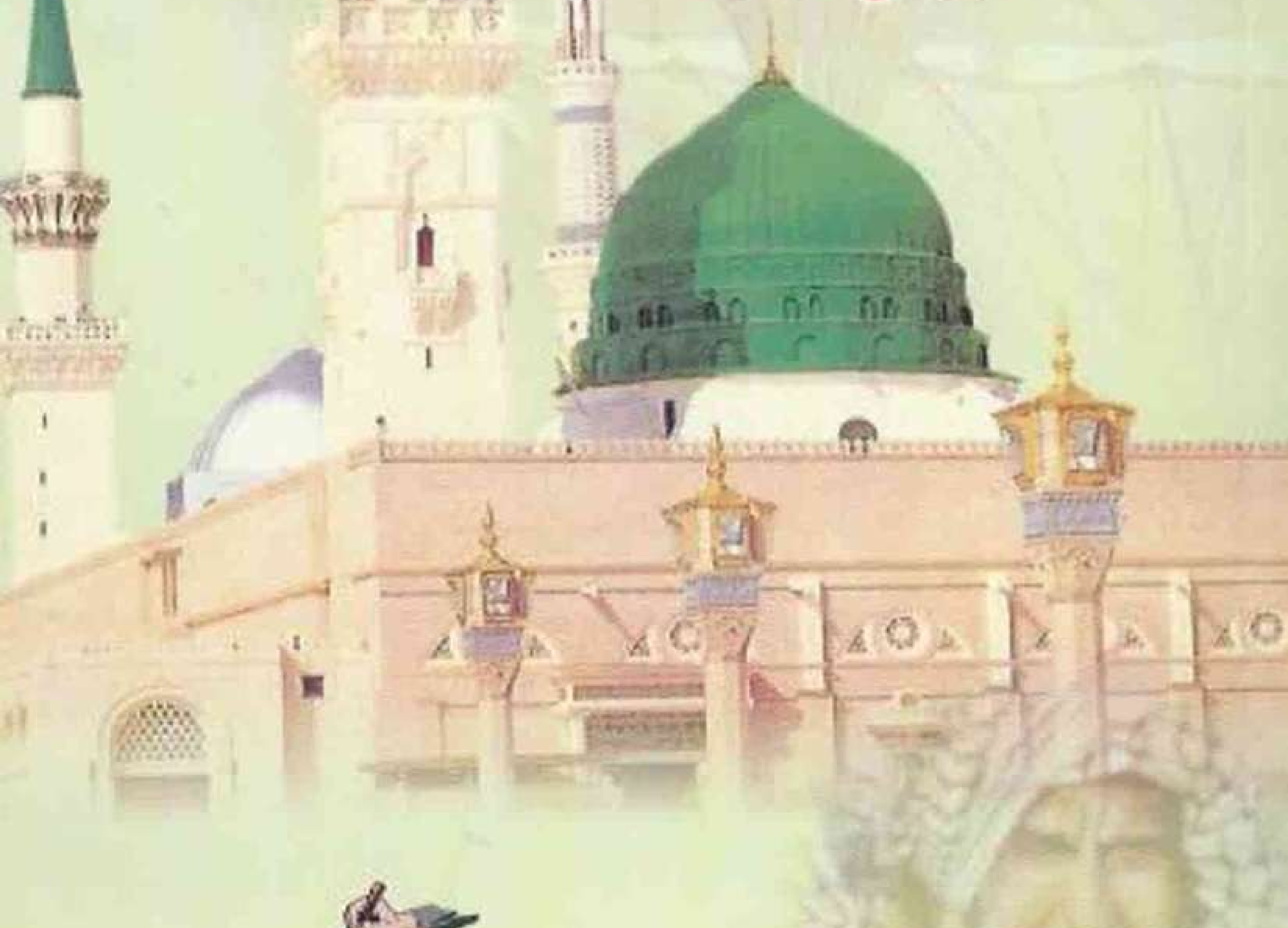

علامہ سعید اللہ خان قادری

"جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ (رشید احمد گنگوہی) کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں۔ یہ سن کر سائیں توکل شاہ نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقب رہ کر منہ اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو تم کیا کہتے ہو میں مولانا رشید صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۳۲۲ مطبوعہ ادارۃ اسلامیات لاہور)

ایک طرف دیکھئے کہ سرکار ﷺ سے کتنا بغض وعناد ہیں کہ امام الانبیاء ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (معاذ اللہ) اور دوسری طرف سائیں توکل شاہ کی علمیت کو دیکھئے کہ عرش پر رشید احمد گنگوہی کا قلم چلتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ عرش تو زمین پر نہیں بلکہ خاص عالم غیب میں ہے۔ سائیں توکل شاہ نے گردن جھکالی اور عرش اور عرش کے پرے یعنی رشید احمد کا قلم چلتا ہوا دیکھ لیا۔ یہاں دیوبندیوں کو شرک یاد نہیں وہ اس لئے کہ بات اپنی گھر کی ہیں۔

(۴) حاظر وناظر

غلام خان دیوبندی لکھتے ہیں۔

"نبی کو جو حاظر وناظر کہے، بلا شک شرع اس کو کافر کہے"

(جواہر القرآن ص ۷۴)

مفتی محمد فرید دیوبندی لکھتے ہیں۔

غیر اللہ کو حاضر وناظر ماننا اور تمام مغیبات سے مطلع ماننا کفر اور شرک ہے۔

(فتاوی فریدیہ ج ۱ ص ۹۰ مطبوعہ دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی)

حضور ﷺ کے لئے تو یہ عقیدہ شرک ہے لیکن اپنا حال دیکھئے۔

رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔

"ہم مرید یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست

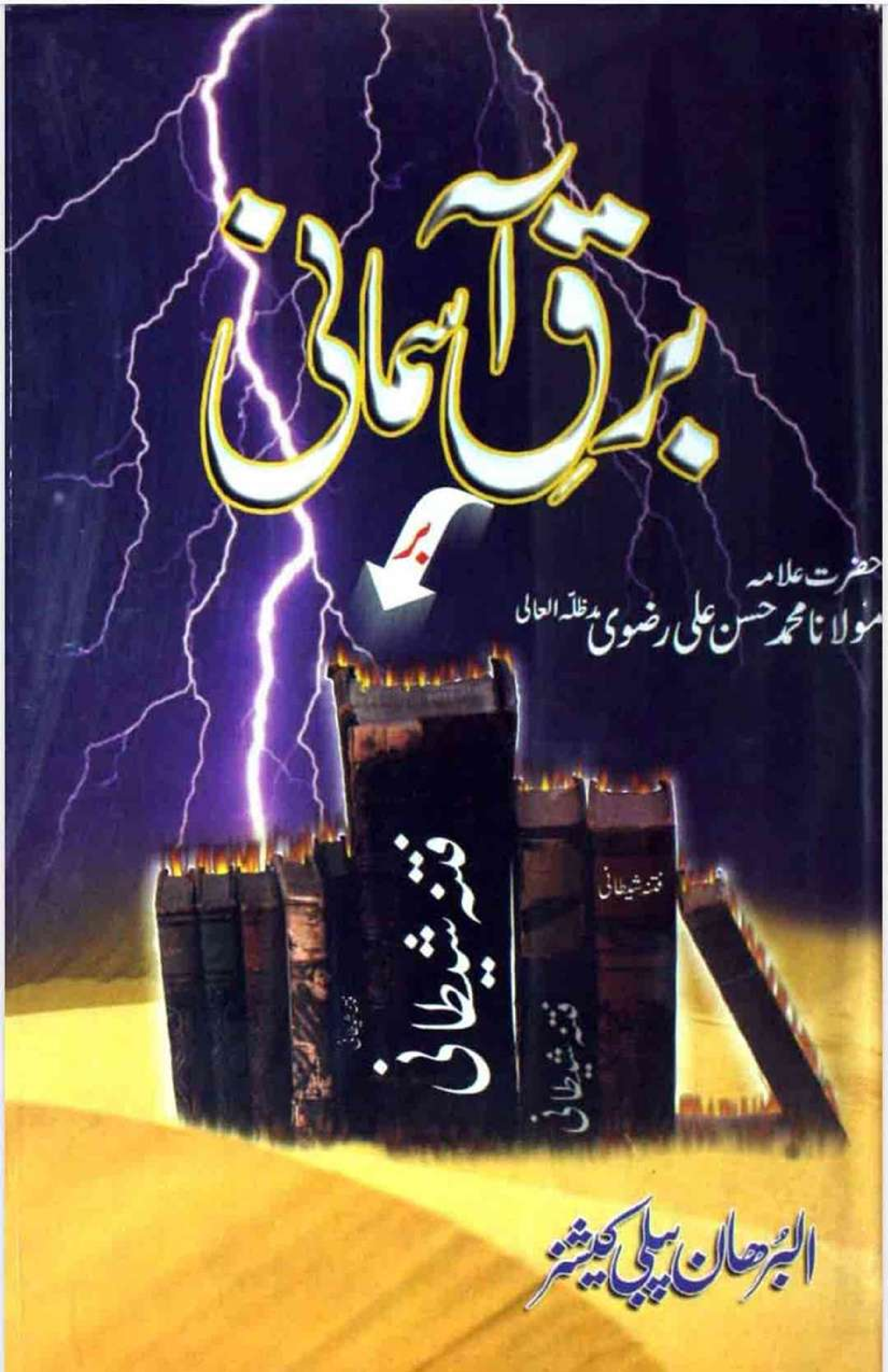
برق آسمانی
بر
حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
فتنہ شیطانی
البرہان پبلی کیشنز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حرفِ اوّل

دیوبندی وہابی جہالت کی ایک نئی دستاویز "سیف رحمانی علیٰ عنق رضاخانی" کے نام سے منظرِ عام پر آئی ہے۔ جو کسی مولوی یوسف رحمانی کا جہالت افروز "تحقیقی شاہکار" ہے۔

اس کے ردّ میں زیرِ نظر رسالہ تحریر کرنے کی چنداں ضرورت تو نہ تھی لیکن چونکہ "سیفِ شیطانی" (نام نہاد "سیف رحمانی") کے آخر میں مولوی محمد شریف کشمیری صدر مدرس وشیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان اور مشہور دیوبندی مبلغ ومناظر اور بزعم خود شیخ القرآن مولوی غلام خاں راولپنڈی کی تقریظ ہے۔ اور صفا کے مقدمہ میں جاہل ومجہول مصنف نے اعتراف کیا ہے کہ اس کا یہ کتابچہ اس کے "استاذ مکرم حضرت مولانا محمد عبد الستار صاحب لائلپوری کی نظرِ شفقت اور حوصلہ افزائی" سے معرضِ وجود میں آیا ہے ورنہ مجھ (یوسف رحمانی) جیسا بے بضاعت انسان کیا کر سکتا تھا۔"

لہٰذا اس کتابچہ کی تمام تر یا زیادہ تر ذمہ داری مولوی محمد شریف ومولوی غلام خاں اور مولوی عبد الستار صاحب لائلپوری پر پڑتی ہے۔ اسی لئے ہم اس کے جواب کے لئے قلم اٹھا کر دیوبندی جہالت وحماقت اور پیشہ ورانہ خیانت کا راز طشت از بام کر رہے ہیں۔ ورنہ ہم نہیں جانتے مولوی یوسف رحمانی کون ہے اور کیا ہے۔

"سیفِ شیطانی" کے نام نہاد مصنف نے اپنے آبائی وطیرہ کو اپناتے ہوئے نہ صرف الزام تراشیوں بہتان طرازیوں بے تکی بے ڈھنگی خرافات کا ارتکاب کیا ہے بلکہ شدید ترین لفظی ومعنوی تحریف کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ حد یہ کہ اردو الفاظ کے استعمال کا شعور اور تمیز بھی اس جاہل مطلق کو نہیں ہے۔

رسالہ "تکفیری افسانہ" کے نعرۂ حق کی گونج سے دیوبند ونجد لرزہ براندام ہیں۔ یہ رسالہ ۱۹۶۱ء سے آج تک متعدد بار ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ ایک ایک شہر میں ہزار ہزار کاپیاں تک گئیں۔ عوام وخواص میں مقبول ہوا۔

الغرض اہلِ نظر وارباب بصیرت معترف ہیں کہ اس کتابچہ "اکابر دیوبند کے تکفیری افسانہ" نے دیوبندیوں کو کہیں راہ فرار نہ چھوڑی۔ اہل علم وسنجیدہ طبقہ میں یہ رسالہ جس قدر مقبول ہوا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ ماہنامہ "نوری کرن" بریلی شریف وماہنامہ "اعلیٰحضرت" بریلی شریف اور "سالک" راولپنڈی۔ "رضوان" و"سوادِ اعظم" لاہور جیسے معروف رسائل وجرائد نے اس کے مدلل مضامین کو قسط وار

marfat.com
Marfat.com

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

اپنے رب کی

راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے

ایمانی تقریریں

حضرت علامہ الحاج عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ

رومی پبلیکیشنز

۳۸ / اردو بازار لاہور ۲

فرمانے والے ہیں اور سارا جہان ان کی رحمت پانے والا ہے لہٰذا اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہو گیا کہ سارا عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محتاج ہے، اور آپ عالم میں سے کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں آپ صرف خدا کے محتاج ہیں اور ساری خدائی آپ کی محتاج ہے اسی مضمون کو عارف رومی نے اپنے عارفانہ انداز میں کیا خوب ارشاد فرمایا ہے ؎

زیں سبب فرمود حق صَلُّوا عَلَیْہِ
کہ محمدؐ بود محتاجٌ الیہ،

یعنی خداوند عالم نے اسی وجہ سے سارے عالم کو دربار رسالت میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے حکم فرمایا کہ سارا عالم شہنشاہِ رسالت کا محتاج ہے۔

حاضرین کرام! اب غور کیجیے اور انصاف فرمایئے کہ قرآن تو محبوبِ خدا کو سارے عالم پر رحمت فرمانے والا اور سارے عالم کو ان کی رحمت کا محتاج بتا رہا ہے اور عارف رومی اعلان کر رہے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم میں سے کسی کے محتاج نہیں ہیں، بلکہ مختار ہیں اور سارا عالم ان کا محتاج ہے۔ مگر دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں کہیں یہ لکھتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں" کہیں لکھتے ہیں کہ وہ مجبور ہیں، کہیں لکھتے ہیں کہ ان کا مرتبہ قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار جیسا ہے۔ (معاذ اللہ)

سامعین کرام! اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن کا فرمان اور عارف رومی کا اعلان عقیدۂ ایمان ہوگا یا صاحب تقویۃ الایمان کا ہذیان؟

بہرکیف اب جب کہ قرآن سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سارے عالم پر رحمت فرمانے والے ہیں اور سارا عالم آپ کی رحمت کا محتاج ہے، تو پھر یہ نکتہ ذہن میں رکھیے کہ قرآنِ کریم نے کوئی زمانہ معین نہیں کیا کہ فلاں وقت اور فلاں زمانے میں سارا عالم حضور کا مرحوم ومحتاج ہے اور فلاں وقت اور فلاں زمانے میں نہیں بلکہ قرآن نے رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کو مطلق رکھا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جب سے عالم

اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتابِ مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ۔ لاہور

for more books click on link
//archive.org/details/@zohaibhasan

مولانا فخر الدین حیدر، مولوی محمد منعم، منشی اکرم الحق، مولوی معین اظہر رئیس بین۔ اساتذہ انکی ذہانت وشوق علمی کی وجہ سے ان پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سبق یاد نہ کرنے کی وجہ سے اساتذہ ان سے ناخوش ہوئے ہوں۔

"مدرسہ غوثیہ حنفیہ" میں عربی کی کتابیں زیادہ تر مولوی محمد ابراہیم سے پڑھیں جو مئو ضلع اعظم گڑھ کے معزز روشن خیال اور عالم باعمل تھے۔ وہ مولانا اشرف علی تھانوی کے شاگرد رشید، جامع العلوم کانپور کے فارغ التحصیل، بہت سخت حنفی اور پکے سنی تھے۔ یہ مدرسہ غوثیہ کے مدرس بھی تھے اور فاضل اوقات میں مطب بھی کرتے تھے۔ وہ فن طب میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جس کا علاج انہوں نے خاص توجہ سے نہ کیا ہو اور رب العزت نے اسے شفاء نہ بخشی ہو۔

مولانا کے اس زمانے کے رفقا میں منشی اکرم الحق کے صاحبزادے مولوی اشرف الحق بھی تھے، شرح وقایہ، مختصر المعانی، ملاحسن تک دونوں ساتھ رہے۔ ان کا انتقال صفر ۱۳۱۸ھ میں بعارضہ طاعون ہوا۔ دوسرے ہم جماعت طلباء میں حکیم ابوالحسن خلف سید شاہ مظفر حسین، مولوی عبدالقدوس، مولانا حکیم وصی احمد، مولوی حکیم محمد رمضان خاں، مولوی عبدالماجد "برادر ماموں زاد"، مولوی محمد سعید، مولوی محمود عالم کہٹوی قابل ذکر ہیں۔

اس زمانے میں عظیم آباد (پٹنہ) علم وفن کا مرکز تھا، جہاں متعدد دینی مدارس قائم تھے، جن میں مدرسہ حنفیہ واقع بخشی محلہ، پٹنہ سیٹی ممتاز حیثیت رکھتا تھا، اس مدرسے کے بانی فارسی و اُردو کے مشہور محقق قاضی عبدالودود، بی اے کینٹب، بارایٹ لا (۱۸۹۶۔۱۹۸۴) کے والد گرامی، قاضی عبدالوحید صدیقی فردوسی (۱۲۸۹۔ ۱۳۲۶ھ) تھے جو وہاں کے ایک دیندار رئیس اور فاضل بریلوی کے معتقدین میں تھے۔ انہوں نے ۱۳۱۸ھ میں یہ دینی درسگاہ قائم کی اور ایک بڑی جائیداد اس کے اخراجات کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے نامور اساتذہ کی خدمات حاصل کیں اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اس کی شہرت بہار کے قصبات و مواضع ہی تک نہیں دوسرے صوبوں تک پھیل گئی۔

مدرسہ حنفیہ کے ایک استاد حضرت مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی (متوفی ۱۳۳۴ھ) کی علمی شہرت سن کر مولانا ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۰ھ کو مدرسہ حنفیہ بین سے مدرسہ حنفیہ پٹنہ

مقتضائے قومیت (یعنی پٹھان ہونے) پر محمول کریں گے، لیکن درحقیقت یہ خالص اتباع شریعت ہے۔ اور علمائے کرام کا معمول تھا چنانچہ رسالہ عرصہ ظہور، مصنفہ سید شاہ ابوالخیر محمد نور الحسن صاحب رحمانی میں ہے: ایک بار بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی کے ہوا۔ موافق دستور کے آپ نے اس کی تعظیم فرمائی۔ بعد ازاں اعلیٰ و ادنیٰ جو آیا سب کی تعظیم فرماتے رہے۔ بادشاہ وہاں سے رخصت ہوکر حضرت میرزا مظہر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے موافق عادت کے کوئی تعظیم نہیں فرمائی، اور جو کوئی آیا اس کی بھی تعظیم نہیں فرمائی۔ بعد ازاں وہاں سے رخصت ہوکر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت میں آیا۔ آپ نے اس کی تعظیم نہ فرمائی، اس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہ فرمائی، بعد ازاں چوبدار شاہی سامنے آیا اس کی تعظیم فرمائی۔ بادشاہ متعجب ہوکر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمایئے اور ہر جگہ کا دیکھا ہوا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت فخر الدین چشتی مقام توحید وجود میں ہیں لہٰذا سب میں جلوۂ یار ان کو نظر آتا ہے، اور حضرت مرزا صاحب پر توحید شہودیہ کا غلبہ ہے، لہٰذا مشاہدہ عظمت الٰہی کے سبب سے کسی کی تعظیم روا نہیں رکھتے اور فقیر پابند شرع ہے تم اولوالامر ہو۔ تمہاری تعظیم لازم ہے۔ اور یہ وزیر رافضی ہے لہٰذا قابل تعظیم نہیں اور چوبدار تمہارا حافظ قرآن ہے۔ اس واسطے میں نے تعظیم کی۔

اعلیٰ حضرت قول و فعل میں ایک تھے:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی سب صفتوں میں ایک بہت بڑی صفت جو ایک عالم باعمل کی شان ہونی چاہئے یہ تھی کہ آپ کا ظاہر باطن ایک تھا۔ جو کچھ آپ کے دل میں تھا وہی زبان سے ادا فرماتے تھے۔ اور جو کچھ زبان سے فرماتے اسی پر آپ کا عمل تھا۔ کوئی شخص کیسا ہی پیارا ہو یا کیسا ہی معزز ہو، کبھی اس کی رعایت سے کوئی بات خلاف شرع اور اپنی تحقیق کے نہ زبان سے نکالتے نہ تحریر فرماتے۔ اور رعایت مصلحت کا وہاں گذر ہی نہ تھا۔ جس طرح دیگر علماء مشاہیر کے یہاں اس کا رواج تھا مولوی سلیمان صاحب ندوی حیات شبلی ص ۲۸۱ پر لکھتے ہیں۔ یہی زمانہ ہے جب سرسید کے مشورہ سے مولانا نے خلافت پر ایک مسلسل مضمون لکھنا چاہا جس میں ترکوں کی خلافت کو مذہبی حیثیت سے انکار کیا تھا۔ یہ مضمون علی گڑھ میگزین

قرآن مجید میں امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کی طرف مضاف لفظ

ذنب

کے معنی کے تعین پر ایک یادگار منفرد تحقیقی اور

نادر، بے لاگ علمی تبصرہ

عصمۃ النبی المصطفیٰ ﷺ

یعنی حل

معرکۃ الذنب

از قلم:

عالم ربانی عارف یزدانی محقق لاثانی حضرت علامہ مولانا

غلام مہر علی

دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم دار العلوم نور المدارس صدر عیدگاہ چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر

S-1
661
7704

اجمالی فہرست مضامین "معرکۃ الذنب"

عنوان	صفحہ
وجہ تالیف "معرکۃ الذنب"	۶
مولوی محمد زبیر حیدر آبادی رکنی کا فساد	〃
علماء کی ایسی شرمناک حرکات کا مہلک انجام	〃
خشت اول چوں نہد معمار کج	۷
بہت دیر ہو گئی، علماء سوء کی رعایت کا خطرناک نتیجہ	۸
ایک تازہ فتنہ، مولوی محمد احمد بصیر پوری	۹
عبدیت محضہ کمال ہے یا عبدیت منکرہ کمال ہے؟	۹
مسئلہ عصمت انبیاء اجماعی قطعی ہے	۱۰
معانی الفاظ متشابہ و عصمت انبیاء	۱۱
راہنما اصول برائے مطالعہ "معرکۃ الذنب"	۱۲
حضور ﷺ سے خلاف اولیٰ نہیں ہو سکتا	۱۳
لفظ ضال	۱۴
انبیاء علیہم السلام بطون امہات میں ہی واقف شریعت ہوتے ہیں	۱۵
ووجدک ضالا فہدیٰ کا محرر سطور کی طرف سے عارفانہ ترجمہ	15
لفظ ذنب اور اس کے شان نبوت کی نسبت غلط معانی	
۱۶ لفظ ذنب کے معانی اور اس کا معنی تاویلین	۱۷
اشتقاق کی قسمیں۔ صغیر، کبیر، اکبر	۱۸
حضرات انبیاء علیہم السلام کے لئے ورود لفظ ذنب	۱۸
حضور ﷺ کی طرف مضاف لفظ ذنب	۲۰
اسناد مجاز عقلی و حقیقت عقلیہ	۲۰
واستغفر لذنبک (الآیۃ)	۲۱
مولوی اشرف علی تھانوی و مفتی محمد شفیع دیوبندی کا شرمناک ترجمہ	۲۱
آدم بہ سر مطلب	۲۲
آیہ لیغفر لک اللہ کا ترجمہ "کنز الایمان" سے و "البیان" سے	۲۳
"معاف کر دے آپ کے لئے" اور "بظاہر خلاف اولیٰ" کے الفاظ شان نبوی ﷺ کے خلاف ہیں	۲۳
کاظمی صاحب کے ترجمہ "البیان" کے بارے محرر سطور کی رائے	۲۷
اعلیٰ حضرت بریلوی کے ترجمہ چھوڑنے کی وجہ	۲۸
وجہ اول: کاظمی صاحب کے معاون ترجمہ مفتی محمد اقبال صاحب کی عدم توجہ کا حادثہ	۲۸
وجہ دوم: پابندی کا خطرہ	۲۸
مفتی محمد اقبال صاحب کا اقبال جرم	۲۹
مولانا حامد سعید شاہ صاحب سے میری گفتگو	۳۳
فیصلہ کن مرحلہ	۳۴
جگر گوشگان کاظمی صاحب تصحیح کرائیں	۳۵
صاحبزادہ مظہر سعید صاحب کی خدمت میں میری اپیل	۳۶
مفتی محمد اقبال صاحب کا جارحانہ رویہ	۳۶
ایک ضروری سوال	۳۷
مفتی محمد اقبال صاحب کے لئے تبرک ثمرہ نبوت	۳۸
مفتی صاحب کا حضرت کاظمی و اعلیٰ حضرت بریلوی پر افترا	۳۸
اعلیٰ حضرت بریلوی کا مسلک	۳۸

عنوان	صفحہ
مولوی غلام رسول صاحب سعیدی اور اس کے دلائل کا جائزہ	۴۷
لغت کا بہانہ	۴۷
عدم النقل لا یدل علی عدم الوجود	۴۹
بخاری شریف میں اغفر کے بعد لام تعلیلیہ	۵۰
صفحہ بخاری کا فوٹو	۵۱
نظم قرآن میں خلل کا سعیدی بہانہ	۵۳
اطلاقات قرآن مجید	۵۳
مفسرین کا بہانہ	۵۵
حضور ﷺ اور قرآن مجید ایک ہی شے ہیں	۵۶
لیغفر لک اللہ میں لام سببیت ہونے کے قائل مفسرین	۵۸
سعیدی بہانہ کہ لغت میں قیاس نہیں ہوتا	۵۸
ترک افضل و خلاف اولیٰ کی بحث	۵۹
خلاف اولیٰ ممنوع شرعی و باعث غضب الٰہی ہیں	۶۳_۶۴
آپ مکروہ تنزیہی و ہر نامناسب کام سے معصوم ہیں	۶۳
حضور ﷺ خود اولیٰ ہیں	۶۷
آپ سے خلاف اولیٰ و مکروہ سرزد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ گناہ ہے	۶۸
خلاف اولیٰ ذنب کی تاویل نہیں ہو سکتی۔ حسن و قبح کی بحث	۶۸
سعیدی کے احادیث و اقوال صحابہ سے دلائل	۷۲
ایک اور دھوکہ	۸۳
مولوی محمد زبیر رکنی کی پسندیدہ غلط توجیہات	۹۸
مقولہ حسنات الابرار سیآت المقربین غلط ہے	۹۹
غلام رسول سعیدی اور زبیر رکنی کے دلائل کے تابوت میں آخری کیل	۱۰۸
اعلیٰ حضرت بریلوی کے ترجمہ کی بجانب طور من دو صورتیں	۱۱۳
اغلاط العلماء	۱۱۶
علمائے دیوبند کی فارسی رسالہ "کریما" میں غلطی	۱۱۷
امام غزالی پر امام یحییٰ کی تنقید	۱۱۷
ائمہ فقہاء کی غلطیاں	۱۱۸
شیخ اکبر و شیخ سرہندی کی اجتہادی رائے	۱۱۸
امام بخاری کی غلطیاں	۱۱۸
امام مسلم کی غلطیاں	۱۱۹
دنیا کے کسی عالم کی کوئی بھی کتاب غلطیوں سے خالی نہیں	۱۲۰
روایت حضرت صدیقہ میں ذنب کا ترجمہ محض نقل مفہوم ہے	۱۲۱
سعیدی کے لئے پل صراط	۱۲۱
رکنی کے لئے لمحہ فکریہ	۱۲۳
عصیٰ آدم ربہ فغویٰ اور عصیٰ و تولیٰ کا مطلب	۱۲۴
آخری توجیہ	۱۲۸
حضور ﷺ کی طرف مضاف لفظ ذنب کا ترجمہ گناہ بطور اضافت حقیقی کرنا کفر ہے	۱۳۰
مفتی محمد اقبال کا فیصلہ	۱۳۱
غلط مفسرین کے متعلق حضرت شیخ اکبر کا فیصلہ	۱۳۳
الاستغاثہ یا رسول اللہ	۱۳۶

مظہریت ملاکر ۲۶ علاقوں میں سے کوئی ایک علاقہ ہو تو کوئی لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں مجازاً استعمال ہو سکتا ہے۔ تو مجاز کا استعمال لفظ میں ہوتا ہے معنی میں نہیں۔ یہ کہتے ہیں معنی میں مجاز ہے۔

مفتی محمد شفیع نے "معارف القرآن" میں یہی گستاخی بایں الفاظ کی ہے کہ خلاف اولیٰ کے لئے بطور ڈانٹ کے لفظ ذنب مجازاً استعمال ہوا ہے (معاذاللہ) سعیدی یہ گستاخی یوں کر رہا ہے کہ یہاں لفظ ذنب تو حقیقتاً گناہ کے معنی میں ہی مستعمل ہے۔اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے حقیقی معنی گناہ میں استعمال کردہ کو اس کے مجازی معنی میں بدل رہا ہے۔

محمد شفیع نے سنگل گستاخی کی کہ معاذاللہ خدا تعالیٰ نے حضور ﷺ کے خلاف اولیٰ (جو محمد شفیع کے نزدیک بھی معمولی بات ہے) کو گناہ کہہ دیا۔ محمد شفیع کی توجیہ کے خطرناک نتائج ہم بیان کر چکے ہیں ضرور دیکھیں۔

سعیدی و رکنی نے ڈبل گستاخی کی ہے،اول یہ کہ (معاذاللہ) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ذنب بہ معنی موضوع لہ گناہ کی ہی معافی دی۔ دوم یہ کہ انہوں نے اس اللہ تعالیٰ والے معنی کو خلاف اولیٰ و ترک افضل سے بدل ڈالا،اس طرح قرآن کی معنوی تعریف کی۔

سعیدی و رکنی چونکہ چودھویں صدی کے تازہ بتازہ علامہ و ڈاکٹر ہیں، اس لئے ہمیں ان کے ایسے شاہکاروں کے ایسے نتائج برداشت کر لینے کی پاور میں مداخلت کا تو کوئی حق نہیں مگر ان سے یہ پوچھ لینے کا ہمیں ضرور حق ہے کہ :

(۱) آپ نے ذنب کی تاویل کا لفظ بار بار بولا ہے اور تاویل کی تعریف یہ ہے انہ من الاول و ھوالرجوع الیٰ الاصل یعنی اصل مراد کی طرف لوٹنا علماً ہو یا عقلاً (روح المعانی)طلب مآل الشی (دستور العلماء ج ۱ ص ۲۶۷) تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ لفظ ذنب سے اللہ تعالیٰ کی مراد حضور کے گناہ نہیں خلاف اولیٰ کام ہیں اور سعیدی یہ بھی کہتا ہے کہ یہ "کسی قسم کا گناہ نہیں" (شرح مسلم ج ۷ ص ۳۰۷) تو سعیدی یہ بتائے کہ حضور ﷺ کے نہ گناہ کو اللہ نے ذنب گناہ کیوں بتایا؟ تمہارا اللہ تعالیٰ پر یہ افتراء ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ۔تم ظالم ہو اپنا انجام سوچ لو اور حشر میں ان کی جواب دہی کے لئے تیار رہو۔

(۲) آیت لیغفر لک اللہ (الآیۃ) میں لک والا لام بہ معنی سبب ہونے کا آپ نے یہ کہہ کر انکار کیا ہے کہ کتب لغت میں مادہ غفر کے بعد والا لام تعلیل کے لئے ذکر نہیں ہوا۔ ہمیں بھی آپ کے پاس لغت کی تیئس کتابوں میں سے کسی ایک میں ہی ذنب کا معنی ترک افضل ،خلاف اولیٰ دکھا دیجئے!

مِفتاحِ سُنّت

(جلد اول)

بجواب

ایضاح سنت (جلد اول)

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا مفتی محمد عبد المجید خاں سعیدی رضوی

صدر شعبہ تدریس و افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ رحیم یار خان

باہتمام

فاضل نوجوان علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب قادری (کراچی)

قادریہ پبلشرز کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین نبینا وحبیبنا محمد وعلی الٰہ واصحابہٖ واتباعہٖ وعلینا معھم اجمعین○

پہلے اسے پڑھیے:-

مورخہ ۷ ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ بمطابق ۱۶/مئی ۲۰۰۵ء بروز پیر بوقت ظہر کاظمی کتب خانہ رحیم یار خان کے ایڈریس پر عزیز گرامی حافظ محمد الیاس سعیدی صاحب کی معرفت مشہور دیو بندی مصنف مولوی محمد سرفراز خاں صاحب گکھڑوی کے فرزند جناب حافظ عبدالقدوس خاں صاحب قارن مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی جانب سے بائی پوسٹ ایضاح سنت نامی ایک رسالہ موصول ہوا جسے فقیر راقم الحروف کی کتاب ''مصباحِ سنت'' (جو گکھڑوی صاحب موصوف کی سب سے زیادہ مایۂ ناز سمجھی جانے والی کتاب راہِ سنت کے فقیر کے قلم سے محررہ بالاستیعاب رد بلیغ کے سلسلہ کی پہلی کڑی اور اس کی جلد اوّل ہے) کا جواب ظاہر کیا گیا ہے۔ کتاب مذکور کا مطالعہ شروع کیا اس کے سرورق نیز ابتدائیہ (عرض حال) میں ماری گئی بڑھکوں اور تعلیوں سے یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ مصباح سنت کا کوئی زبردست قسم کا علمی و تحقیقی جواب اور اس صدی کا ان کا سب سے بڑا قلمی شاہکار منظر عام پر لایا اور ہمیں ہمیشہ کے لیے مسکت الزام دے دیا گیا ہو مگر جوں جوں اگلے صفحات سامنے آتے گئے یہ غلط فہمی دور ہوتی گئی اور خود گکھڑوی صاحب کے لفظوں میں وہ کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا (باب جنت صفحہ ۱۳) کا مصداق نکلا جس سے خود راہِ سنت کا بقلم خود خاتمہ کر کے اسے ابدی نیند سلا دیا گیا ہے۔ چنانچہ بہت سی وہ باتیں جو ہم ان سے منوانا چاہتے تھے نہایت سادگی کے ساتھ انہیں تسلیم کر لیا گیا ہے جیسے بیعتِ کذائیہ کا بدعت اور اشتراک لفظی کا شرک نہ ہونا نیز

پیشکش
محمد مشفق رضا نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابیہ کی رسول دشمنی

(از قلم)

حضرت علامہ حسن نوری صاحب قبلہ وزیر گنجوی

(پیشکش) محمد مشفق رضا نوری کشنگنجوی

مولانا قاسم نانوتوی صاحب
جنکی بارگاہِ میں مولوی رفیع الدین صاحب پچیس
سال تک باوضو حاضر ہوے
جو دیابنہ کے نزدیک فرشتہ مقرب تھا
جنکو انسانیت سے بالا درجہ پایا
انکی پسندیدہ عادت بھی ملاحظہ فرمائیں
" مولانا نانوتوی بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے
اور جلال الدین صاحب زادہ مولانا محمد یعقوب
صاحب جو اس وقت بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا
کرتے تھے کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمر بند کھول
دیتے تھے

(ارواح ثلاثہ ص256)

وہابی مذہب

حصہ اول

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

نے اپنی کتاب "احیاء المیت" میں اپنے وہابی عوام کو خبردار کرتے ہوئے دیا ہے کہ:

"جماعت اہلِ حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے۔ کیونکہ ان میں سے بعض تو پُرانے خارجی اور بے علم محض اور بعض پُرانے کانگریسی ہیں۔ جو کانگریس کا حقِ نمک ادا کرنے کے لیے ایک نہایت گہری زمین دوز (UNDER GROUND) تجویز کے تحت انگریزی پالیسی (DEVIDE AND CONQUER) تفرقہ ڈالو اور فتح کرو سے مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں مشغول کرکے باہمی اتفاق میں رُکاوٹ اور مسلمانوں میں خصوصاً اہلحدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔" (احیاء المیت ص۳۶)

مندرجہ بالا تحریر سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ تفرقہ اور انتشار کانگریسی مولویوں کی ایک نہایت گہری زمین دوز سازش ہے۔ اور عوام و خواص پر یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ اہلِ سنت وجماعت بریلوی حضرات میں سے کانگریسی کوئی بھی نہیں۔ اگر کانگریسی ہیں تو وہ صرف اور صرف وہابی۔ دیوبندی مولوی ہیں۔ لہٰذا تفرقہ اور انتشار کے بس یہی ذمہ دار ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی شہادت

غیر مقلدین وہابی حضرات کے ممدوح مولوی اشرف علی صاحب تھانوی واشگاف الفاظ میں یہ گواہی دیتے ہیں کہ:

"یہی حال غالی غیر مقلدین کا ہے۔ خصوصاً بدگمانی اور بدزبانی کا مرض ان میں خصوصیات سے ہے۔ شیعوں کی طرح تبرا ان کا بھی شعار ہے۔ بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنا۔ ان کے یہاں بھی ذریعۂ نجات ہے۔ ایسی غیر مقلدی نیچریت کی پہلی سیڑھی

marfat.com

مسئلہ علم غیب پر ایک لازوال تاریخی دستاویز

نجم الرحمٰن

تصنیف

قدوۃ المحققین بحر العلوم علامہ حافظ

غلام محمود پپلانوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق

محمد نعیم عباس

محمد قلندر خان

دار الاسلام

حضرت محدث حاجی الحرمین الشریفین مولانا محمد انور صاحب کشمیری کا دوسرا وعظ جو یکم مارچ ۱۹۲۷ء ضلع میاں والی میں ہوا ہے۔ اس کی طویل تقریر جو متعلق مسئلہ علم غیب ہوئی اور میرے پاس اس کے شاگردِ رشید کی تحریر شدہ آئی ہے ملخصاً یہ ہے:

یا سیّد الکمال یا سیّد البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مصنف عبد الرزاق میں حدیث ہے کہ پہلے پیغمبر ﷺ کا نور پیدا کیا گیا ہے۔ منبع نور مخلوقات کا نور نبی ﷺ سے نکلتا ہے۔ میری سمجھ میں ہے کہ جنت کی تقسیم نبی ﷺ کے تناسب سے ہوگی اشارات وروایات سے معلوم ہوتا ہے۔

حتیٰ کہ مولانا المحدث نے یہ فرمایا کہ مَیں یہاں اکیلا مولوی حسین علی کے مولانا مرحوم کے شاگرد ہونے کے واسطے آیا ہوں، اس کو نفع ہو یا کچھ نہ ہو مَیں اللہ اور رسول کے مطابق مسئلہ کروں گا، چوں کہ مجھے نبوت حاصل نہیں، اس لیے مَیں حقیقت نبوت نہیں پہچان سکتا، تم جاہل کیسے حقیقت نبوت کی پہچان کر سکیں گے، بل کہ ولی کی حقیقت بھی نہیں پہچان سکتا۔ کسی نے خوب کہا ہے:

ولی را ولی می شناسد، نبی را نبی می شناسد۔

صرف مسئلہ جو کچھ مجھے علم غیب کے متعلق معلوم ہے بتائے دیتا ہوں، نبی کریم ﷺ عالم اولین و آخرین ہیں، سارے انبیا کے علوم کی خدا تعالیٰ کے علم کے ساتھ وہ نسبت ہے جو قطرہ کو سمندر کے ساتھ ہے۔ حضرت محدث نے بخاری سے استدلال کیا جو قصہ حضرت موسیٰ و خضر میں وارد ہے، پھر فرمایا: فتجلّٰی لی کل شیء۔ تجلی کا معنی ہے: کھل جانا، یعنی سارا جہان آپ پر کھول دیا گیا ہے، آیا پہچانا گیا یا نہ یہ امر زیر بحث ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے تم لوگ مجھے نظر آ رہے ہو، لیکن مَیں تم کو پہچان نہیں سکتا، یا مثل آسمان،

https://ataunnabi.blogspot.com/

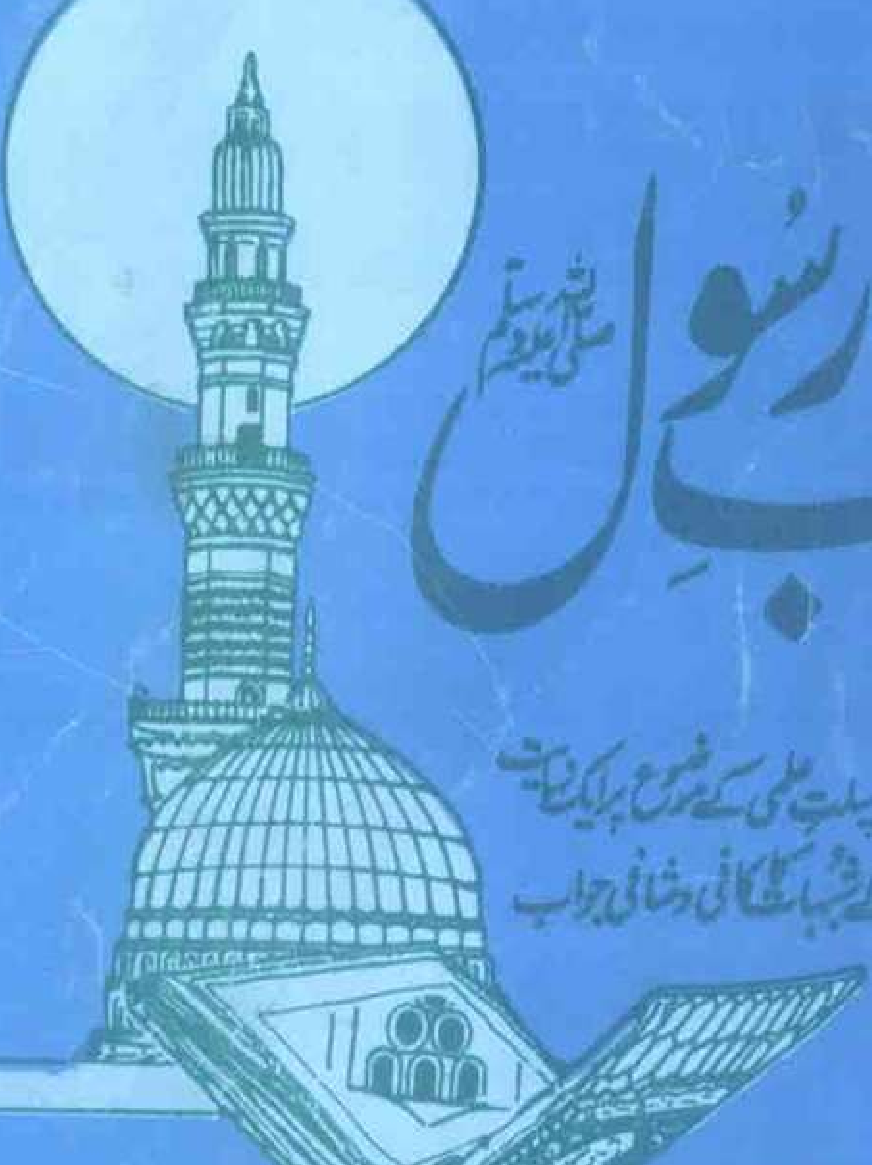

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتِ علمی کے موضوع پر ایک نہایت ہی مدلل اور دلنشین تحریر اور منکرین کے شبہات کا کافی وشافی جواب

علامہ سید محمود احمد رضوی

A-1
701
3225

شعبۂ تبلیغ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف
گنج بخش روڈ، لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا تھا۔ منافقین یہ تاثر دینا چاہتے تھے کہ جس نبی کے گھر کا یہ حال ہے اس کی نبوت و رسالت کی صداقت و حقانیت کو کیسے تسلیم کر لیا جائے۔ مگر حیرت و افسوس ہوتا ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو منافقین کے اس ذلیل و رکیک الزام کے واقعہ سے بھی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم و فضل کے انکار کی راہیں نکالنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔

۲۔ ان سفہا کا کہنا ہے کہ اگر حضور علیہ السلام کو اپنی اہلیہ محترمہ کی پاکدامنی کا نزولِ وحی سے پہلے علم ہوتا تو آپ اضطراب و پریشانی میں کیوں مبتلا رہتے۔ سینتیس ۳۷ روز تک آپ اہل سے کیوں جدا رہتے۔ جب قرآنِ مجید نے جناب عائشہ کو پاکدامن اور منافقوں کو جھوٹا قرار دے دیا۔ تب جا کر اصل حقیقت آپ پر منکشف ہوئی۔
(نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی دیوبندی)

۳۔ لیکن ان تمام اُمور کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی لاعلمی کی دلیل بنانا عقلاً و شرعاً ہر طرح باطل ہے۔ امام فخر رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام کی ازواجِ مطہرات کافرہ تو ہو سکتی ہیں (جیسے حضرت لوط اور حضرت نوح علیہ السلام کی) مگر انبیائے کرام کی ازواج فاجرہ (بدکارہ) نہیں ہو سکتیں کیونکہ کفر نفرت دینے والی چیز نہیں ہے مگر بی بی کا فاجرہ (بدکار) ہونا باعثِ نفرت اور سخت بدنامی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ ایسی اخلاقی خرابی ہے جسے کوئی بھی غیرت مند برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لیے انبیائے کرام کی ازواج فاجرہ نہیں ہو سکتیں (تفسیر کبیر جلد ۶) اس ضابطہ کو بیان کرنے کے بعد ان کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآنِ مجید نے تصریح کی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کفار کی نامعقول باتوں کو سن کر تنگدل اور مغموم ہو جایا کرتے تھے۔ حالانکہ نبی علیہ السلام کو معلوم تھا کہ کفار کے اقوال باطلِ محض ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالےٰ ہے:۔

Click For More Books

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۝

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

فتاویٰ حامدیہ

تصنیفِ لطیف

حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ

جمع و ترتیب

مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

ان صاحبوں سے ضرور شکایت ہوئی اور ہے جب یہ سب بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا تو مجبوراً میں اور دوسرے صاحبان بھی اٹھ کر چلے آئے، زمانہ شناسی اگر ہوتی تو اس وقت دیو بندیوں پر بری بنی تھی جگہ جگہ انھیں ذلت و رسوائی کا سامنا تھا، مسلمان ان سے متنفر ہو رہے تھے اگر یہ ''تنظیم علمائے اہلسنت'' ہو جاتی تو ہماری آواز نہ صرف کانگریس کے لئے زلزلہ افگن ہوتی بلکہ احرار ''جمیعۃ العلماء'' دہلی اور تمام کانگریسی دیو بندی مولوی سب سے مسلمان جدا ہو کر اہلسنت کے ساتھ ہوتے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز حق بلند کرتے ان کی سچی غلامی کا دم بھرتے میں ضرور اس کی ضرورت محسوس کرتا تھا اور اس وقت جو ملک کی حالت مسلمانوں کے لئے ہے وہ کھلی آنکھوں کے سامنے ہے، مشرکین ہمارے دین اور مساجد کی توہین کر رہے ہیں، قربانی گاؤ اور اذان جیسے شعائر دین بند کئے جا رہے ہیں، مسلمانوں کی جان و مال و عزت و آبرو سخت خطرے میں ہے، اسلام کے نام لیوا محض اس جرم پر کہ ''مسلمان'' ہیں ذبح کئے جا رہے ہیں، کیا اب بھی ضرورت شرعی کا تحقق نہیں ہوتا؟

حضرت سید محمد میاں صاحب نے مارہرہ شریف میں خود اس کا اعتراف کیا کہ حالت مختصہ ہے، میں نے اس مسئلہ میں تنقیح کے متعلق بحث و تمحیص کے طور پر تقریر کی تھی، اس سے میری غرض کسی کی موافقت یا مخالفت ہرگز نہ تھی، میری اس تقریر کی بنا پر اتہامات و افترائات کئے جا رہے ہیں، میں اب بھی یہ کہنے کو تیار ہوں کہ ضرورت شرعیہ

فتاویٰ صدرُالافاضل

خلیفہ اعلیٰ حضرت

صدرُالافاضل فخرُالاماثل

سیّد محمّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ الرحمۃ

شبیر برادرز

اردو بازار ○ لاہور

ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

قطع نظر اس سے کہ ان صاحبوں کے اس حکم شرک سے اسلام کا کوئی بزرگ اور امت کا کوئی عالم نہیں بچتا۔ اور تمام دنیائے اسمٰعیلی ورشیدی شرک میں مبتلا نظر آتی ہے لطف کی بات یہ ہے کہ اس شرک کے پٹہ سے اپنوں کی گردنیں بھی نہ بچ سکیں، مولوی اشرف علی تھانوی اور مرتضیٰ حسن چاندپوری بھی پھنس گئے، کیوں کہ وہ علم غیب کو نبی کے لئے لازم بتاتے ہیں چنانچہ توضیح البیان صفحہ ۴ میں ہے حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب باعطائے الٰہی حاصل ہے چنانچہ اس عبارت سے کہ نبوت کے لئے جو علوم لازم اور ضروری ہیں وہ آپ کو بتمامہا حاصل ہو گئے تھے۔ الخ اب مولوی مرتضیٰ حسن اور مولوی اشرف علی تھانوی دونوں مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اسمٰعیل کے فتوے سے مشرک ثابت ہوئے اور ممکن نہیں کہ وہ اس شرک کو اٹھا سکیں، الحاصل اگر ان غیوب خمسہ کے باب میں بسط کیا جاوے تو غالباً دس گیارہ جزو کا ایک اور رسالہ خاص اسی بحث میں مرتب ہو جائے۔ اس لئے تطویل سے اعراض کیا، اللہ جل شانہ اسی مختصر کو باعث ہدایت مخالفین فرمادے۔

شبہہ ہفتم

سفر میں حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں ان کا ہار گم گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہار ڈھونڈا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا تو کیوں نہ بتاتے۔؟

یورپ کے نوپید مسائل کے شرعی حل کا عظیم شاہکار

فتاویٰ یورپ

تصنیف مفتی عبد الواجد قادری

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

بنام مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ فقیر بارگاہِ عزیز وقدیر عز جلالہ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے۔ اب حسب معاہدہ قرار داد مراد آباد پھر محرک ہے کہ آپ سوالات ومواخذات حسام الحرمین کی جوابدہی کو آمادہ ہوں۔ میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں۔ اور سنادیں اور وہی دستخطی پرچہ اسی وقت فریقین مقابل کو دیدیئے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کے بدلنے کی گنجائش نہ رہے۔ معاہدہ میں ۲۷ صفر مناظرہ کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ آج پندرہ کو اس کی خبر مجھ کو ملی۔ گیارہ روز کی مہلت کافی ہے وہاں بات ہی کتنی ہے۔ اسی قدر کہ یہ کلمات شانِ اقدس حضور پُر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہ تعالیٰ دو منٹ میں اہلِ ایمان پہ ظاہر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا فقیر اس عظیم ذوالعرش کی قدرت ورحمت پر توکل کر کے یہی ۲۷ صفر روز جاں افروز دوشنبہ اس کے لئے مقرر کرتا ہے۔ آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہری دستخطی روانہ کریں۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۵ صفر المظفر روز چہار شنبہ ۱۳۲۹ھ

مہر

یہ اُس مبارک خط کی تلخیص ہے جو طے شدہ معاہدہ کے مطابق اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ امام احمد رضا فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ نے اُس وقت کے دیوبندی سرغنہ مولوی اشرفعلی تھانوی کو لکھا۔ لوگوں کو یقین تھا کہ مراد آباد کے اندر ۲۷ صفر کو ایسا تاریخی فیصلہ ہوگا جو برصغیر کے اندر ہمیشہ آبِ زر سے لکھا جائے گا۔ مگر دبدبۂ سکندری اور تذکرۂ جمیل کے مطابق مناظرہ کے لئے پہل کرنے کے باوجود مولوی اشرفعلی تھانوی نے رجوع واتحاد کی راہوں سے گریز کرتے ہوئے مراد آباد آنے سے انکار کر دیا۔

میں کس کس جانب آپ کی توجہ کو مبذول کراؤں آپ بحمدہ تبارک وتعالیٰ

فقیہ اسلام

ڈاکٹر حسن رضا اعظمی

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا۔ کراچی

کے معتقدین کو کہا جاتا ہے۔ عہد صحابہ میں جب حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا اختلاف شروع ہوا تو مسلمانوں کے دو نئے نام تاریخ کے صفحات پر ملتے ہیں شیعی (محب علی)، عثمانی (محب معاویہ) پھر جب ائمہ مجتہدین کا زمانہ آیا تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ (۸۰/۱۵۰ھ) حضرت امام مالک (۹۳/۱۷۹) حضرت امام شافعی (۱۵۰/۲۰۴) حضرت امام حنبل (۱۶۲/۲۴۱) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے اپنے طور پر قرآن و احادیث سے مسائل شرعیہ مستنبط کئے جس کی روشنی میں مختلف فقہی طبقات پیدا ہو گئے۔ مسلمانوں کے یہ طبقات چار نام سے موسوم ہوئے حنفی مالکی، شافعی، حنبلی۔ ان حضرت کے دور میں کچھ جدید مسائل ایسے پیدا ہو گئے جس کی بنیاد پر مسلمانوں میں شدید کش مکش اور اختلاف پیدا ہو گئے جس کے نتیجے میں بہت سے مناظرے اور بے شمار مجادلے ہوئے۔

اختلاف کے نتیجہ میں اس وقت کئی جماعتیں عالم وجود میں آئیں۔ بریلوی دیوبندی نیچری، اہل قرآن، وہابی۔

بریلوی جماعت کے مقتدا مولٰنا احمد رضا خاں ہیں۔ جن کے ماننے والوں کی تعداد ہندوستان میں بے شمار ہے

دیوبندیوں کے مقتدا مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی محمود الحسن ہیں۔ ان کے ماننے والے بھی ہندوستان میں اچھی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

نیچری کے بانی سرسید احمد خاں صاحب ہیں۔ (۱۸۱۷/۱۸۹۸)۔ نیچری وہ مسلمان ہیں جو سرسید کے ہم خیال ہیں۔ جب سائنس کی ترقی بام عروج پر پہنچی تو سائنسداں حضرات نے مباحثوں میں بہت سے دانشور سے عقل و ضمیر کی تائید حاصل کر لی۔ اس وقت یورپ کے کچھ مسلمان سائنسدانوں سے متفق ہو گئے۔ سائنسی فرقہ اتنا

فیصلۂ مقدسہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے وصال کے دو سال بعد
ترتیب دی جانیوالی کتاب "حدائقِ بخشش حصہ سوم" اور اس
کے مرتب مولانا محبوب علی خاں لکھنوی کی تحیّر خیز داستان
مع "اظہارِ حقیقت بر ماتمِ اوراقِ غم" از علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترتیب

مولانا محمد عزیز الرحمٰن بہادر پوری

المدینۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی
لاہور پاکستان

مقصد یہ ہے کہ ان سات اشعار کی نسبت امام احمد رضا بریلوی کی طرف غیر یقینی ہے کہ انہوں نے یہ اشعار کافرہ عورتوں کے بارے میں کہے ہیں یا نہیں، جبکہ یہ امر یقینی ہے کہ یہ اشعار ام المومنین کے بارے میں ہرگز نہیں کہے گئے۔

حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت کوئی بھی ادنیٰ سے ادنیٰ جاہل باحمیت وغیرت معاذاللہ انہیں منقبت میں نہ لکھے گا۔"[۱]

۳- یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوم، امام احمد رضا بریلوی کے وصال کے بعد مرتب اور شائع ہوا، کیونکہ ان کا وصال صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں ہوا اور حصہ سوم ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مرتب ہوا۔[۲]

پھر کتاب کے ٹائٹل پر بھی واضح طور پر لکھا ہوا ہے:

الشاہ عبدالمصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تعصب اور عناد سے ہٹ کر غور کیا جائے، تو کسی طرح بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا الزام امام احمد رضا بریلوی پر عائد کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا۔

جناب مقبول جہانگیر، راجا رشید محمود کی تصنیف "اقبال قائداعظم اور پاکستان" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولانا اشرف علی تھانوی کی ایک تالیف "احکام اسلام عقل کی نظر میں" کے بارے میں یہ کہنا کہ مولانا تھانوی نے اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں

۱۔ محمد عزیز الرحمٰن بھاؤپوری: فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ ص ۳۵

۲۔ محمد محبوب علی خاں، مولانا: حدائق بخشش حصہ سوم، مطبوعہ نابھہ شیم پریس، ناہن، ص

قرآن وحدیث کی روشنی
میں کونڈوں کے شرعی جواز پر مدلل تحریر

کونڈے
بھی ایک مقصد
رکھتے ہیں

مؤلف
مولانا عبد المصطفیٰ محمد مجاہد العطاری القادری
شاہ جمال آستانہ عالیہ جھلاد شریف

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

سئور سے لے کر ذلوالیں تاکہ ان کی مزید گستاخیاں بڑھیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ:

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب سے سوال کیا گیا کہ اگر نیک عمل کا ثواب دوسروں کی روح کو بخشا جائے تو بخشنے والے کے لئے کیا نفع ہوا؟ اس کے جواب میں مولانا حدیث کا حوالہ دینے کے بعد لکھتے ہیں۔

''ثواب بخش دینے سے بھی عامل کے پاس پورا ثواب رہتا ہے۔''

(امداد الفتاویٰ ج 5 ص 399)

نیز لکھتے ہیں

ہر شخص کو اختیار ہے کہ عمل کا ثواب مردہ کو یا زندہ کو دے دے جس طرح مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اسی طرح زندہ کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ (التذکیر حصہ سوم ص 55)

تھانوی صاحب ایصال ثواب کرنے کے ادب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ادب یہ ہے کہ کچھ پڑھ کر علیحدہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو ثواب بخش دیا کرو، زیادہ کی ہمت نہ ہو مثلاً تین بار ''قل هو الله احد'' پڑھو ایک کلام مجید کا ثواب پہنچ جائے گا۔ (کمالات اشرفیہ ص 190)

کمالات اشرفیہ میں ہے

فرمایا میں جو کچھ روزمرہ پڑھتا ہوں اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تمام انبیاء علیہم السلام وصلی ، عام مسلمین ومسلمات کو جو مر چکے ہیں یا موجود ہیں یا آئندہ ہوں گے سب کو بخش دیتا ہوں۔ (کمالات اشرفیہ ص 191)

فائدہ نمبر 1

ملاحظہ فرمائیے کہ

دیوبندیوں کے امام صاحب فرماتے ہیں کہ کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کیا کرو تو پہنچ

بقیع
MAY 2018
289
Regd. # MC-1177

کیا "مکالمۃُ الصدرین" جعلی کتاب ہے؟

مؤلف
میثم عباس قادری رضوی

جمعیّت اِشاعت اہلِسنّت پاکستان

ذوق اور ملکہ عطا فرمایا ہے، دراصل حافظ صاحب سلّمہ نے اکابر علماء ومشائخ کے حالات وخدمات سے نئی نسل کو روشناس کرانے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور اس سلسلہ میں ان کی متعدّد تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں، زیرِ نظر کتاب ''تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدین'' بھی ان کی قابلِ قدر تصنیف ہے، جو تحریکِ آزادی کے چالیس نامور علماء ومشائخ کے ناقابلِ فراموش کارناموں پر مشتمل ایک عظیم معلوماتی ذخیرہ ہے، حق تعالیٰ حافظ صاحب سلمہ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائیں اور اسے نافع ومفید فرمائیں، آمین۔''

(تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدین، پیش لفظ، صفحہ۱۴، طیب اکیڈمی، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

قارئین! حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کی کتاب کے متعلق مولوی عبد الشکور ترمذی دیوبندی صاحب کے تاثرات آپ نے ملاحظہ کیے۔ تقریظ کے متعلق جو وضاحت میں پہلے کر آیا ہوں اسے ذہن میں لے آیئے، اس تقریظ سے ثابت ہوا کہ مفتی عبد الشکور دیوبندی کے نزدیک حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کی کتاب کے مندرجات درست ہیں۔

حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی اور مفتی عبد الشکور دیوبندی کا ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' پر اعتماد:

☆ اب آیئے اور ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی توثیق حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے، جس میں انہوں نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین مرتّبہ مولانا محمد طاہر قاسمی'' کی سرخی دے کر اسکے تحت لکھا ہے:

''علماء کے ایک وفد نے حضرت علامہ عثمانی سے ملاقات کی، جس کی

مکتبۃ الفہیم
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

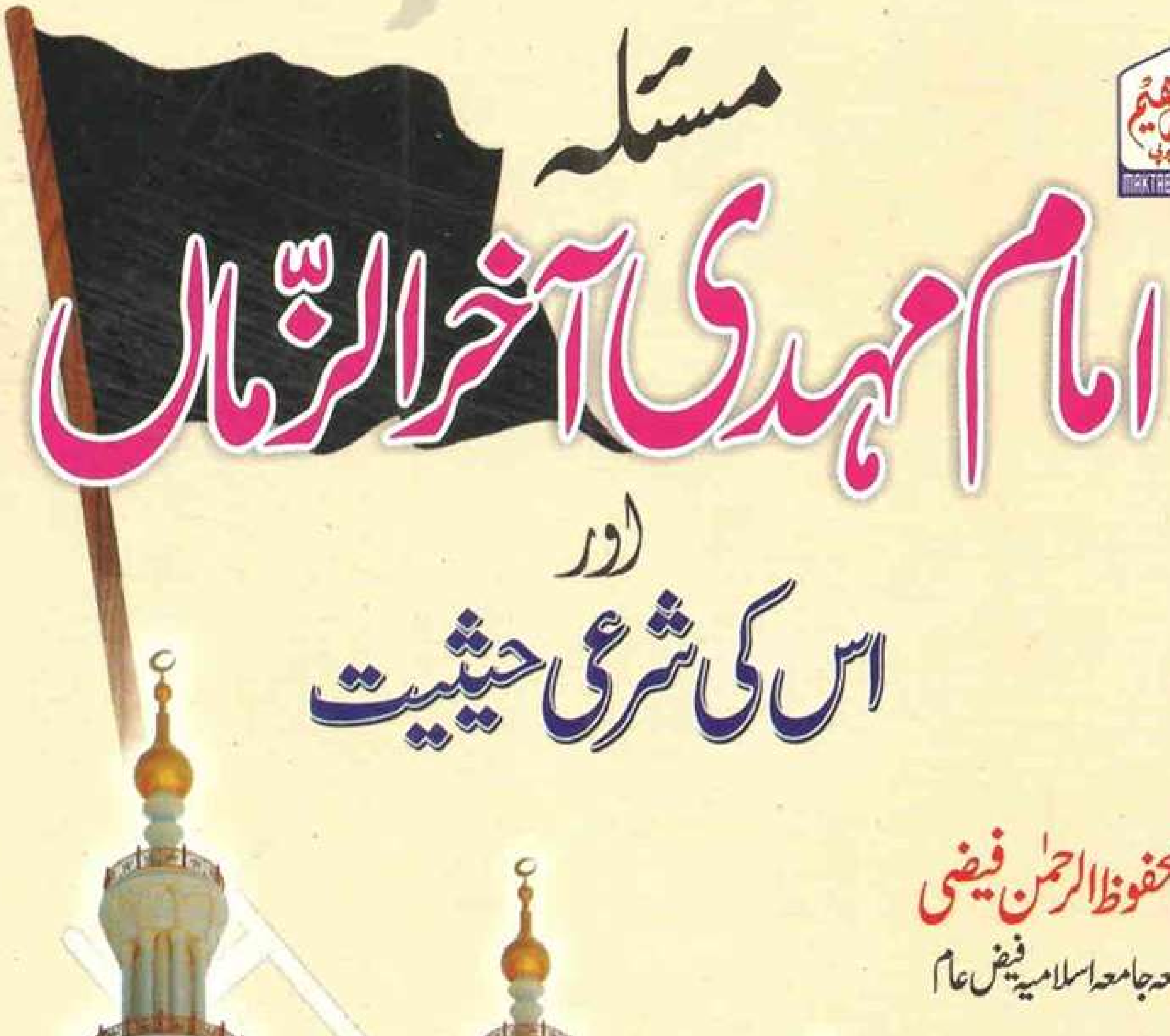

مسئلہ امام مہدی آخرالزماں اور اس کی شرعی حیثیت

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی
شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ فیض عام

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

۳۹- شیخ محمد جعفر کتانی متوفی ۱۳۴۵ھ فصل سوم میں مذکور ہوا کہ آپ نے احادیث مہدی کو متواتر قرار دیا ہے۔

۴۰- مولانا انور شاہ کشمیریؒ متوفی ۱۳۵۲ھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا تو امیر المومنین ان سے کہیں گے چلئے آپ ہی نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے، نہیں آپ ہی امامت کیجئے (مسلم) مولانا کشمیریؒ اپنی کتاب ''عقیدۃ الاسلام'' (ص: ۲۹) میں اس کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''مطلب یہ ہے کہ اس نماز میں عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کریں گے تاکہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ امت محمدیہ کی امامت وخلافت کا دور ختم ہوگیا، البتہ اس کے بعد دوسری نمازوں میں امامت کریں گے اس لئے کہ وہ امام مہدی سے افضل ہیں (کیونکہ دنیا میں ان کی آمد گرچہ بحیثیت نبی نہیں ہے، تاہم وہ نبی ہیں معصوم ہیں اس لئے افضل ہیں) اور امام افضل شخص کو ہونا چاہئے''۔

۴۱- مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری، متوفی ۱۳۵۳ھ، تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی میں باب ماجاء فی المہدی، کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

''احادیث متعلقہ مہدی بہت زیادہ ہیں، لیکن ان میں اکثر ضعیف ہیں، عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث بلاشک وشبہ حسن ہے، اور پھر حسن اور ضعیف بہت سی حدیثیں ہیں جو اس کی شاہد ومؤید ہیں اس لئے یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ مل کر بلاشبہ حجت ہے، پس ظہور مہدی کا عقیدہ رکھنا ہی حق اور صواب ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲- علامہ شیخ احمد شاکر متوفی ۱۳۷۷ھ، مسند احمد سنن ابوداؤد وغیرہ کے اندر عبداللہ ابن مسعود سے مروی حدیث مہدی پر مورخ ابن خلدون نے خواہ مخواہ نقد وجرح کی ہے اور اسے معلول وضعیف قرار دینے کی کوشش کی ہے، شیخ موصوف نے مسند احمد پر اپنی تعلیق میں اس کا جواب دیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ

''امر مہدی سنت صحیحہ سے ثابت ہے، اور بکثرت صحابہ سے بہ طرق کثیرہ مروی ہے، اس کی صحت میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی''۔

مکتوباتِ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا پیر محمود احمد قادری

نہ مرا نوش زتحسین نہ مرا نیش زطعن
نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمی
منم و کنج خمولی کہ نگنجد در وی
جز من و چند کتابے دوات و قلمی

مکتبہ نبویہ
لاہور

بنام مولوی اشرف علی تھانوی

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ہ

الحمد للہ اس فقیر بارگاہ غالبِ قدیر عز جلالہ کے دل میں کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت، نہ دنیوی خصومت، مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پُر نور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبردار رکھوں جو مسلمان کہلا کر اللہ واحدِ قہار جل جلالہ اور محمد رسول اللہ ماذون مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس پر حملہ کریں تاکہ میرے عوام بھائی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ان ذیابٌ فی ثیابٍ[1] کے جبّوں عماموں مولویت مشیخت کے مقدس ناموں قال اللہ قال الرسول کے روغنی کلاموں سے دھوکے میں آکر شکارِ گرگانِ خونخوار نہ ہوں کہ معاذ اللہ سقر میں نہ گریں۔

یہ مبارک کام بحمد المنعام اس عاجز کی طاقت سے بدرجہا خوب تر و فزوں تر ہوا اور جب تک وہ چاہے گا ہوگا۔ ذٰلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس و الحمد للہ رب العٰلمین۔ اس سے زیادہ کچھ مقصود، نہ کسی کی سب وشتم اور بہتان و افترا کی پرواہ، میرے سرکار نے مجھے پہلے ہی سنا دیا تھا کہ:

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا	بیشک ضرور تم مخالفوں کی طرف سے
الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ	بہت کچھ بُرا سنو گے اور اگر صبر و
اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا	تقوےٰ کرو تو وہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

---

[1] کپڑوں میں چھپے بھیڑیئے۔

[illegible]

مقیاس نور

حضرت پیر طریقت رہبر اسلام

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر اچھروی

الناشر:

مکتبہ سلطانیہ — مدینہ منزل

۱۸۰ - ے جان کالونی سلطانی روڈ گرین ٹاؤن لاہور

فون: ۷۵۹۹۲۳۵۷

پچیسویں دلیل

دارمی شریف ۶ — اخبرنا نعیم بن حماد ثنا بقیہ عن بحیر عن خالد بن معدان ثنا عبد الرحمن بن عمرو السلمی عن عقبہ بن عبد السلمی انہ حدثہم وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور دوسری سند یہ ہے۔

چھبیسویں دلیل

مستدرک ۲/۶۱۶ — حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد العنزی ثنا عثمان بن سعید الدارمی ثنا حیوۃ بن شریح الحضرمی ثنا بقیہ بن الولید ثنا بحیر بن سعید عن خالد بن معدان عن عتبہ بن عبد السلمی ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان اول شانک یا رسول اللہ حتی بلغنا امی فقالت ادیت امانتی وذمتی وحدثتھا بالذی لقیت فلم یرعھا ذالک فقالت انی رایت خرج منی نورا اضاءت منہ قصور الشام ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ

اب حدیث مذکورہ کی تائید آپ کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی زبانی کرا دیتا ہوں۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا اقرار

فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ۱۳۴ — مسئلہ: اول ما خلق اللہ نوری اور لولاک لما خلقت الافلاک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں یا وضعی زیدان کو وضعی بتلاتا ہے فقط بینوا و توجروا

الجواب: یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہیں۔ مگر شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ نوری کو نقل کیا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مِن دُونِ اللہ کون ہیں؟

حضرت مولانا علامہ محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۞ گلبرگ اے ۞ فیصل آباد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ قندیل پیدا فرمائی ہے اور انہیں اپنے عرش کے معلق فرمایا۔ سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے حتیٰ کہ جنت و دوزخ صرف ایک قندیل میں ہے اور باقی میں جو کچھ ہے وہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

جب ایک قندیل اتنی وسیع ہے تو باقی تمام قندیلوں کی عظمت اور وسعت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ پتہ چلا عرش کا محیط انسانی عقل وفکر سے وراء الوریٰ ہے۔

ب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

عَلٰی عَرْشِ الْجَلِیْلِ جَلَّ جَلَالُهٗ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ بُرْجًا مِنْ یَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ اَوْ زَمُرَّدَةٍ خَضْرَاءَ اَوْیَاقُوْتِ اَبْیَضَ کُلُّ بُرْجٍ اَوْسَعُ مِنَ الدُّنْیَا سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ (۲/۶۷ مسند الفردوس)

ترجمہ: خدا تعالیٰ کے عرش پر سرخ یاقوت یا سبز زمرد یا سفید یاقوت کے تین سو ساٹھ برج ہیں اور ہر برج دنیا سے ستر ہزار گنا سے بھی بڑا ہے۔

اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ عرش کتنا بڑا ہوگا اور اس کا محیط کتنا بڑا ہوگا اور اللہ کا نبی اس کے گھیرے کو دیکھ رہا ہے۔

ج: عرش کا عظیم ہونا اس بات سے ظاہر ہے کہ آفتاب زمین سے ڈیڑھ سو حصہ سے بھی بڑا ہے اور آسمان میں کتنی ذرا سی جگہ پر موجود ہے۔ پس آسمان کتنا بڑا ہوا پھر دوسرا اس سے بڑا ہوا' تیسرا اس سے علیٰ ہذا القیاس' ساتواں آسمان کس قدر بڑا ہوگا اور ساتویں آسمان کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے بڑی ڈھال میں سات درہم ڈال دیئے جائیں پھر کرسی عرش کے سامنے ایسی ہی چھوٹی ہے اس سے عرش کی عظمت کا اندازہ لگالیجئے۔ (تفسیر بیان القرآن زیرآیت لقدجاکم رسول ازمولوی اشرف علی تھانوی)

رہی یہ بات کہ عرش کے گرد فرشتے کتنے ہیں تو اس کے متعلق امام فخر الدین رازی

مناظرۂ اہلسنّت (بریلوی)

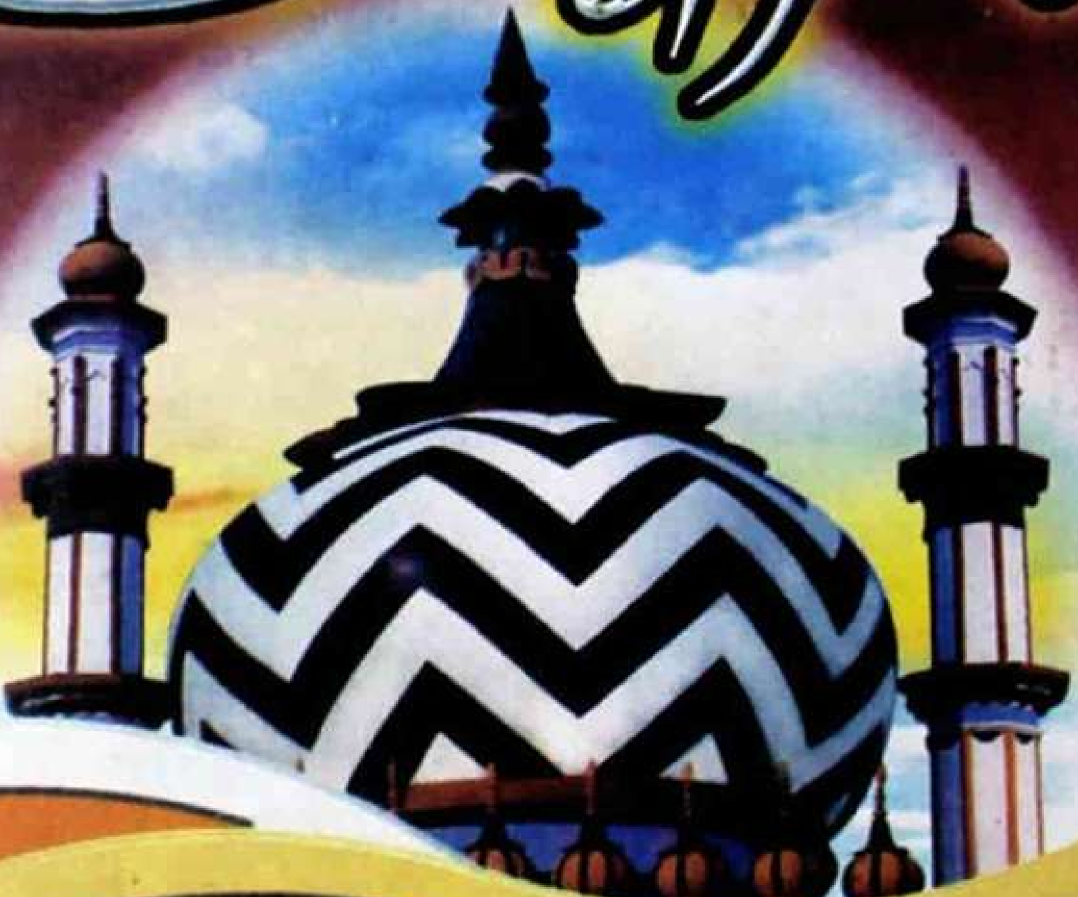

تحریر

اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم

مولانا محمد جہانگیر نقشبندی رضوی

نظرثانی

ابو ضیاء شیخ محمد منور علی عطاری قادری

سنی: فقیر تم کو واضح آیت سے بتادے کہ یا ایھا النبی جس کا ترجمہ ہے۔اے غیب کی خبر دینے والے یعنی نبی کا معنیٰ ہے غیب کی خبر دینے والے کے ہیں اور یہ معنی تمام مفسرین اور محدثین نے کیا ہے بس اسی سے مسئلہ کا حل ہو گیا۔

دیوبندی: لیکن ہمارے مولویوں نے تو یہ ترجمہ نہیں کیا۔

سنی: تمہارے مولوی تو جاہل ہیں اس لئے کہ نبی عربی کا لفظ ہے اس کا اردو ترجمہ کرنے سے یہ عقیدہ ختم ہو جاتا اس لئے ترجمہ گول کر گئے۔

دیوبندی: مگر پھر بھی میں دیکھوں گا کہ واقعی نبی کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والے کے ہیں یا نہیں۔

سنی: جی بالکل دیکھیں لیکن تم مانو گے نہیں کے اس لئے کہ تم کو قرآن وحدیث سے جتنے بھی دلائل دیئے جائیں اور اگر تمہارے مولوی بڑے گزرے ہیں ان سے علم غیب کا ثبوت دو تو تم فوراً مان جاتے ہو۔

دیوبندی: ہمارے علماء نے اقرار کیا ہے علم غیب کے بارے میں کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اس بات کا۔

سنی: تمہاری مستند کتابوں میں براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد نے لکھا اور تمام دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ مکی نے شمائم امدادیہ میں لکھا ہے اچھی طرح غور سے پڑھو اور بتاؤ کیا فتویٰ ہے ان پر۔

دیوبندی: بھئی فتویٰ وغیرہ تو مفتی دیں گے میں تو سیدھا سادھا مولوی ہون اگر عقلی دلیل ہے تو بتاؤ۔

سنی: ویسے تو پوری امت کو مار ڈالا کافر بنا بنا کر اور اب سیدھے سادھے مولوی بنتے ہو خیر عقلی دلیل بھی دیکھ لو کہ معراج میں حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور سب سے بڑا غیب اللہ تعالیٰ ہے جب اس نے اپنے آپ کو نہیں چھپایا تو اور کون سی چیز رہ گئی

میثم قادری

بفیضِ حضور مفتیِ اعظم علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت بموقع: ۲۵ سالہ عرس مفتیِ اعظم

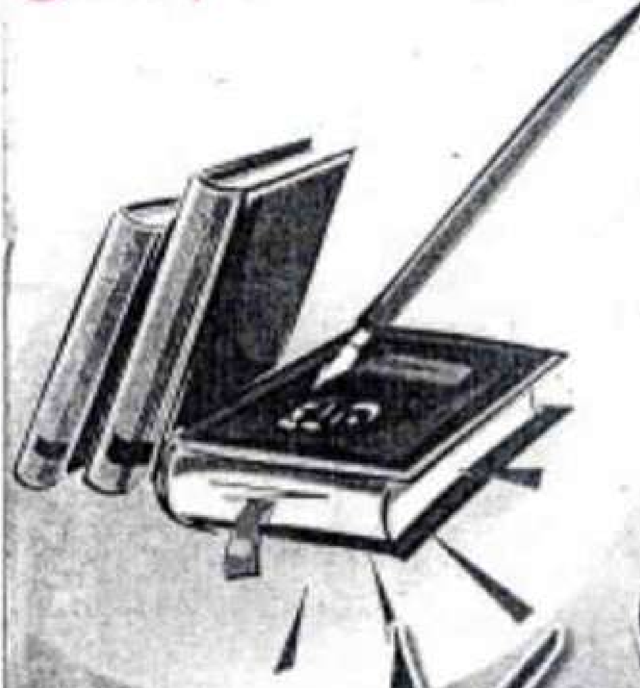

رُوداد
مُناظرہ کٹیہار ۲۰۰۵ء

بمقام املک پور ہاٹ، ضلع کٹیہار، بہار

سُنی مناظر: مفتی مطیع الرحمٰن رضوی

دیوبندی مناظر: مولانا طاہر گیاوی

مرتب: شکیل احمد سبحانی

رضوی کتاب گھر دہلی ۶

تو مٹ گئے اور اپنی منحوسیت چھوڑ گئے۔ اُن کے وارثین اُن کے چھوڑے ہوئے عذاب جاریہ کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرداں ہیں۔

مناظرہ ملک پور ہاٹ بہار کی اس روداد میں علمائے دیوبند کے ایک ایسے ہی من گھڑت عقیدے پر بحث ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اہل سنت و جماعت پر بہتان تراشی کیلئے وہابیوں نے اپنے ترجمان کی حیثیت سے مولانا طاہر گیاوی صاحب کو آزاد چھوڑ دیا۔ حالانکہ گیاوی صاحب اب بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن بدعقیدگی پھیلانے کا اُن کا حوصلہ ابھی بوڑھا نہیں ہوا ہے۔ گیاوی صاحب کی چرب زبانی سے دیوبندی حلقوں میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کوئی بے مثل مقرر اور عالم ہیں۔ جب کہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔ بلکہ میری اپنی سمجھ کے مطابق مولانا طاہر گیاوی کی ذات ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے، کی مصداق ہے کہ چرب زبانی الگ چیز ہے اور حقیقت بیانی چیزے دیگر۔

مولانا طاہر گیاوی کے متعلق میرا یہ خیال مسلکی عصبیت کی بنیاد پر ہر گز نہیں ہے بلکہ یہ رائے میں نے اُن کی چند تقریروں کو کیسٹ کے ذریعے سننے کے بعد اب سے چار پانچ سال قبل قائم کی تھی۔ میں نے مولانا طاہر گیاوی کی جو پہلی تقریر سنی تھی اُس میں اُنہوں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے مشہور زمانہ کلام ''مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کے متعلق اپنی پوری گھن گرج کے ساتھ کہا تھا کہ یہ سلام، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بھیجا گیا ہے، بلکہ مولانا احمد رضا خان نے اپنے صاحبزادے مصطفےٰ رضا خان بریلوی (حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ) پر اس پورے قصیدے میں سلامتی بھیجی ہے۔ اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ درود پڑھو تو صرف اور صرف درود ابراہیم پڑھو۔ یہ سن کر میں دنگ رہ گیا کہ جب یہی بات تھی تو پھر دیوبند کی مذہبی کتاب ''فضائلِ اعمال'' میں درود ابراہیم کے علاوہ دوسرے پچیسوں انداز اور صیغہ جات میں درود لکھنے اور اس کے فضائل بیان کرنے کی حماقت کیسے مولانا زکریا صاحب نے کر ڈالی؟ کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھنے پر سخت تنقید کرتے ہوئے مولانا طاہر گیاوی صاحب نے اپنی اُس تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ جب نماز میں بیٹھ کر درود وسلام بھیجنے کا طریقہ بتا دیا گیا تو کھڑے ہو کر درود پڑھنا بدعت قرار دیا جائے گا۔ مولانا طاہر گیاوی صاحب کی اس بات پر بھی میں حیران ہو کر سوچنے لگا کہ نماز جنازہ میں تو کھڑے ہو کر بھی درود کا سلیقہ سکھایا گیا ہے۔ کیا طاہر گیاوی صاحب

نبوتِ مصطفیٰ ﷺ ہر آن ہر لحظہ

سید الانبیاء ﷺ کے پیدائشی نبی ہونے پر ایک بے مثال تحقیق

پروفیسر محمد عرفان قادری

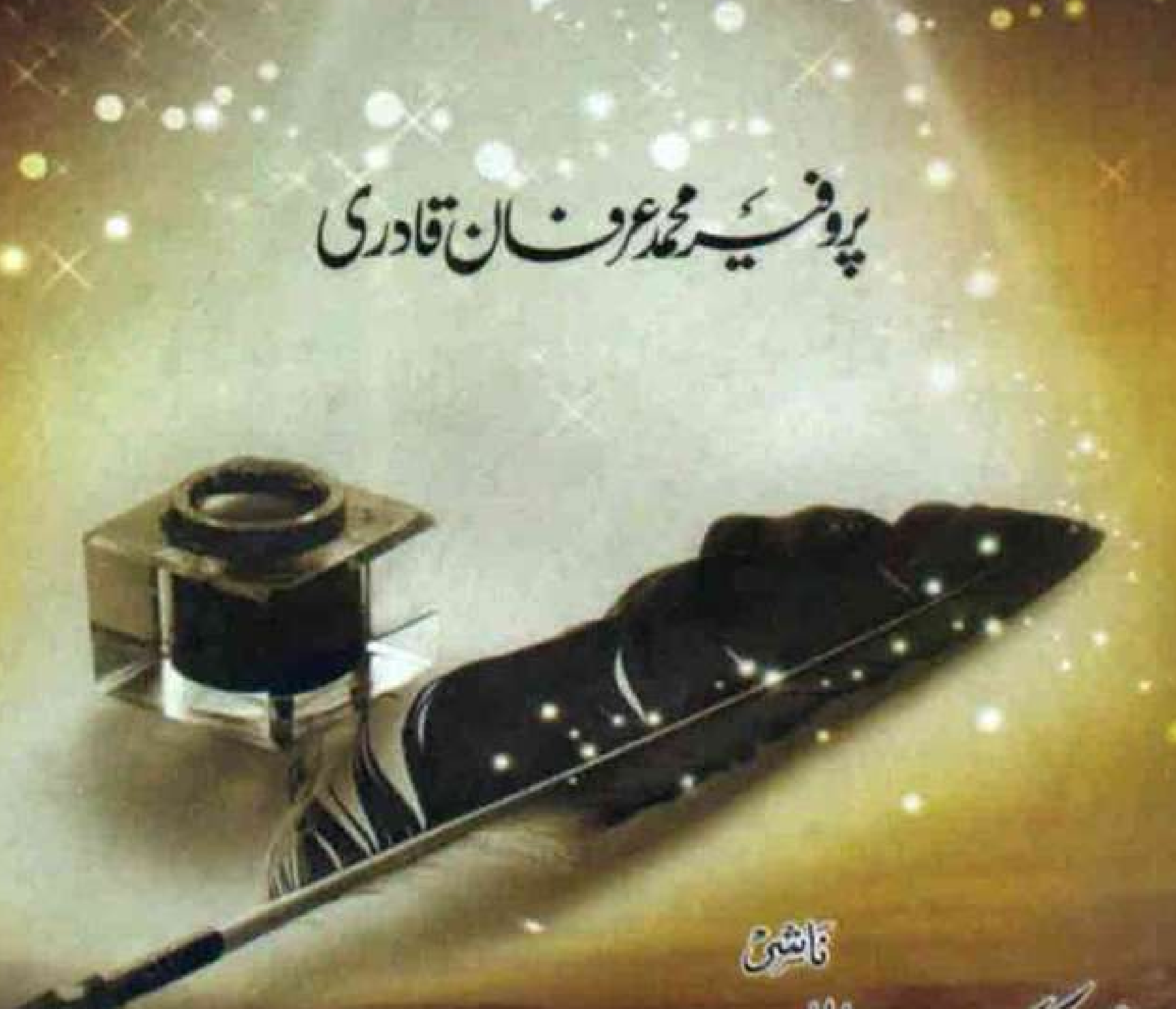

ناشر
فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

سے چڑھنے لگے مگر ظہور ہوگا کسی تحصیل میں بھیجے جانے کے بعد۔''

(نشر الطیب، ص:۷، حاشیہ: دوسری اور تیسری روایت)

۳۴: انھی کے مفتی شفیع رقم طراز ہیں:

''بلکہ آپ کی نبوت کا زمانہ اتنا وسیع ہے کہ آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے شروع ہوتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ ''کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد''۔ (معارف القرآن، ج:۲، ص:۱۰۱)

۳۵: انھی کے علامہ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

''یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے اور آپ پر احکام نبوت جاری ہو چکے تھے بخلاف انبیاء سابقین کے کہ ان پر احکامِ نبوت کا اجراء بعثت کے بعد ہوتا ہے۔''

(العرف الشذی، ج:۲، ص:۲۰۲)

۳۶: مکتبہ دیوبند کے حجۃ الاسلام قاسم نانوتوی ''کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین'' کے تحت رقمطراز ہیں:

''اگر نبوت کا ایسا قدیم ہونا کچھ آپ ہی کے ساتھ مخصوص نہ ہوتا تو آپ مقام اختصاص میں یوں نہ فرماتے۔'' (تحذیر الناس، ص:۶)

۳۷: غیر مقلدین کے مناظر اشرف سلیم لکھتے ہیں:

دوسرا مطلب یہ ہے کہ رسول پاک کو حضرت آدم علیہ السلام میں نفخ روح سے پہلے نبوت سے نوازا جا چکا تھا۔ (شان مصطفی، ج:۲، ص:۵۰۵)

نوٹ: فاضل مقالہ نگار نے اپنی تحریر کے ابتدائی صفحات میں حدیثِ مذکور کی تشریح میں لکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں نبی تھے، اس تاویل پر تبصرہ آپ ابھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ بعد ازاں میر سید شریف جرجانی کے حوالہ سے یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ

جملہ حقوق محفوظ

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

حنفی مذہب وصوفی مشرب کے صحیح عقائد کی کتابوں کا سلسلہ نمبر ۴

نداءِ یارسول اللہ حصہ چہارم

یعنی

الاستمداد والتوسل

اس میں امداد و توسل کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر چار اصولوں سے شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے (۱) قرآن مجید (۲) احادیث صحیحہ (۳) قیاس (۴) اجماع اُمّت علاوہ اس کے منکرین کے مشہور و معروف اعتراضوں کے جواب بھی عقلی و نقلی دلائل دیئے گئے ہیں۔ اگر منکر عقلِ سلیم سے اس کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام شکوک و شبہات جاتے رہیں گے

سنہ ۱۳۷۶ھ
۱۹۵۷ء

مصنفہ ابو البشیر محمد صالح علوی بن حضرت مولانا مستِ علی مجددی قادری منتر انوالی ضلع سیالکوٹ [illegible]

بار اوّل
قیمت چار روپے

توسّل واستمداد کی اقسام اور ان کی تشریح

اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ رکوع ۶ میں ارشاد فرماتا ہے :-

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ

اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

وسیلہ وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب کیا جائے۔ عام ازینکہ ذات ہو فعل یا قول۔ وسیلہ کو مختص بافعال کہنا ایک ایسا امر ہے جس میں کوئی دلیل نہیں بلکہ ذوات فاضلہ کو افعال صادرہ پر بدرجہا تفضیل ہے خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں افعال کو ان کی ذات بابرکات سے کیا مناسبت۔ پھر ایسے مقام پر وسیلہ سے ذوات مراد لینا نہایت مناسب ہے۔ صاحب مزرع الحسنات اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ ہونے پر سند لایا ہے

مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب منصبِ امامت میں تحریر فرماتے ہیں :-

مراد از وسیلہ شخصے است کہ اقرب الی اللہ باشد در منزلت ۔

وسیلہ سے مراد وہ بزرگ آدمی ہے جو درجہ میں اللہ کی طرف سے زیادہ قریب ہو

غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مطلق وسیلہ مانگنے کا حکم فرمایا۔ لیکن اس کی تفصیل بیان نہیں فرمائی۔ چونکہ توسل اور مدد کی کئی قسمیں ہیں۔ اس لئے قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور اقوال الصالحین سے ان کی قسمیں لکھی جاتی ہیں :-

توسّل اور امداد کی تین قسمیں ہیں :- **اوّل** توسّل بالاعمال یعنی عمل صالحہ سے توسل کرنا **دوم**۔ توسل بالجاہ یعنی انبیاء و اولیا کی جاہ و رتبہ کے ذریعے توسّل اور استغاثہ کرنا۔ خواہ وہ مقدورِ بشر ہو یا نہ ہو۔ **سوم**۔ انبیاء و اولیا سے دعا یا سفارش کی درخواست کرنا۔

خدمتِ والدین پاک دامنی اور ادائے حق کے توسل سے قبولیتِ دعا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِیْ جَبَلٍ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ اتفاقاً بارش ہونے لگی۔ اس لئے وہ تینوں پہاڑ کی غار میں جا گھسے

دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے
عقائد باطلہ کے نظریات فاسدہ کا تحقیقی تجزیہ

الفتنۃ الکبریٰ

المعروف

شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت

مولف: فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی

تقدیم لاجواب: علمبردار مسلک اعلیٰحضرت مولانا محمد حسن علی قادری میلسی

زیرنگرانی: ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی

پیشکش: انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 4120794
2435088

یہ عظیم کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع و مدلل کتاب ہے جو اپنے موضوع پر دوسری کتابوں سے بے نیاز کردے گی فقیر راقم الحروف اس موضوع پر خود ایک کتاب لکھ رہا تھا جس کے چند صفحات لکھے بھی جا چکے تھے لیکن جب زیر مطالعہ کتاب کو دیکھا تو پھر محسوس کیا کہ اب اس موضوع پر علیحدہ کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں فقیر کی امید سے بہت زیادہ مفید و جامع اور ضروری مواد اس کتاب میں آگیا ہے جو حقیقت پسند متلاشیان حق و انصاف کے لیے بہت کافی ہے فقیر یہ واضح کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ وہابیت کو اپنی ابتداء افرینش سے ہی عالم اسلام کی نفرتوں حقارتوں کا سامنا ہے اور یہ ایک نا قابل تردید حقیقت واقعی ہے کہ وہابیت نے دنیائے اسلام میں بہت ذلتیں اٹھائیں اور ٹھوکریں کھائی ہیں۔ وہابیت عدم فروغ و مقبولیت کے باعث کبھی نجدیت کی صورت میں ظاہر ہوئی کبھی دیوبندیت کی صورت میں سامنے آئی کبھی مودودیت و غیر مقلدیت کا روپ دھارا کبھی سنیت و حنفیت، چشتیت اور صابریت کا چولا پہن کر مغالطوں کا باعث بننے کی سعی کی اور اب پیہم ہزیمتوں کے بعد بستر بردار تبلیغی جماعت کے نام سے فروغ وہابیت و نجدیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔ سیدنا امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ الولی نے کیا خوب فرمایا تھا۔

سنی، حنفی اور چشتی بن بن کے بہکاتے یہ ہیں۔

ہمارے مذکورہ بالا دعاوی پر بکثرت شواہد و حوالہ جات نقد موجود ہیں نجدیت وہابیت کا بانی ابن عبدالوہاب نجدی تھا وہابیت و نجدیت کو زنگ آلود ہونے کے بعد اوور حالٖ کرنے کے فرائض اسماعیل قتیل مصنف "تقوتیہ الایمان و صراط مستقیم" و سید احمد ساکن رائے بریلی نے انجام دیئے جبکہ وہابیت کی جدید شکل و صورت کے بانی۔ بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی۔ اور مولوی رشید احمد

marfat.com

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ۔

''جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے اخلاص کے ساتھ دعا مانگو۔'' (الحدیث)

اَلْحُجَجُ الْقَاطِعَه فِیْ رَدِّ الْبَرَاهِیْنِ الْوَاضِحَه

معروف به

منکرینِ دعا بعد از نماز جنازہ کا ردِّ بلیغ

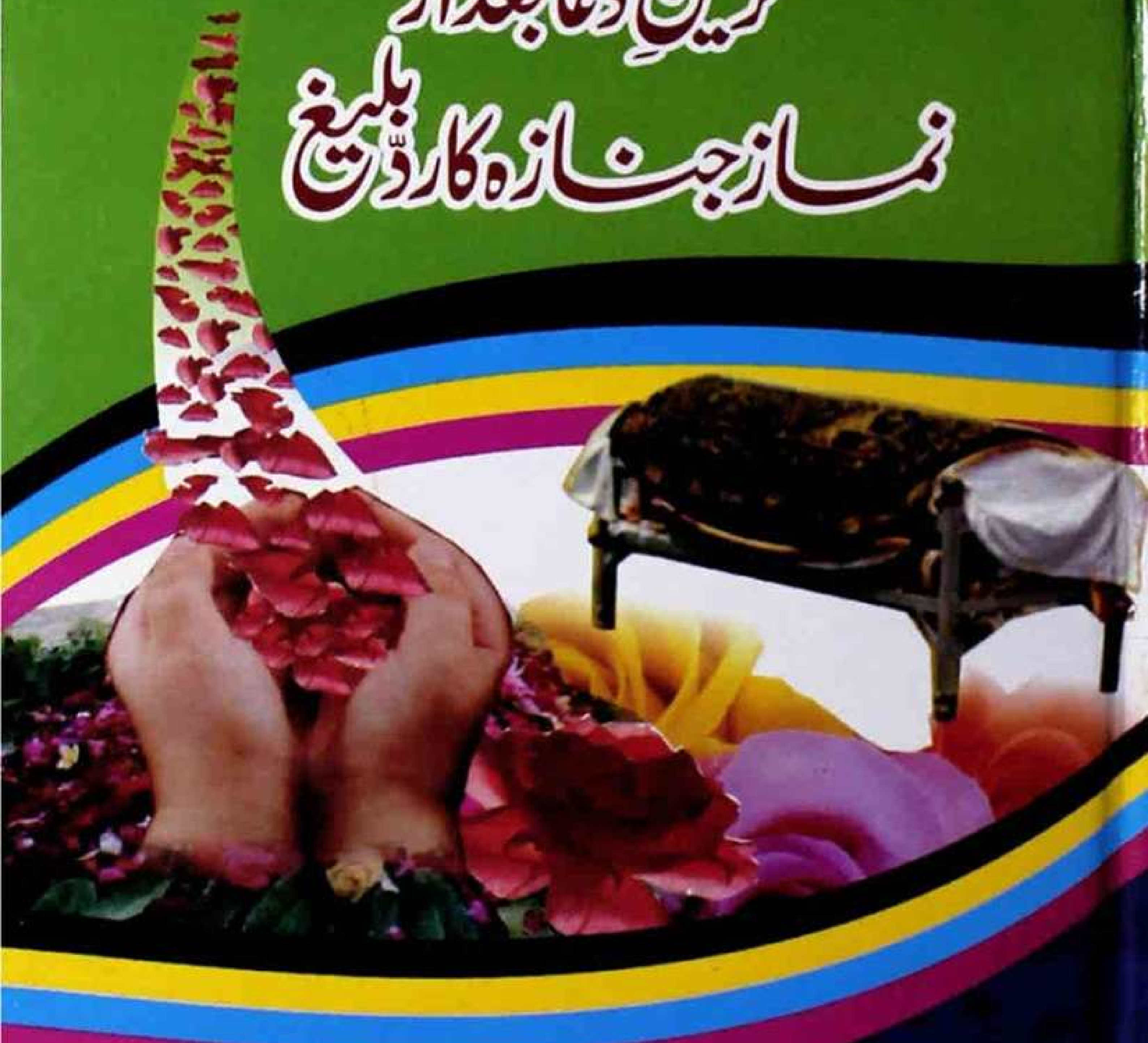

مؤلف

مولانا ابو السعید سجاد علی فیضی

ضروری دلائل وابحاث کا جواب پیش کرتے ہیں تاکہ سادہ لوح لوگ ان کے عبارتی زخارف اور دام تزویر سے بچ سکیں۔ ہم ان کے ابحاث کا لفظ بلفظ جواب لکھتے مگر ہم جانتے ہیں کہ ان کے درپے ہونا سوائے ضیاع وقت کے اور کچھ نہیں۔

متخصص الیاس صاحب!

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۳ کے یہ کلمات طیبات:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔"

نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ

"اس آیت کے پیشِ نظر سوچنا یہ ہے کہ جس چیز کا سبب اور داعیہ تو خیر القرون میں موجود ہو مگر اس پر ایسی کاروائی نہ کی جاتی تھی جو آج کل کی جاتی ہے اور اس کو دین کا رنگ دیا جاتا ہے تو یقیناً وہ بدعت ہوگی اور اس کی اشاعت و ترویج کرنے والا گویا عملی طور پر دعویٰ کر رہا ہے کہ دین مکمل نہیں ہوا اب میری رائے اور سمجھ سے دین کی تکمیل ہوگی۔"

(ص ۹۔۱۰، نماز جنازہ کے بعد دعا کا حکم)

قارئین کرام! مولوی اظہر الیاس صاحب کے بیان کردہ اس اصول اور ان کے فتوے کی زد سے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی نہیں بچ سکتے، کیونکہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک رمضان میں تین راتوں کو قیام فرمایا پھر اس

فیصلہ کیجیے

بریلوی اور دیوبندی میں کیا فرق ہے؟

علامہ مولانا

شیر محمد جمشیدی

ادارہ افکار فروغ اہلسنت لاہور

(پاکستان)

کہتے ہیں اُن کے ترجمہ قرآن اور اُن کی دوسری کتابیں غلطیوں اور گستاخیوں سے بھری پڑی ہیں جس کی وجہ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے کم وبیش ۳۳ علماء کرام اور مفتیانِ عظام نے کفر کے فتاوٰی دیئے ہیں اور اِن کی تصدیق میں پاکستان ، ہندوستان اور دُنیا بھر کے کم وبیش اڑہائی سو (۲۵۰) علماء کرام اور مفتیانِ عظام نے کفر کے فتاوٰی دیئے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ

”جو اِن دیوبندی ، نجدی ، وہابی مولویوں یعنی اشرف علی تھانوی دیوبندی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ، خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی اور محمد قاسم نانوتوی دیوبندی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے کہ اِن رائے ونڈ کی تبلیغی جماعت والوں کے ساتھ جانا کس قدر نقصان دہ اور اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالنے والی بات ہے اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنے والی بات ہے اِن کے ساتھ تعلیم گشت ، جماعت یا دیگر تبلیغی سرگرمیوں میں شریک ہونے سے ثواب نہیں بلکہ گناہ حاصل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4...... جناب علامہ صاحب آپ براہِ مہربانی اِس امت مسلمہ کی راہنمائی اتفاق اور اتحاد کی نیت سے دیانت داری کے ساتھ رائے ونڈ کی دیوبندی تبلیغی جماعت اور دیگر گستاخانہ عقائد رکھنے والے فرقوں کے بارے میں کچھ تفصیل بیان فرمائیں۔؟

جواب...... اِس کے لئے ہمیں حق اور سچ کی تلاش کے لئے قرآن وحدیث میں غور وفکر کرنا ہوگا کیونکہ مسلمان کے لئے قرآن وحدیث سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں

اہلِ جنّت اہلِ سُنّت

از ترجمانِ اہلسنت

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور 0333-8173630

12- دیو بند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

''مولانا احمد رضا خان کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم اور بلند پایہ محقق تھے۔ مولانا احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا''۔

(رسالہ ہادی، دیو بند صفحہ 20 ذوالحج 1329ھ بحوالہ سفید و سیاہ صفحہ 112، وطمانچہ صفحہ 42،41)

13- دیو بند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی لکھتے ہیں:

''جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، کہ ہم دیو بندی ہیں اور بریلوی علم و عقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا خان بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خان کو جسے ہم آج تک کافر بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں بہت وسیع النظر اور بلند خیال، علو ہمت، عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے آپ کے دلائل قرآن و سنت سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں لہٰذا میں آپ کو مشورہ دوں گا اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن در پیش ہو تو آپ بریلی میں جا کر مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی سے تحقیق کریں''۔

(رسالہ النور تھانہ بھون صفحہ 40 شوال المکرم 1342ھ بحوالہ طمانچہ 40 وسفید و سیاہ صفحہ 114)

15- دیو بندی مذہب کے فقیہہ العصر مفتی کفایت اللہ دہلوی کہتے ہیں:

''اس میں کلام نہیں کہ مولانا احمد رضا خان کا علم بہت وسیع تھا''۔

(ہفت روزہ نجوم نئی دہلی، امام احمد رضا نمبر 2 دسمبر 1988ھ صفحہ 6 کالم 4 بحوالہ سرتاج الفقہاء صفحہ 3)

16- دیو بند کے شیخ التفسیر مولوی محمد ادریس کاندھلوی کے متعلق دیو بندی عالم کوثر نیازی لکھتے ہیں:

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

حیاتِ اعلیٰ حضرت

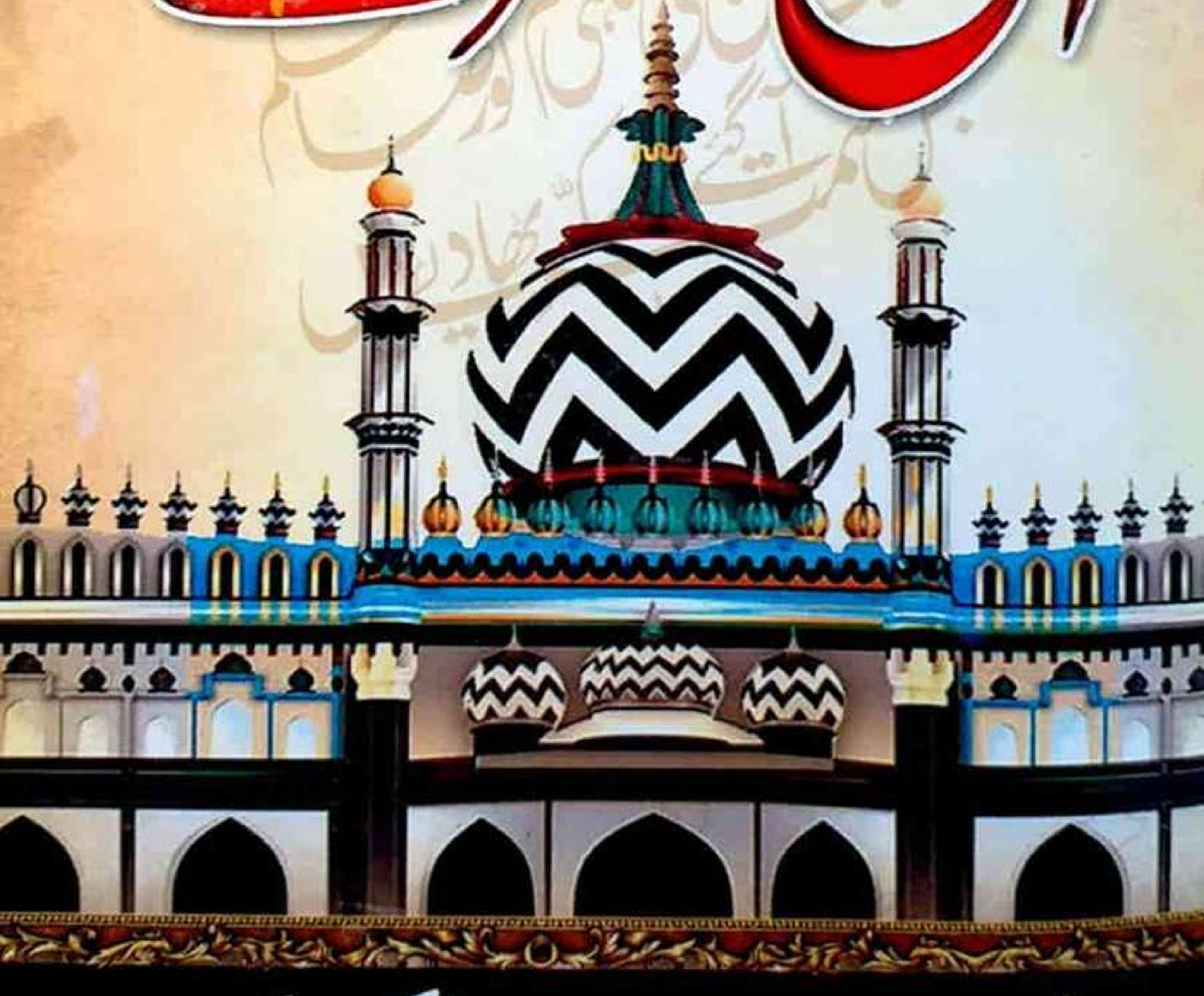

تالیف

محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

پروگریسو بکس

اور اس کے علاوہ انیس احادیث مبارکہ سے بھی استدلال فرمایا کہ موت روح وصفات وافعال روح باقی رہتی ہیں جو حیاۃ الموات اور سماع الاموات کا بین ثبوت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث مبارکہ سے ثابت فرمایا کہ زندوں کے آنے' پاس بیٹھنے' بات کرنے سے مردہ کا جی بہلتا ہے اور زندوں کی بداعمالیوں سے اموات کو ایذا پہنچتی ہے مردہ [illegible] نے والوں کو پہچانتا ہے ان کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے اور مردہ پہچانتا ہے کہ [illegible] نسل دے رہا ہے کفن پہنا رہا ہے قبر میں اتار رہا ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے اور مردہ زائرین کا سلام سنتا ہے اور جواب بھی دیتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ میں سو آئمہ دین وعلمائے کاملین کے اسمائے طیبہ بھی پیش فرمائے ہیں جن کے اقوال دربارہ' سماع موتیٰ کے متعلق ہیں ان اسمائے طیبہ میں گیارہ صحابہ کرام' بارہ تابعین عظام' تین تبع تابعین کل ۲۶ ہوئے اور ۷۴ اعاظم سلف اور اکارم خلف کل سو حضرات ہوئے۔ اس کے بعد دس نام ان عالموں کے بھی تحریر فرمائے ہیں مخالفین ومعترضین جانتے ہیں مثلاً: ۱۔ شاہ ولی اللہ ۲۔ شاہ عبدالرحیم۔ ۳۔ شاہ عبدالعزیز۔ ۴۔ شاہ عبدالقادر۔ ۵۔ مرزا مظہر جان جاناں۔ ۶۔ قاضی ثناء اللہ۔ ۷۔ مولوی اسحاق۔ ۸۔ نواب قطب الدین۔ ۹۔ مولوی خرم علی۔ ۱۰۔ مولوی اسماعیل دہلوی' ان سب کے علاوہ مزید ۴۵ نام صحابہ وتابعین و اتباع تابعین علمائے مشاہیر کے اور گنائے جن کا مجموعہ پونے دوسو ہوا۔

الغرض آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اقوال علمائے سلف اخلف کے ذریعے بخوبی واضح و ثابت کردیا کہ "حس مرتی نہیں بلکہ زندہ آسمان کی طرف اٹھالی جاتی ہیں اولیاء کی دونوں حالت حیات وممات میں املاً فرق نہیں وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں اور موت سے روح میں اصلاً تغیر نہیں آتا بلکہ

سوانح امامِ احمد رضا

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۴۰ھ

علامہ بدرالدین احمد صاحب قادری رضوی

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

اس لفظ کے اطلاق کا دائرہ عہد رسالت تک وسیع کر دیا تاکہ لفظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے نہ بھی تنقیص شان کا حامل ہو جب بھی تقابل کی راہ سے تنقیص کے معنی پیدا کر دیئے جائیں۔

اس کے بعد میں نے گرجدار آواز میں دیوبندی مناظر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب آپ حضرات کے یہاں القابات کے مفہوم کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ عہد رسالت تک کو حاوی ہے تو اب آپ بریلی سے دیوبند آئیے اور اپنی شقاوتوں کی یہ بھیانک تصویر دیکھئے کہ خود آپ کے گھر میں تنقیص شان رسالت کے کیسے کیسے ساز و سامان موجود ہیں۔

دیکھئے! یہ مرثیہ رشید احمد گنگوہی ہے۔ جس کے مرتب آپ کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب ہیں۔ انھوں نے بالکل سرورق پر گنگوہی صاحب کو ان القابات سے ملقب کیا ہے۔

مخدوم الکل، مطاع العالم، یعنی سب کے مخدوم اور سارے عالم کے مطاع و مقتدا۔۔ (تمام عالم گنگوہی کی خدمت کرنے والا)

اب آپ اپنی ہی منطق کی بنیاد پر یہ الزام قبول کیجئے کہ آپ حضرات گنگوہی صاحب کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سید المرسلین مخدوم العالمین صلی اللہ علیہ وسلم تک اور ان کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے سارے بنی نوع انسان کا مخدوم سمجھتے ہیں۔

میں نے کہا کہ مخدوم الکل کا یہ مفہوم آپ کی طرح میں کھینچ تان کر نہیں پیدا کر رہا ہوں بلکہ موجبہ کلیہ کا سور ہونے کی حیثیت سے لفظ کل کے وضعی اور اصطلاحی معنی ہی یہ ہیں کہ اس کے دائرہ سے نسل انسانی کا ایک فرد بھی خارج نہ ہو۔ خوب غور سے سن لیجئے کہ دائرۂ اطلاق کی یہ وسعت خود لفظ کے اندر موجود ہے باہر سے یہ معنی نہیں پہنائے گئے ہیں جب کہ اعلیحضرت کا لفظ اپنے وضعی معنی کے اعتبار سے دائرۂ اطلاق کی وسعت کا سرے سے کوئی مفہوم ہی نہیں رکھتا اپنی بدنیتی کے

marfat.com

اعلیحضرت امام احمد رضا خاں کی سیرت پر مختصر اور جامع کتاب

فیضانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق وترتیب

حافظ محمد ریحان احمد قادری عطاری

برادرز
اردو بازار لاہور

ھاں یہ بھی کچھ ھیں:

دورانِ گفتگو نواب صاحب نے مشورہ دیا کہ ماشآءاللہ آپ فقہ و دینیات میں بہت کمال رکھتے ہیں بہتر ہو کہ مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی (مولانا شاہ فضلِ حق صاحب خیر آبادی کے صاجزادے) سے منطق کی اوپر کی کتابیں پڑھ لیں۔ آپ نے فرمایا والدِ ماجد صاحب نے اجازت دی تو تعمیل ارشاد کی جائیگی۔

اتفاقِ وقت اِسی درمیان میں جنابِ مولانا عبدالحق صاحب بھی تشریف لے آئے، نواب صاحب نے **اعلیٰ حضرت** کا اُن سے تعارف کرایا اور اپنی رائے کا اظہار کیا۔

اعلیٰ حضرت سے علامہ خیر آبادی نے دریافت فرمایا ''منطق کی کتابیں کہاں تک پڑھی ہیں؟'' **اعلیٰ حضرت** نے فرمایا: ''قاضی مبارک'' یہ سن کر علامہ صاحب نے شاید عمر کو دیکھ کر مذاق خیال کیا اور دریافت کیا کہ ''شرحِ تہذیب'' پڑھ چکے ہیں؟ جس طنز سے مولانا نے سوال کیا اسی انداز پر آپ نے جواب دیا۔ ''کیا آپ کے یہاں ''قاضی مبارک'' کے بعد ''شرح تہذیب'' پڑھائی جاتی ہے؟ یہ جواب سن کر مولانا نے خیال کیا ہاں یہ بھی کچھ ہیں۔۔۔

مولانا خیرآبادی کے سامنے کلمہء حق:

۔۔۔اس لئے اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسرا سوال کیا کہ ''بریلی میں آپ کا کیا شغل ہے''؟ ارشاد فرمایا: تدریس، افتاء، تصنیف، کہا کس فن میں تصنیف کرتے ہیں؟ فرمایا: جس مسئلہء دینی میں ضرورت دیکھی اور ''ردِّ وہابیت'' میں۔

یہ سن کر علامہ خیر آبادی نے کہا آپ بھی ردّ وہابیت کرتے ہیں، ایک وہ ہمارا بدایونی خبطی ہے کہ ہر وقت اُسی خبط میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف اشارہ تھا۔ **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کی حمایتِ دین کی وجہ سے بہت عزت کرتے تھے، اِس لفظ کو سُن کر کبیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا: جنابِ والا! سب سے پہلے وہابیہ کا ردّ حضرت مولانا فضلِ حق صاحب خیر آبادی علیہ الرحمۃ آپ کے والدِ ماجد نے کیا اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو بھرے مجمع میں مناظرہ کر کے ساکت کیا تھا، اور اُن کے رد میں ایک مستقل رسالہ بنام **"تحقیق الفتویٰ فی ابطالِ الطُّغویٰ"** تصنیف فرمایا۔

یہ سُن کر مولانا عبدالحق صاحب نے فرمایا: اگر ایسی حاضر جوابی میرے مقابلہ میں رہی تو مجھ سے پڑھنا نہیں ہوسکتا۔ **اعلیٰ حضرت** نے فرمایا: آپ کی باتیں سُن کر میں نے پہلے ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ ایسے شخص سے منطق پڑھنی اپنے علمائے اہلِ سنت کی توہین و تحقیر سننی ہوگی لہٰذا اسی وقت آپ سے پڑھنے کا خیال دل سے دُور کر دیا تھا، تبھی آپ کی بات کا ایسا جواب دیا۔

(کراماتِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی از اقبال احمد رضوی، انجمن مُحبانِ مصلح الدین کراچی ص 19 حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ

میں ان کو منبر سے اتار دوں:

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرتِ طیبہ میں سے چند مزید واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن سے آپ کی حق گوئی کی جھلک نظر

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

(سورۃ الاحزاب، ۴۰)

نظریۂ ختمِ نبوّت

اور تحذیر النّاس

مصنف

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

GIM

گلوبل اسلامک مشن، انک

نیوارک، یو ایس اے

خواب میں القا ہوئی کہ 'تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیئے گئے ہو۔' (ملفوظات، صفحہ ۷)

مزید برآں اپنے متبعین اور تبلیغی کارکنوں، کا انبیائے کرام کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے ان کے نام ایک 'گشتی مراسلہ' میں موصوف نے فرمایا، 'اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔' (مکاتیب الیاس، صفحہ ۱۰۸، ۱۰۷)

علاوہ ازیں شیخ دیوبند کا اقبالی بیان (۱) جس میں لوگوں کے اعمال کو بتایا گیا کہ بسا اوقات امتیوں کے اعمال، انبیاء کے اعمال کے مساوی ہی نہیں، بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔۔۔۔ (۲) مولوی اشرف علی صاحب کا اپنے مرید کے تعلق سے کلمہ اور درود میں رسول ﷺ کے نام پاک کی جگہ اپنے نام کا ورد کروا کر، خاموش حوصلہ افزائی، اور تبلیغی گشتوں میں انبیائے کرام کی تنقیص کا جذبہ ایسا معاملہ لگ رہا ہے کہ از اول تا آخر۔۔۔۔ شانِ رسالت کو گھٹانے کیلئے لوگوں کی ایک منظم جماعت ہے جو تنقیص رسالت کی سازش میں کار فرما ہے۔۔۔ مرزا غلام احمد قادیانی، اور اسکے ماننے والوں کو جب بھی گرفت میں لایا جاتا ہے تو جان بچانے کیلئے وہ لوگ فوراً مولانا قاسم نانوتوی کا وہ فتویٰ پیش کر دیتے ہیں جس سے مرزا کی نبوت کاذبہ کو تقویت ملتی ہے۔۔۔۔ تحذیر الناس کا مطالعہ کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے بازی مار لی ورنہ تو اس منصب اور مقام کیلئے مولانا قاسم نانوتوی اپنے لئے راہ ہموار کر چکے تھے۔ کم از کم دیوبندی حضرات کو اپنے اکابر کی ان تحریروں پر ایک غائرانہ نگاہ ڈالنی چاہئے اور امت مسلمہ کے سامنے اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہئے کہ عقیدہ ختم نبوت، مماثلت انبیاء اور تنقیص رسالت کا بیج دیوبند میں بویا گیا۔ اور اس ڈرامہ کو قادیان میں اسٹیج کر دیا گیا۔

برا ہو اسلام بیزاری اور رسول دشمنی کا کہ جس نے امت میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کیلئے نت نئے گوشے پیدا کیئے۔ اور آج بھی ایک مخصوص طبقہ، اپنا سارا زور اس بات پر صرف کر رہا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے رسول ﷺ کو بے اختیار، ذرۂ ناچیز سے کمتر، ڈاکیہ اور پوسٹ مین بنانے میں کامیاب ہو سکے۔ لیکن اس کی دوسری سمت خدا مستوں کی ایک ایسی جماعت بھی ہے جو آرام و آسائش سے دور رہ کر امت کے درد و کرب کو اپنے دل میں محسوس کر رہی ہے اور

Click For More Books

قرآنِ مجید کے
غلط ترجموں کی نشاندھی

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ کیلئے دریافت کا لفظ لانا بھی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کا انکار ہے کیونکہ دریافت کرنے والا دریافت سے پہلے جاہل ہوتا ہے اور یہ مخلوق کی شان ہے اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

اس میں دیو بندیوں کے مولوی حسین علی مذکور نے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کے بارے میں مسلمانوں کو چھوڑ کر ''فرقہ معتزلہ'' کے ملحدانہ مسلک کی کھلی تائید کی ہے۔

سبحان اللہ عما یصفون!

نوٹ:

شیعہ مذہب میں ایک خطرناک عقیدہ ''بدا'' کا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کسی چیز کا علم نہ ہو پھر بعد میں اس کا علم ہو جائے (العیاذ باللہ)۔ یہی ''بدا'' کا عقیدہ علماء دیو بند اور وہابی مذہب کے تراجم و تفاسیر سے بھی واضح ہو رہا ہے۔

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعید الحق فی تخریج جاء الحق

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ

تخریج وتحقیق

علامہ ومولانا سعید اللہ خان قادری

مکتبہ غوثیہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن موجودہ زمانہ میں بمقابلہ غیر مقلدین کے زیادہ خطرناک دیوبندی ہیں کیونکہ عام مسلمان ان کو پہچان نہیں سکتے ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں حضور علیہ السلام کی ایسی توہینیں کی ہیں کہ کوئی کھلا ہوا مشرک بھی نہیں کرسکتا۔ مگر پھر بھی مسلمانوں کے پیشوا بنتے ہیں اور اسلام کے ٹھیکیدار۔

(۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے حفظ الایمان میں حضور علیہ السلام کے علم کو جانوروں کے علم کی طرح بتایا۔ (۲) مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ بتایا۔ (۳) مولوی اسمٰعیل دہلوی نے نماز میں حضور علیہ السلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر لکھا۔ (۴) مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے تحذیر الناس میں حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین بمعنی آخری نبی ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ حضور علیہ السلام کے بعد اگر اور بھی نبی آجائیں تب بھی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا خاتم کے معنی ہیں اصلی نبی۔ دیگر نبی عارضی ہیں۔ یہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ میں بروزی نبی ہوں۔ غرضیکہ مرزا غلام احمد اس مسئلہ میں ان کا شاگرد رشید ہوا۔

حاشیہ......☆

لائبریری میں موجود ہے۔

اس میں مصنف نے سید احمد بریلوی کے اعلان تکفیر کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ پنجاب کے امیر اور علماء ان کی ان حرکتوں سے سخت ناراض ہوئے اور سمجھ گئے کہ یہ جعلی پیر ہیں اور اصلی وہابی اس لیے ان سے بیعت روا نہیں ہے۔

جب کوئی امیر مسلمان اور عالم پنجاب کا ان کی طرف متوجہ نہ ہوا جب انہوں نے ان کی تکفیر کا فتوی جاری کیا اس فتوی تکفیر کے اجرا سے تمام ملک پنجاب کے امیر اور علماء ناراض ہوگئے اور جواب لکھے کہ تم وہابی مذہب ہو تم سے بیعت کرنا روا نہیں۔

(فریاد المسلمین ص ۹۸ مطبوعہ ریاض ہند امرتسر)

وہابی خود مانتے ہیں کہ پنجاب والے خصوصاً ان کے معتقدات سے نفرت کرتے تھے اور مولوی اسماعیل نے ایسے ہی عقیدوں کو رواج دیا تھا جن سے اسلام کمزور ہوا اور انگریزی حکومت مضبوط ہوا اور سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کم ہوا اور مسلمان کمزور ہوئے۔

(۱) اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں۔

پھر یہ کہ آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ صبی و مجنون بلکہ حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

مرتضی حسن دربنگھی اپنی کتاب توضیح البیان کے ص ۸ پر ایسا کے لفظ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ (تھانوی کی عبارت) متعین ہیں......

اور ص ۷ا پر لکھتے ہیں کہ (تھانوی کی) عبارت متنازعہ فیھا میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر اور اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی؟

اور حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی اپنی کتاب الشہاب الثاقب ص ۱۰۲ پر لکھتے ہیں۔

وہ حضرت مولانا (تھانوی اس) عبارت میں لفظ ایسا فرمارہے ہیں۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کے برابر کردیا...... لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔

سوانح حیات

اعلیٰ حضرت بریلوی

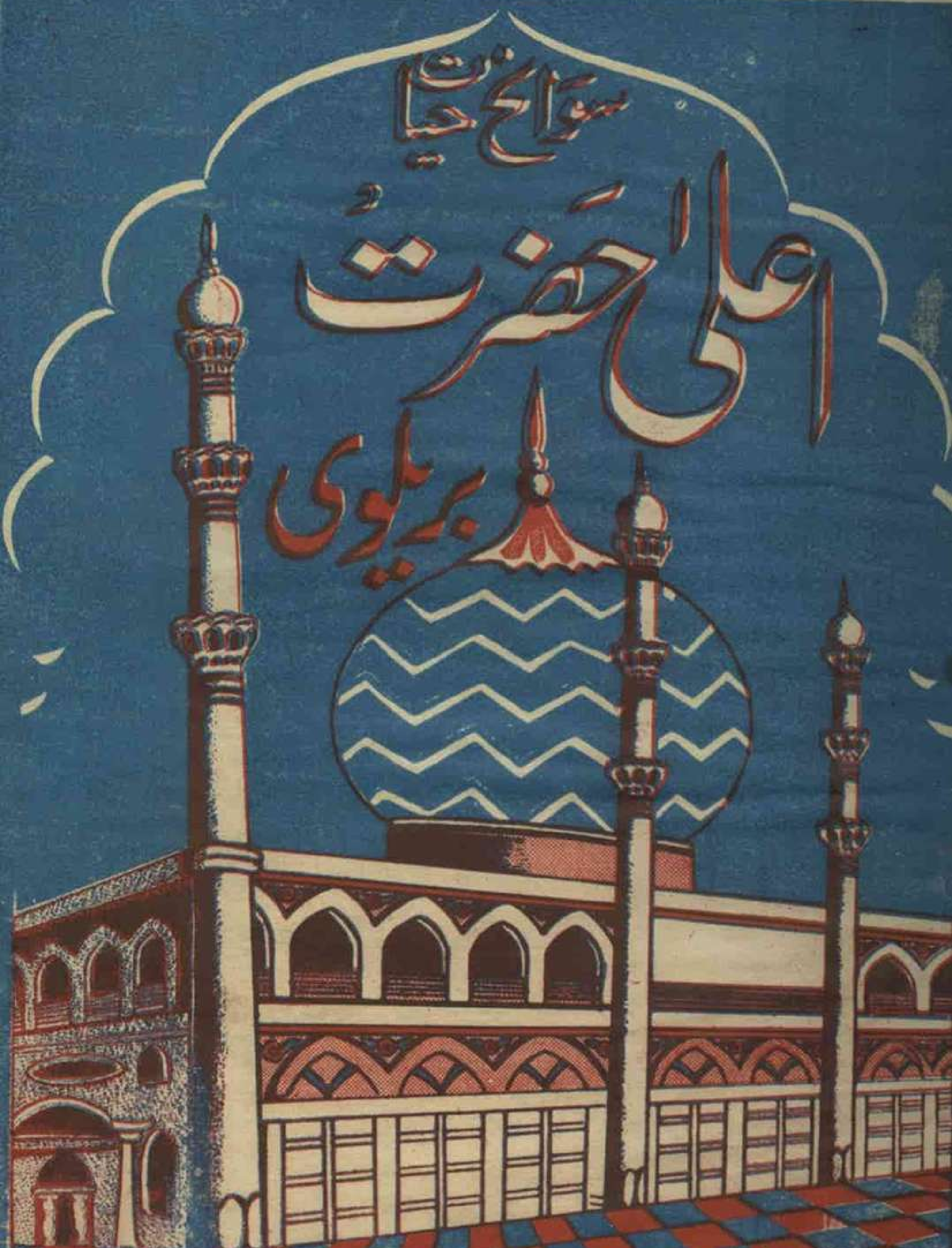

ہلال بک ہاؤس

جہانگیر پارک صدر کراچی

کے سامنے جب مولوی صاحب کی کتاب حفظ الایمان آئی اور اس میں حضور کے علم غیب کے سلسلہ میں انتہائی مذموم عبارت پر آپ کی نظر گئی تو آپ نے کتاب کا نام کچھ اس طرح بتا دیا کہ "خبط الایمان" معلوم ہوتا تھا۔

سبیل الرشاد

یہ مختصر رسالہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا تالیف کردہ ہے۔ اس رسالہ میں مولوی صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے توہین و تنقیص کا اظہار ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے جب اس رسالہ کو ملاحظہ فرمایا تو نام سے پہلے قرآن کریم کی پوری آیت لکھ دی جس میں فرعون کا قول بیان کیا گیا ہے۔ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا اُرِیْکُمْ اِلَّا مَا اَرٰی وَمَا اَهْدِیْکُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ۔ (ترجمہ) کہا فرعون نے نہیں دکھلاتا ہیں تم کو مگر جو کچھ میں دیکھتا ہوں اور نہیں بتاتا ہیں تم کو راہ مگر بھلائی کی۔ (سورۂ مومن)

اعلیٰ حضرت کی وفات

موت سے کس کو رستگاری ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ۔ فرمان باری ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو بقا ہے، باقی اس کائنات کی ہر شئی فنا ہونے والی ہے۔ حقیقی زندگی موت گذرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ زندگی حسن عمل کے لئے ایک وقفہ ہے۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ قرآن کریم کا کھلا اور واضح اعلان ہے۔ اعلیٰ حضرت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں تھے۔ آپ نے بھی پچھلے بزرگوں کی طرح موت کے قانون کی پابندی کی۔ اور حکم الٰہی کے ساتھ اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے۔

اعلیٰ حضرت نے اپنی پوری زندگی انتہائی مصروف گذاری۔ ۱۷ سال کی عمر سے علم و عمل کی دنیا میں جو قدم رکھا وہ آخری سانس تک قائم رہا۔ درس و تدریس، فتویٰ نویسی، تصنیف و تالیف، وعظ و تقاریر، مناظرے اور مباحثے، تبلیغ و مطالعہ اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت" یہ وہ کام تھے جو شروع سے آخر تک کبھی بند نہیں ہوئے۔ چونکہ موت ایک بہانہ چاہتی ہے اس لئے کاموں کی کثرت نے اعلیٰ حضرت کو بھی دن بہ دن صحت سے دور اور موت سے قریب کر دیا، اور آخر وہ وقت آ ہی گیا جبکہ توحید کے علم بردار، قاطع شرک و

ضیاء پاشی

یا

ضیاع کاری

حضرت علامہ مولانا

مفتی ظہور احمد جلالی

تعالی کے لکھنے والے مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں۔ استفتاء کے اندر مرزا غلام احمد قادیانی کا نام اور اس کی کفریہ عبارات بھی درج ہیں اور الحمدللہ کہ 1974ء میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دے کر حکومت پاکستان امام احمد رضا بریلوی اور علمائے حرمین شریفین کا یہ فتویٰ تسلیم کر چکی ہے۔ پیر صاحب کی "تفسیر ضیاء القرآن" مولوی اشرف علی تھانوی اور ان کے ماننے والے علماء عبدالماجد دریا آبادی اور مودودی صاحب وغیرہ کے ناموں سے چمک دمک رہی ہے۔ پیر صاحب علمائے دیوبند کی عبارات اگر کسی اختلافی مسئلے میں اپنے نقطہ نظر کی تائید میں لاتے تو ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا مگر انہوں نے تو عام مسائل و معاملات پیش کرتے ہوئے اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے علماء دیوبند کی عبارات بطور سند تحریر کی ہیں۔

(امام احمد رضا کا یہ استفتاء اور مفتیوں کی عبارات کتاب "حسام الحرمین" میں دیکھیے)

دو ٹوک الفاظ میں بات یہ ہے کہ جملہ علمائے حرمین شریفین کے علاوہ امام احمد رضا بریلوی، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، خواجہ پیر قمر الدین سیالوی اور برصغیر کے دیگر جید علمائے اہل سنت کا دیوبندی کتب پر کفر کا فتویٰ بھیرہ کے پیر کرم شاہ صاحب کو تسلیم نہیں۔

اب پیر صاحب کی دیکھا دیکھی ہمارے ملک کے اندر ایک پورا طبقہ "علماء" کا وجود میں آ چکا ہے۔ یہ طبقہ دیگر تمام اعمال و عقائد میں پکا بریلوی ہے اور سنی بریلوی اجتماعات میں شرکت کرتا ہے اس طبقے کو بھی امام احمد رضا بریلوی کا یہ فتویٰ کفر قبول نہیں۔ میری اس طبقے کے علماء سے گزارش ہے کہ وہ علمائے دیوبند کی کفریہ عبارات کو اسلامی ثابت کر دکھائیں اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر محض اس مسئلہ کو کفر یزید اور آئمہ مجتہدین کے اختلافی مسائل کی مانند قرار کر تاویلات باطلہ سے باز آ جائیں بصورت دیگر قادیانیوں کا کفر بھی ایسی باطل تاویلات کی وجہ سے کمزور پڑ جائے گا۔

یہ صلح کل طبقہ ان کفریہ عبارات اور بحث مباحثہ کو محض فضول جھگڑا اور وقت کا ضیاع

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

اسلامک پبلشر

قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُهُ اِلَى الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَكْفِى لِلْعَمَلِ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (موضوعات کبیر ص ۶۴)

میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لئے کافی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت۔

معلوم ہوا کہ حدیث موقوف صحیح ہے کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک اس کا رفع ثابت ہے۔ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے چنانچہ مخالفین کے سردار مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں۔ ''جس کے جواز کی دلیل قرون ثلاثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہو۔ یا نہ ہوا اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۲۸) ثابت ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا ثابت ہے کیونکہ ملا علی قاری کی عبارت سے قرون ثلاثہ میں اس کی اصل متحقق ہوگئی۔ پھر اس کو بدعت وغیرہ کہنا جہالت اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

Ataunnabi.com

"براہینِ قاطعہ"

پس منظر ۔۔۔ مندرجات ۔۔۔ ردِ عمل

پیرزادہ عابد حسین شاہ

مسلم کتابوی لاہور

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

علامہ خلیل احمد انبیٹھوی

علامہ خلیل احمد انبیٹھوی سہارن پوری ۱۲۶۹ھ/ ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے اور علامہ یعقوب نانوتوی وعلامہ محمد مظہر نانوتوی ودیگر علماء سے دارالعلوم دیوبند نیز مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں تعلیم حاصل کی۔ عربی ادب لاہور میں مولانا فیض الحسن سہارن پوری سے پڑھا اور علامہ رشید احمد گنگوہی سے بیعت کی۔ پھر مذکورہ بالا دونوں مدارس اور دیگر مقامات پر استاذ رہے۔ ۱۲۹۷ھ کو سفر حج کیا اور مکہ مکرمہ میں عارف باللہ حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی نیز مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ وشیخ العلماء علامہ سید احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ ومحدث حجاز علامہ شیخ عبدالغنی مجددی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے اسناد حاصل کیں۔ بعد ازاں مفتی شافعیہ مدینہ منورہ علامہ سید احمد بن اسماعیل برزنجی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم اسلامیہ میں سند روایت حاصل کی۔ سنن ابی داؤد کی شرح کے علاوہ چند تصنیفات اردو وعربی میں یادگار چھوڑیں اور ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔[۱]

علامہ رشید احمد گنگوہی

علامہ خلیل احمد انبیٹھوی کے استاذ ومرشد علامہ رشید احمد گنگوہی ۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۸ء کو گنگوہ میں پیدا ہوئے، مولانا محمد بخش رام پوری رحمۃ اللہ علیہ سے صرف ونحو پڑھی، بعد ازاں دہلی میں مولانا احمد الدین جہلمی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی صدر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد سعید دہلوی سے تعلیم پائی۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور خلافت پائی۔ علامہ رشید احمد گنگوہی کے اہم خلفاء میں علامہ خلیل احمد سہارن پوری، علامہ محمود حسن دیوبندی، علامہ عبدالرحیم رائے

عقیدت سے نہیں بلکہ ضرورت سے صلح کلی
پکانے اپنی روٹی کو رضا کا نام لیتا ہے

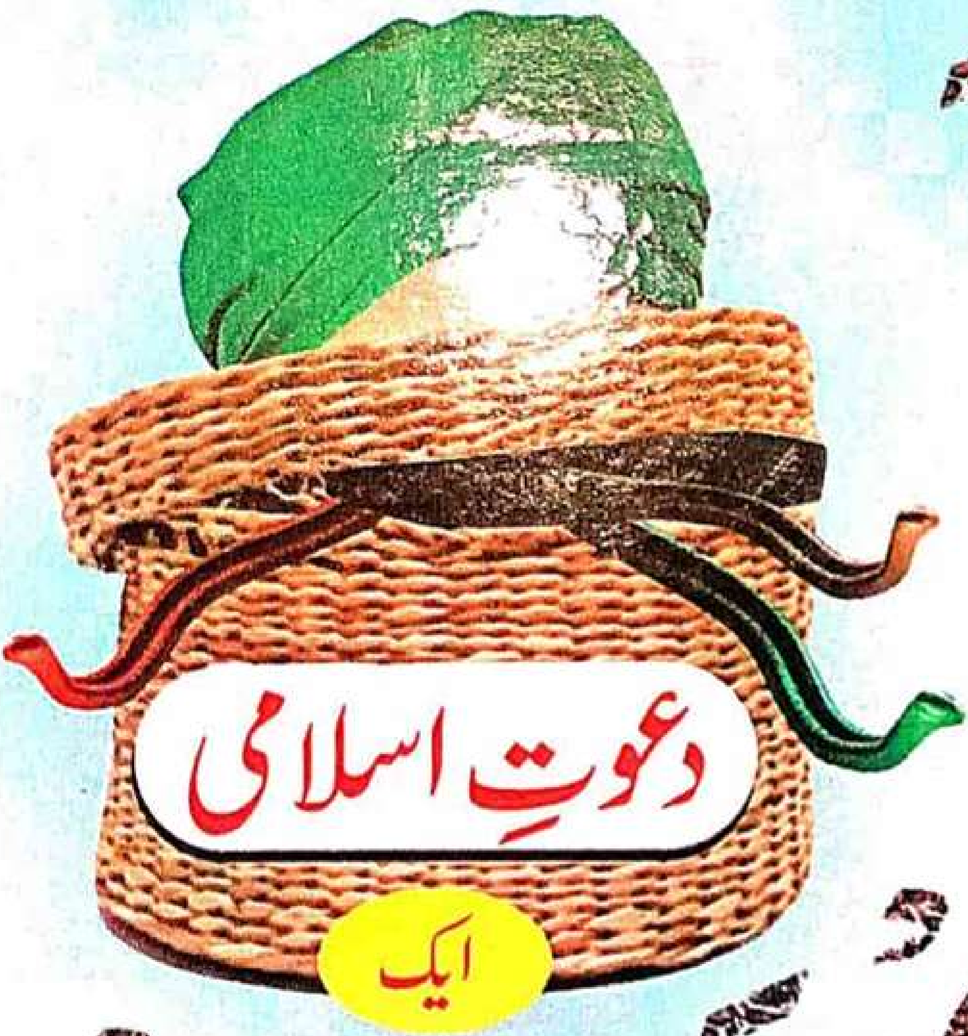

دعوتِ اسلامی ایک المیہ

Tragedy

مصنف علامہ عبدالستار ہمدانی مصروفؔ برکاتی رضوی نوری

مرکز اہل السنۃ برکات رضا
امام احمد رضا روڈ،
پور بندر، گجرات

ارزاں و سستی شہرت کے طلب گار، سزاوار غضب جبار، ناعاقبت اندیش و ناہنجار، بدسرشت، بدلحاظ، بدلگام، بدنہاد، بداسلوب اور بداصل لوگوں پر حدیث شریف میں مذکور شدید وسخت وعید کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

فرقۂ وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی، اپنے ادارے، اپنی تحریک وتنظیم علاوہ ازیں اپنے اکابر اور اپنی بزرگی، فضیلت، رفعت، صداقت، راستی، حقانیت، دیانت داری وغیرہ ثابت کرنے کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب جھوٹے اور سراسر دروغ گوئی پر مشتمل خواب گھڑے اور شائع کیے اور اپنی عظمت و متانت کا خوب ڈھنڈورا پیٹا۔ اسی طرح فرقۂ غیر مقلدین (اہلِ حدیث)، قادیانی، رافضی، شیعہ وغیرہ نے بھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا۔ یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ تمام باطل فرقوں کے جھوٹے خوابوں پر سیر حاصل گفتگو کی جائے۔ لہٰذا ذیل میں بطور تمثیل فرقۂ وہابیہ دیوبندیہ کے معدودے چند خواب گوش گزار کرتے ہیں:۔

⊙ خواب نمبر: ۱۔ دارالعلوم دیوبند کا حساب کتاب:۔

جب دارالعلوم دیوبند قائم کیا گیا، تب دارالعلوم کے قیام، تعمیر، تعلیم، اساتذہ و تلامذہ کے قیام وطعام اور دیگر انتظامی اُمور کے لیے بڑے ہی پُرتپاک طور پر چندے کی تحریک چلائی گئی اور قوم سے بھاری رقم بٹوری گئی۔ انتظامیہ کمیٹی مولوی قاسم نانوتوی کے خاص الخاص مریدین، معتقدین، ہم نوا، ہم مشرب اور ہم قدم ساتھی تھے۔ بڑے ہی جوش وخروش سے چندے کی رقم جمع کی گئی۔ لیکن آمدنی کے مقابل اخراجات کی قلت دکھی تھی لہٰذا عوام میں یہ قلق اور اضطراب پھیلا کہ مدرسہ کے لیے چندے کی رقم آتی ہے، اس میں گھپلا بازی ہوتی ہے۔ چند دنوں میں اس بات کی تشہیر ہوگئی۔ لہٰذا ایک بڑا طبقہ مقتضی ہوا کہ انتظامیہ کمیٹی والے عوام کو آمدنی و اخراجات کا حساب دکھادیں تا کہ گھپلا

اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا نسیم البستوی

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

کے تو ایفا نہ کر سکے خجالت و شرمندگی دامنگیر رہی۔

علماء دیوبند کی اس روش کا یہ نتیجہ نکلا کہ اس وقت کے اندیشوں کے مطابق یہ فتنہ آج اپنے عروج پر پہنچ گیا جس سے نہ صرف مسلمانوں کی دنیا کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ بلکہ ایک بہت بڑی جماعت اور اس کی مختلف نسلوں کی آخرت بھی برباد ہو رہی ہے۔

ہم ذیل میں مجدد اعظم امام بریلوی قدس سرہ کے ایک تاریخی خط کی نقل پیش کر رہے ہیں جو آپ نے آج سے تقریباً ستاون سال قبل ۱۳۲۹ھ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو لکھا تھا اور جو رسالہ "دافع الفساد عن مراد آباد" میں چھپ چکا تھا۔

نقل مفاوضۂ عالیہ امام بریلوی قدس سرہٗ
بنام
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علی من اتبع الھدیٰ فقیر بارگاہ عزیز قدیر عز جلالہ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب معاہدہ وقرارداد مراد آباد پھر تحریک ہے کہ آپ کو سوالات وموا خذات حسام الحرمین کی جواب دہی کو آمادہ ہوں میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنا دیں اور وہی دستخطی پرچہ اسی وقت فریقین مقابل کو دیئے جایا کریں فریقین میں سے کسی کو کہہ کے بدلنے کی گنجائش نہ رہے۔ معاہدہ میں ۲۰ صفر مناظرہ کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ آج پندرہ کو اس کی خبر مجھ کو مل گیا وہ روز کی

سیرتِ مجدّدِ دین و ملّت

امام احمد رضا قدس سرہ العزیز

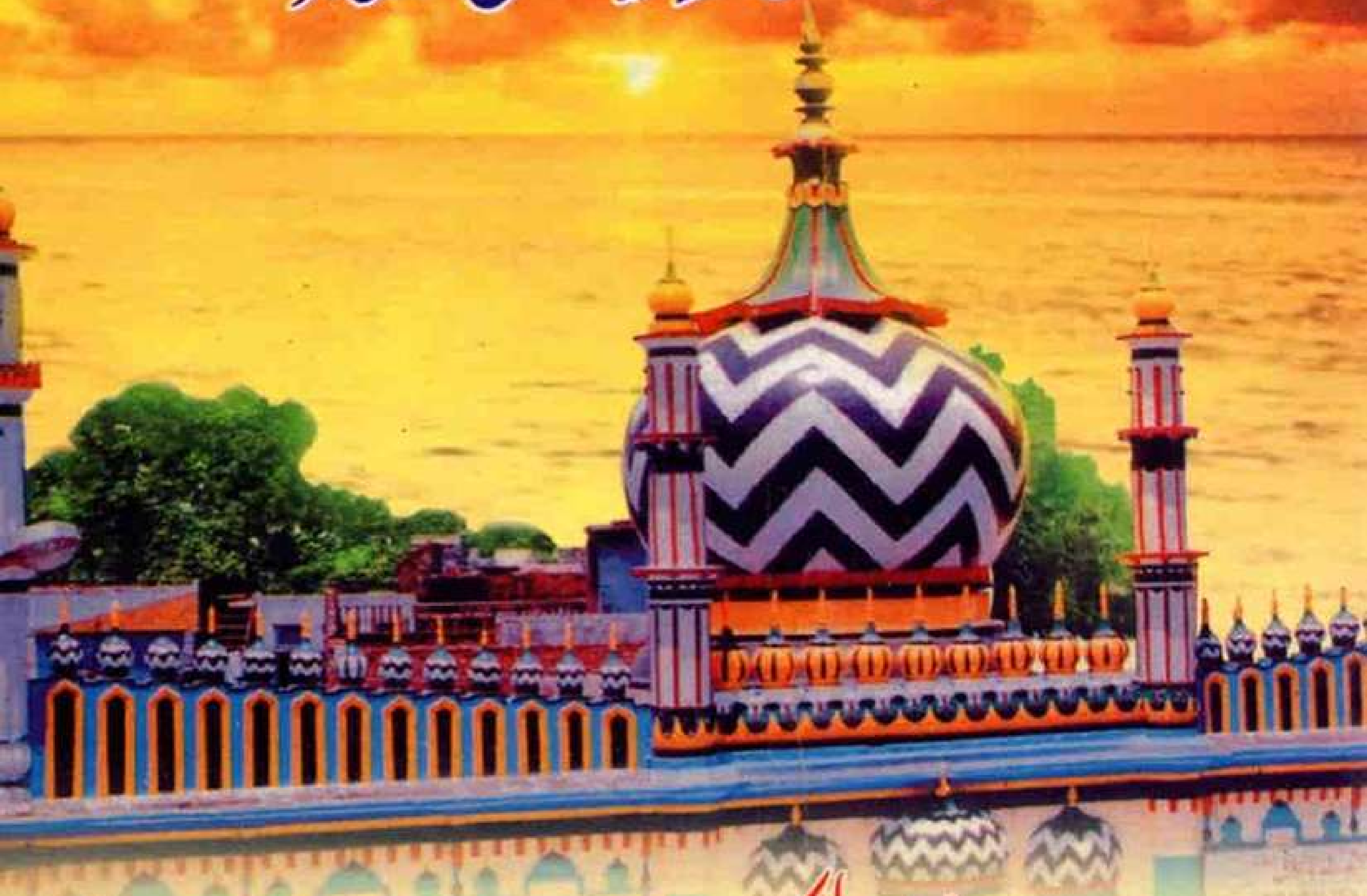

حضرت علامہ عبد الحکیم خان اختر شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

مرکی دلائل کے تحت، غرضیکہ اِس انداز سے میدانِ فقاہت میں دادِ تحقیق دیتے چلے گئے کہ دنیائے اسلام کے مایۂ ناز علمی فرزندوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور آسمانِ فقاہت کے شمس و قمر سمجھے جانے والے حضرات آپ کی تحقیقاتِ جلیلہ کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہی رہ جاتے تھے۔ اِسی لیے مکہ مکرمہ کے جلیل القدر عالمِ دین، مولانا سید اسمٰعیل بن سید خلیل رحمۃ اللہ علیہما (المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) نے فرمایا تھا اور بجا فرمایا تھا کہ اگر امام ابو حنیفہ اِس ہستی کو دیکھتے تو اپنے اصحاب میں شامل فرما لیتے۔ آپ سے اختلاف رکھنے والے تو بے شمار ہیں لیکن شاید ایسا ایک بھی معاند اہلِ علم میں سے نہ مل سکے جو آپ کی عدیم النظیر فقاہت کا منکر ہو۔ اِن حقائق کے پیشِ نظر بے اختیار کہنا پڑ جاتا ہے کہ: ؎

ہے فتاویٰ رضویہ تیرے قلم کا شاہکار
سربسر فضلِ خدا، نبوی عطا، پائندہ باد

آپ کا دُوسرا علمی شہکار "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"[30] ہے۔ یُوں تو قرآنِ کریم کا کتنے ہی علماء نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے جن میں سے مولوی محمود الحسن دیوبندی (المتوفی ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)، مولوی اشرف علی تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)، مولوی فتح محمد خاں جالندھری، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی اور جناب ابوالاعلیٰ مودودی کے تراجم پاک و ہند میں آجکل بڑی آب و تاب سے شائع ہو رہے ہیں اور اِن حضرات کو کلامِ الٰہی کی ترجمانی کے علمبردار منوانے کی بھرپور سعی کی جاتی رہی ہے لیکن انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اِن حضرات نے اپنے اپنے مخصوص خیالات کو ترجمے کی آڑ میں قرآنِ کریم سے ثابت کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔ مسلمانانِ اہلسنّت وجماعت کو قرآنی خدمت کے نام پر اپنے اپنے دھڑے کی طرف کھینچنے اور اپنا معتقد بنانے کی ایک چکنی چپڑی جسارت ہے۔ ہماری دوسری کتاب متعلّق کنز الایمان میں تحت اِن اُردو ترجموں کی حقیقت پر مدلّل بحث موجود ہے۔ انصاف پسند حضرات اُس بیان کو پڑھ کر اِنشاء اللہ تعالیٰ یہی فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے کہ قرآنِ کریم کی ترجمانی کا اگر اردو میں کسی نے حق ادا کیا ہے تو وہ "کنز الایمان" ہے اور بے ساختہ یُوں پکار اٹھیں گے کہ: ؎

ترجمہ قرآں کا لکھا، کنزِ ایمان کر دیا اے مفتی اواقفِ رمزِ خدا، پائندہ باد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحذیر الناس عن وسوسۃ الخناس

لقب تاریخی

نصرۃ الحق مفید خلائق

معروف بہ

تیغ نعمانیہ برگردن نجدیہ شیطانیہ

مؤلف

علامہ مولانا ابو الیاس امام الدین کوٹلی سیالکوٹ

https://ataunnabi.blogspot.com

حضور کے علم غیب کا منکر کافر ہے

امام مجاہد فرماتے ہیں: اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم اللہ کے رسو
کو ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ مسلمان ہو کر تم یہ بات کہنے سے کہ محمد غیب کیا جانی
کافر ہو گئے۔

دیکھو! حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں تھوڑی سی گستاخی موجب ک
ہوئی جو اس سے بھی بڑھ کر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حق میں گستاخ ہو
کیوں نہ بڑھ کر کافر ہو گا جو حضور کے علم غیب کو حیوانات سے تشبیہ دے۔

جیسا کہ مولوی اشرف علی تھانوی حفظ الایمان صفحہ ۷ میں لکھا ہے عبارت ا
کے یہ ہے:

> اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ
> تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ
> ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

حیوانات اور بہائم میں گائے، بیل، گدھے، کتے، سور سب آ گئے۔ حاص
بات یہ کہ نبی جیسا علم کتے سور کو بھی ہے کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ ایسے شخص نے حض
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حق میں گستاخی نہیں کی، ضرور کی! تو پھر کیوں نہ کافر
جائے گا۔

۲ عَنِ ابْنِ عباسٍ قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْئَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتِهْزَاءً فَيَقُوْلُ
الرَّجُلُ مَنْ اَبِیْ؟ وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ تَضِلُّ نَاقَةٌ اَيْنَ نَاقَتِیْ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ هٰذِ

قرآن مجید کے بعد جملہ مستند کتابوں سے 383 احادیث سے 103 عقائد اہلسنت کا
ثبوت تمام احادیث عربی متن بمعہ اعراب اور مکمل عربی اور اردو کتابوں کے حوالے کے ساتھ

صحاح ستّہ
اور
عقائدِ اہلِ سنّت

تالیف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ، لاہور

ف: مخبر صادق ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر اس شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال نہ تھا۔ بدقسمتی سے سرزمین ہندو پاک میں مولوی اسماعیل دہلوی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے ''تقویۃ الایمان'' اور ''صراط مستقیم'' نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ تھوپا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنہ نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا (نعوذ باللہ من شرورہم) (مترجم)

حدیث شریف: 149

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَاسُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ ن اللَّيْثِيِّ قَالَ اَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِىْ رَهْطٍ مِنْ بَنِى لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقُلْنَا بَنُوا اللَّيْثِ اَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِشَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَاحُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَافِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَآءٍ فِيْهَا اَوْفِيْهِمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَاهِىَ قَالَ لَاتَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِىْ كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّآءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ تَمُتْ يَاحُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الفتن' حدیث نمبر 4236' ص 595' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ بنولیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھتے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس غیر کے بعد شر ہے! فرمایا کہ اے حزیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض

فتاویٰ اجملیہ

مرتبہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شریعت، شیخ طریقت

[illegible] اجمل [illegible] شاہ رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

ناشر

[illegible] القرآن [illegible]

الجواب بعونہ تعالیٰ

جھوٹ بولنا عیب ہے جیسا کہ چوری یا زنا وغیرہ کرنا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ جو سوال میں ایک وہابی ملّاں کا ذکر کیا گیا ہے یہ تو تمام وہابیہ اور دیابنہ کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ انہوں نے اس مسئلہ (امکان کذب) پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی المتوفی ۱۳۴۶ھ نے براہین قاطعہ لکھی اور مولوی محمود الحسن المتوفی ۱۳۳۹ھ نے جہد المقل میں لکھا کہ خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے حالانکہ وہابیہ اور دیابنہ کا یہ قول نصوص قطعیہ اور مفسرین و محدثین اور متکلمین و فقہاء کے بالکل صریح خلاف ہے اور اہل السنّت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر ہر گز ہر گز قادر نہیں ہے کیونکہ مستحیلات اور ممتنعات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نیچے داخل ہی نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

ومن اصدق من اللہ حدیثا ومن اصدق من اللہ قیلا۔

اور اللہ تعالیٰ تمام باتوں میں سچا ہے اور (قولہ الحق) اور خدا کا کلام برحق اور سچا ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کذب اور جھوٹ کی قباحت بیان کی ہے۔ فرمایا: کہ لعنت کرے خدا جھوٹوں پر۔

امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ مسلمان کو خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا گمان کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس سے انسان دائرہ ایمان سے نکل جاتا ہے۔ سورت یوسف اور ومن اصدق من اللہ حدیثا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فاذا کان امکان الصدق قائما کان امتناع الکذب حاصلاً لا محالۃ

جب امکان صدق (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) قائم ہوا تو ضرور امتناع کذب حاصل ہو گیا۔

پس امتناع کذب سے امکان کذب محال ہو گیا۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

سیدنا غوث اعظم کی شان میں حدائق بخشش کی وصل اول تا چہارم کی عام فہم اور آسان اردو شرح

مقامِ غوثِ اعظم

اعلیٰ حضرت کی نظر میں

تالیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

آپ کے گھر میں ایک مرتبہ بچھو نکل آیا، آپ نے فرمایا! اے موذی مرجا! وہ فوراً مر گیا۔ اس پر آپ خود ہی ڈر گئے اور آبدیدہ ہو کر خادم کو اپنا پیراہن دیا اور فرمایا کہ اس کو بیچ کر صدقہ کر دو اور بڑی دیر تک استغفار کرتے رہے۔

کسی نے ولی اللہ کی تعریف پوچھی تو فرمایا! ولی اللہ وہ ہے جو کہے مرجا، بس اتنا کہا تو اوپر سے چیل اڑ کر جا رہی تھی وہ آپ کے قدموں میں گری اور مر گئی، آپ نے فرمایا میں نے تجھے تو نہیں کہا تھا اور فرمایا! ولی اللہ اگر کہے زندہ ہو جا! تو چیل زندہ ہو کر اڑ گئی۔

ایک دفعہ دوران وعظ چیل اوپر آ کر چیخنے لگی، اہل مجلس ہمہ تن گوش تھے، ہوا تیز چل رہی تھی، چیل کے شور سے حاضرین پریشان ہو گئے آپ کی زبان سے نکلا یاریح خذی راس ھذہ الحداۃ ۔ اے ہوا! اس چیل کا سر پکڑ لے۔ چنانچہ چیل کا سر تن سے جدا ہو گیا اور نیچے گر گئی آپ نے ممبر سے اتر کر سر کو تن سے ملا کر بسم اللہ شریف پڑھی اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔

فحیت باذن اللہ تعالی وطارت والناس یشاھدون ذلک .

اللہ کے حکم سے لوگوں کی نگاہوں کے سامنے وہ مری ہوئی چیل زندہ ہو کر پھر اڑنے لگی۔

(حیوۃ الحیوان للدمیری صفحہ ۱۴۰ جلد ۱)

حوالہ جات: ہدیۃ المہدی میں علامہ وحید الزمان نے یہ حدیث حصن حصین کے حوالے سے لکھی ہے کہ جب جنگل میں تمہاری سواری گم ہو جائے تو یوں پکارو اعینونی یا عباد اللہ اے اللہ کے بندو! میری مدد فرماؤ۔ (صفحہ ۲۳ جلد ۱ مطبوعہ دہلی)

مولوی انور شاہ کشمیری نے فیض الباری شرح بخاری میں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ کا وظیفہ جائز لکھا ہے۔ (صفحہ ۲۶۶ جلد ۴)

اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں اور مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد الفتاویٰ میں مذکورہ وظیفے کو جائز لکھا، بلکہ تھانوی صاحب تو گنگوہی صاحب سے استغاثہ کے بھی قائل تھے اور استغاثہ کرتے بھی تھے چنانچہ تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۱۴ اور ۱۱۵ پہ ہے

نئے کچھوچھوی مذہب کے انوکھے

نور کی برسات

مصنف

حضرت مولانا سید محمد حسینی اشرفی مصباحی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمر اشرفیہ رائچور

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز دار العلوم امجدیہ ناگپور

شائع کردہ

مکتبہ ماہنامہ سنی آواز دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور ۴۴۰۰۱۸

سے اپنی کتاب تحفہ نوریہ

ہے کہ مولینا اختر رضا خاں صاحب کے کفریات کو بتائے بغیر یا انہیں سامنے رکھے بغیر یزید اور اسماعیل دہلوی پر توت کے ساتھ قیاس کیا جارہا ہے ہم چند موٹی موٹی باتیں تحریر کرتے ہیں تاکہ آسانی سے شاہزادہ صاحب کچھوچھوی اور ان کے پیشوا اور مناظر اعظم مفتی صاحب کے قیاس کو اچھی طرح سمجھا جائے۔

(۱) یزید کو اگر بعض نے کافر کہا ہے تو کیا یوں ہی اڑادیا ہے کہ یزید کافر ہے یا یزید میں کفر پاکر ہی کافر کہا ہے! کیا سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے کوئی پوسٹر یا اشتہار چھاپ کر اعلان کردیا تھا کہ یزید کافر ہے کافر ہے۔ اگرچہ ہمیں یزید کا کوئی کفر معلوم نہیں اور نہ کافر کہنے کے لیے کفر معلوم کرنے کی ضرورت ہے" یا پہلے یزید کا کفر بتایا ہے پھر کافر کا حکم دیا ہے۔

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں علماء اہلسنت نے کب کوئی پمفلٹ یا اشتہار چھاپ کر مشتہر کردیا تھا یا کوئی ایسی کتاب لکھ کر ملک بھر میں پھیلا دی تھی کہ "اے لوگو! اسماعیل دہلوی کافر ہوگیا ہے کافر ہوگیا ہے۔ اسماعیل دہلوی نے کیا کیا کفر کیا ہے ہمیں نہیں معلوم نہ ہم اس تحقیق کی ضرورت سمجھتے ہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہم جو اس کو کافر کہہ رہے ہیں سب سنی علماء اور مسلمان آنکھیں بند کرکے اسماعیل دہلوی کو کافر مان لو" اور ہم یہ ایسا اصول بنا کر جارہے ہیں کہ آئندہ مناظر اعظم ہند مولوی انتخاب قدیری اور شاہزادہ کچھوچھہ شریف جیسے ماہرین اسلامیہ کے کام آئے گا۔

اے شاہزادے صاحب!

مولوی دہلوی کے کفریات کا علماء اہلسنت نے اچھی طرح مطالعہ کیا ہے ان کفریات پر سیر حاصل بحث کی ہے ان کفریات کو صاف صاف گنوا کر مولوی اسماعیل دہلوی پر کافر ہونے کا حکم دیا ہے۔

دوسری طرف بعض محتاط علماء اہلسنت نے ان کفریات اور انکی قباحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

شرک کی حقیقت

مصنف: محمد نعیم اللہ خاں قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ
ایم اے۔ اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

باہتمام: خالد محمود عطاری
ناشر: مکتبہ فیضان عطار
جامع مسجد عمر روڈ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ فون: 0435-2266

اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔(اخرجه البخاری صفحه ۳۲۳ و احمد بن حنبل فی مسنده صفحه ۳۳۴، ۳۲۸ جلد ۲)

آخرت میں قریب ہوں اور اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم.

کیا اب بھی اہل سنت و جماعت کے عقیدہ "علم و قدرت کے ساتھ حضور ﷺ کے گواہ و حاضر و ناظر" یعنی شاہد و شہید ہونے پر ایمان نہیں لاؤ گے ؟ اگر اس عقیدہ پر یقین نہیں لاؤ گے تو اپنا ہی ایمان ضائع کرو گے اور قرآن و حدیث کے منکر ٹھہرو گے اور روز قیامت پچھتاؤ گے اگر اس وقت ایمان لے بھی آؤ گے تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندیوں کے بانی فرماتے ہیں۔

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو بعد لحاظ صلہ من انفسهم کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں ہے کیونکہ اولی بمعنی اقرب ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۱۰)

مولوی شبیر احمد عثمانی حاشیہ قرآن میں لکھتے ہیں۔

"اس اعتبار سے دیکھا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ نبی کا وجود مسعود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے (قریب) نزدیک ہے۔"

اب بخاری شریف کی ایک اور حدیث پیش کرتا ہوں۔

بخاری شریف کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشهید میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

اِنِّیْ فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ

میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں

مستند کتب دیوبندیہ کے حوالہ جات سے مزین

دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف

از قلم

مناظر اسلام ترجمان مسلک رضا مبلغ اہل سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مد ظلہ العالی

دار الغوثیہ سمندری شریف

تقدیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

امابعد! فاعوذ باﷲ من الشیطٰن الرجیم ○

بسم اﷲ الرحمٰن الرحیم ○

آج کل دیوبندی عوام الناس کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) مشرک و بدعتی ہیں نعوذ باﷲ اور ہم حق پر ہیں مگر اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ دیوبندیت کی بنیاد ہی اﷲ تعالٰی اور سرور کائنات امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے ﷺ سمیت دیگر انبیائے کرام، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، اولیائے کرام کی توہین وتنقیص کرتا ہے اکابرین دیوبند کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات کی بناء پر اعلٰی حضرت امام اہل سنت مجددِ دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز سمیت عرب وعجم کے سینکڑوں علماء ومشائخ نے ان پر کفر کا فتوٰی دیا ان کے فتاوٰی کتاب مستطاب حسام الحرمین اور ۴ الصوارم الہندیہ میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

اکابرین دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ان سے توبہ ورجوع کا کہا جاتا رہا مگر یہ لوگ اپنی کفریہ عبارات پر آخری وقت تک بضد و قائم رہے۔ اہل سنت و جماعت کے دیوبندیوں سے بنیادی اختلافات بھی یہی ہیں جس کو آج دیوبندی عامتہ الناس سے چھپاتے پھرتے ہیں حالانکہ ان سے اصولی اختلاف اہل سنت کا یہ ہے اور

4001

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاہ احمد نورانی

مرتب

مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب زینۃ المساجد گوجرانوالہ

...ار السلام گوجرانوالہ

4001

واضح الفاظ میں کہا کہ کوئی شخص اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو نبی آخرالزماں نہیں مانتا تو وہ مسلمان کی تعریف سے خارج ہو جاتا ہے
(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۲ء)

مولانا نورانی کو ووٹ نہ دینے پر انضباطی کاروائی کا اعلان

پشاور ۲۸ر اگست جمعیت علمائے اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کے انتخاب کے موقع پر مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا عبدالحکیم اور مولانا عبدالحق نے پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کی۔ اس لیے انہیں جمعیت سے مستعفی ہونا چاہیئے۔ ورنہ انہیں جمعیت سے نکال دیا جائے گا۔ مفتی محمود نے کہا ہے کہ انہوں نے علانیہ پارٹی سے بغاوت کی ہے اور کوئی بھی شخص اس قسم کی کاروائیوں کے بعد جمعیت کے آئین کے مطابق پارٹی کا رکن نہیں رہ سکتا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبدالحکیم اور مولانا عبدالحق نے وزیر اعظم کے انتخاب کے موقع پر حزب مخالف کے امیدوار مولانا شاہ احمد نورانی کی بجائے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے حق میں ووٹ دیئے تھے (امروز)

جہاں ایک طرف مولانا نورانی کی متحدہ محاذ میں اہمیت مفتی محمود کے بیان سے ظاہر اور ان کی اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب تسلیم کرانے، آئین کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے، مسلمان کی تعریف شامل کرانے اور قتل مرتد وجمہوریت کے متعلق مسلسل اور بھرپور جدوجہد کا اعتراف "خدام الدین" کے اداریہ سے واضح ہے۔ وہاں غلام غوث گروپ اور راولپنڈی کے "متوازی گروپ" کا کردار بھی قابل غور ہے جنہوں نے مولانا نورانی کے مقابلہ میں مسٹر بھٹو کے حق میں ووٹ دیکر اپنے مسلک کا مظاہرہ کیا تھا۔ شمارہ ۱۰ کے پریس نوٹ کے مطابق "غلام غوث گروپ" کو نکال دیا گیا ہے۔

میثم قادری

نعرۂ حقانیت

مصنف

حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ

دانا پوری ثم پیلی بھیتی

تلخیص و تسہیل و ترتیب

محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی

شائع کردہ مؤسسۂ مِرأۃُ الدَعوۃ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف یوپی

دیوبندیوں مودودیوں کے نزدیک ابلیس کا مرتبہ

مودودی اور دہلوی کے طور پر اللہ کی ساری مخلوق میں صرف ایک مسلمان نظر آتا ہے جو ان لوگوں کی پیش کی ہوئی توحید پر پورا پورا عامل ہے اور وہ ہے ابلیس۔ اس نے ہمیشہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء، صالحین، غوث، قطب، ابدال، اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عداوت رکھی اور ان کو کبھی نہیں مانا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے کہنے سے بھی نہیں مانا۔ لعنت کا طوق گلے میں ڈالنا منظور حکم خداوندی سے سر تابی مقبول مگر نبی کو سجدہ کرنا ہر گز منظور نہیں بس یہی ایک ابلیس دیوبندیوں، وہابیوں، تبلیغیوں، مودودیوں کے نزدیک سچا پکا مسلمان ہے باقی رہے اللہ و رسول و فرشتے و اولیاء و مؤمنین تو یہ سب کے سب مشرک ہیں۔ کیوں کہ کسی نے انبیاء و مرسلین و ملائکہ کو ماننے کا حکم دیا اور کسی نے مانا۔ لہذا سب کے سب مشرک۔ اسی وجہ سے دیوبندی لوگ ابلیس کی تعریف و توصیف کے گیت خوب گاتے ہیں ملاحظہ ہو، مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی منحوس کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھتے ہیں۔

"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبارات اکابر کا
تحقیقی و تنقیدی جائزہ

حصہ
اول

مصنف

محقق اہلسنت حضرت علامہ مولانا
صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان أجل ما یتنور به القلوب و اجمل مایتزین به الصدور حمدولی النعم مفیض الکرم الذی تنزهت ذاته و تعالت صفاته و تواترت الآئه وتکاثرت نعمائه نحمده حمداً وافراً ونشکره شکراً متکاثراً والصلوۃ والسلام علی اجمل المخلوقات و افضل الکائنات سیدالرسل هادی السبل نبی الرحمة شفیع الامة اکمل الناس خلقاوا حسنهم خلقاالذی فتح الله به اعینا عمیاو قلوبا غلفاً و آذاناً صماً وعلی آله واصحابه وازواجه و ذریاته اجمعین.

اما بعد! دنیائے اسلام میں فتنہ وہابیت نے جوطوفان برپا کیااس سے مسلمانوں کووہ ضرر پہنچا جو کھلے کافروں کی متحارب قومیں نہ پہنچا سکیں۔ مگر الحمدللہ کہ اس باطل فرقہ کے خروج کیساتھ ہی مسلمان اس سے متنفر ہو گئے اوران کی صحبتوں سے دور رہنے لگے۔ باوجوداس کے یہ نابکارفرقہ طرح طرح کے مکائداور قسم قسم کی فریب کاریوں سے اپنی ترویج اور جاہلوں کواپنے دام تزویر میں پھانسنے کی مساعی میں مشغول رہا۔ علماء ربانی وحقانی نے تحریراًوتقریراًان کے رد کیےاوران کے مکائد کا اظہار کر کے انکی حقیقت حال سے مسلمانوں کوآ گاہ کیادین حق کی حمایت وحفاظت فرمائی جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء مگر یہ فرقہ نئے نئے طریقہائے فریب ومکرایجاد کرتا رہا تا آنکہ اس زمانے میں سنیت کا دعویدار بن کر رونما ہوااپنے آپ کواہلسنت کہنے لگااور اپنے اکابر کی اباطیل وکفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے طرح طرح کی ملمع کاریوں سے کام لینے لگا۔

اس سلسلے میں زمانہ حال کے مشہور دیوبندی عالم مولانا سرفراز صفدر گکھڑوی نے اپنے اکابر کی کفریہ عبارات کی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

فتاویٰ بریلی شریف

مُرتبین:

محمد عبدالرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی ○ محمد یونس رضا اویسی

بریلی شریف

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار لاہور

لجنابه ﷺ فهو كافر ملعون فى الدنيا والآخرة اوراذان کے ختم کے بعداورا قامت کے وقت درود شریف پڑھنے کو علامہ شامی نے مستحب فرمایا ہے "ردالمحتار" جلد اول میں ہے:

ونص العلماء على استحبابها فى مواقع يوم الجمعة وليلتها وزيد يوم السبت والاحد والخميس الى ان قال وعقب اجابة الموذن وعند الاقامة اوردرود شریف کی فضیلت بہت ہےاورآیت وحدیث مطلق ہےاور مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوگا ان الله وملئكته يصلون على النبى يا يها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما بیشک اللہ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں (غیب بتانے والے) نبی پراے ایمان والوتم بھی خوب خوب صلاۃ وسلام بھیجو:من صلى على واحدة صلى الله عليه عشر صلوات و حطت عنه عشر خطيات ورفع عشر درجات جوشخص مجھ پرایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پردس رحمت نازل فرماتا ہےاوراس کے دس گناہ مٹایا جاتا ہےاوردس درجے بلند فرماتا ہےاوروہ شخص بتا دے جس کاغذ میں اس مضمون کوشائع کیا ہے یہ دین میں زیادتی اور بدعت ہے یانہیں یااس کا ثبوت قرآن وصحابہ وتابعین سے دے سکتا ہے ہرگزنہیں دے سکتا معلوم ہوا کہ اس نے نہ بدعت کو سمجھا ہے نہ زیادتی کو سمجھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد مظفرحسین قادری رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲رسوداگران بریلی شریف

۲۵رشعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

صح الجواب:-دیوبندی جاہل اوراپنے مذہب سے ناواقف ہیں،مولوی رشید احمد گنگوہی نے اور لواسکوک ص امیں لکھا ہے: ہم مرید مقین داند کہ روح شیخ مقید لیک مکان نیست ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید (الی) وحق تعالیٰ اورامحث حی کند یعنی مرید یہ بھی یقین سے جانے کہ شیخ کی روح ایک

فتاویٰ فیض الرسول

1

جلد اوّل

تصنیف:

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ

سابق صدر شعبہ افتاء دار العلوم اہلسنت فیض الرسول

و بانی مرکز تربیت افتاء

نظر ثانی:

علامہ حافظ محمد اختر حبیب اختر قادری

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

https://archive.org/details/@awais_sultan

التحية والثناء من المقدورات الالهية وكل مقدور الهى ممكن۔ لیکن سرکار اقدس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا خاتم الانبیاء پیدا ہونا محال بالذات ہے۔ لان ختم النبوة وصف لايقبل الاشتراك عقلا ولايكون موصوفه الاواحدا وهو نبينا رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم اسی لئے وصف ختم نبوت میں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر و مثل محال بالذات ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ "یعنی محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے"۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا وسلم۔ اس آیت کریمہ کے نزول سے قبل سرکار مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا دو طرح ممکن تھا ایک بطور امکان وقوعی۔ دوسرے بطور امکان ذاتی۔ ورود آیت کریمہ نے صرف امکان وقوعی ختم کیا امکان ذاتی ختم نہیں کیا۔ صورت مسئولہ میں چونکہ زید نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے وجود کو محال شرعی مانتے ہوئے اس کے وجود کو ممکن کہا ہے اس لئے اس کا قول صحیح ہے کیونکہ وہ صرف امکان ذاتی کا قائل ہے امکان وقوعی کا قائل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جمہور اہل سنت کے نزدیک جنت میں کفار کا داخلہ شرعاً محال اور عقلاً ممکن بالذات ہے' اور صاحب عمدہ امام ابوالبرکات عبداللہ نسفی علیہ الرحمہ وغیرہ بعض علماء کے نزدیک عقلاً بھی محال ہے شرح مقاصد الطالبین فی علم اصول الدین میں ہے: اتفقت الائمة ان الله تعالىٰ لا يعفوعن الكفر قطعا وان جاز عقلا ومنع بعضهم الجواز العقلي ايضاً لامخالف لحكمة التفرقة بين من احسن غاية الاحسان واساء غاية الاساء ة وضعفه ظاهر (سبحان السبوح مطبوعہ لاہور ص ۸۲) امام ابن الہمام علیہ الرحمہ مسایرہ میں فرماتے ہیں: صاحب العمدة اختار ان العفو عن الكفر لايجوز عقلا (سبحان السبوح، ص ۹۷) مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ جمیع اہل سنت اس امر پر متفق ہیں کہ جنت میں کفار کا داخلہ ممتنع شرعی ہے۔ ہاں اختلاف جواز عقلی اور عدم جواز عقلی میں ہے۔ جمہور اہل سنت جواز عقلی کے قائل ہیں اور امام ابوالبرکات نسفی وغیرہ بعض علماء امتناع عقلی کے قائل ہیں۔ صورت مسئولہ میں زید کا قول قوی مطابق جمہور ہے' اور بکر کا قول ضعیف موافق مسلک صاحب عمدہ وغیرہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کی عبارات کفریہ التزامیہ متعینہ کی صفائی میں بسط البنان لکھی جس نے تھانوی صاحب کے کفر پر رجسٹری کردی معلوم ہوتا ہے کہ زید جو عالم اور مفتی بھی ہے اس نے بسط البنان کے مغالطہ و فریب کا پردہ چاک کرنے والے رسالہ وقعات السنان مصنفہ حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا شاہزادہ سرکار اعلیٰ حضرت نہیں دیکھا۔ اس مبارک رسالہ میں شاہزادۂ اعلیٰ حضرت نے بسطان البنان کا ایسا علمی رد تحریر فرمایا جس کا جواب نہ تو خود تھانوی صاحب دے سکے نہ آج تک ان کا کوئی حامی مولوی دے سکا۔ تعجب ہے کہ زید خود عالم دین اور مفتی بھی ہے' اور اس کے سامنے حفظ الایمان ص ۸ کی وہ عبارت ہے جو اپنے کفری معنی میں متعین ہے' اور جس میں تھانوی صاحب نے صاحب و علمك

الدیوبندیت

حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی

مکتبہ فکرِ رضا کھیوڑہ

دعا فرمائی اور بخد کے لیئے دعا نہ کی بلکہ تیسری مرتبہ کی درخواست پر فرمایا۔

هنالك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطن۔ بخاری شریف مصری جلد رابع ص ۱۵۲	یعنی بخد سے زلزلے اور فتنے پیدا ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

حضور کے فرمان کے عین مطابق وہ شیطان کا سینگ ابنِ عبدالوہاب بخدی نکلا جس نے عقائد اہلِ سنت کے خلاف نئے عقیدے گڑھ کر ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام کتاب التوحید رکھا اس میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرایا۔ اتفاق سے ۱۲۲۱ھ میں روم کی سلطنت میں ضعف پیدا ہوگیا۔ ادھر اس کے دماغ میں ملک گیری کا سودا سمایا اس موقعہ کو غنیمت جانا اور اپنی جمعیت قائم کر کے مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ پر چڑھائی کر دی اور اپنے عقیدہ کے مطابق اہلِ سنت وجماعت کے قتل کو مباح کیا اہلِ مکہ و اہلِ مدینہ کے خون سے حرمین طیبین کی زمین رنگین کر دی۔ علماء اہلِ سنت کو قتل کیا۔ مسلمانانِ اہلِ سنت کے بوڑھوں بچوں، عورتوں تک کو بے گناہ قتل کیا وہ وہ مظالم کیئے کہ شیطان بھی انگشت بدنداں رہ گیا۔ بارہ سال تک حجاز و عراق وغیرہ پر ان مسلم کشوں اور درندہ خصلتوں کا قبضہ رہا۔ فضلہ تعالیٰ ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر نے ان وہابیوں پر فتح پائی اور یہ فتنہ دفع ہوا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب رد المختار کی تیسری جلد میں اس کو مفصل بیان فرمایا ہے جس کی عبارت نمبر ۲۳ میں درج ہے ہندوستان میں وہابی فتنہ کے بانی مولوی اسمٰعیل دہلوی ہیں۔ اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ اس کتاب التوحید کا ایک نسخہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے ہاتھ لگ گیا انہوں

ہندوستان میں فتنۂ نجدیہ و اسماعیلیہ کی تفصیلی تردید پر
مشتمل تیرہویں صدی ہجری کی ایک شاہ کار اور مشہور زمانہ تصنیف

سَیفُ الجَبّار

از

سیف اللہ المسلول معین الحق

مولانا شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی قدس سرہ الثانی

تقدیم و تحقیق، تخریج و ترتیب

مولانا عطیف قادری بدایونی

ناشر:
تاج الفحول اکیڈمی بدایوں

میں منصب افتا قضا اور صدر الصدوری کے ذریعے اقتدار حکومت کو بحال اور مضبوط تر کیا۔ [۱۳]

تعجب ہے کہ جب علمائے دیوبند میں سے مولوی محمد احسن نانوتوی، مولوی محمد مظہر، مولوی محمد منیر، مولوی ذوالفقار علی، مولوی فضل الرحمٰن، مولوی مملوک علی اور مولوی محمد یعقوب نانوتوی وغیرہم بھی ''سرکار انگریز'' کے ملازم تھے [۱۴]، تو فرنگی حکومت کے اقتدار کو مضبوط تر کرنے کا الزام علمائے اہل سنت پر ہی کیوں عائد کیا جاتا ہے؟

پھر یہ نکتہ بھی غور طلب ہے کہ اگر علما منصب افتا و قضا اور صدر الصدوری کو قبول نہ کرتے تو ان مناصب پر فائز ہو کر فیصلہ کرنے والے ہندو ہوتے یا انگریز؟ کیا یہ اچھا ہوتا کہ علما ان مناصب کو قبول نہ کرتے اور مسلمان اپنے مقدمات کے فیصلوں کے لیے ہندو یا انگریز کی کچہریوں میں مارے مارے پھرتے۔

اسی سلسلے میں ہمارے کرم فرما پروفیسر محمد ایوب قادری نے ایک اور بات کہی ہے:

> مولانا فضل رسول بدایونی کی تصانیف کے سلسلے میں ایک بات ہم نے خاص طور پر نوٹ کی ہے کہ ان کی اکثر تصانیف کسی نہ کسی سرکاری ملازم کی اعانت سے شائع ہوئی ہیں۔ [۱۵]

بر تقدیر تسلیم ہمارے نزدیک مولانا پر یہ کوئی اعتراض نہیں کہ ان کی اکثر کتابیں کسی نہ کسی سرکاری ملازم کی اعانت سے شائع ہوئی ہیں، کیوں کہ انگریز دوستی یا انگریز سے ساز باز بے شک جرم اور قابل اعتراض امر ہے، فقط سرکاری ملازم ہونا کوئی جرم کی بات نہیں ہے، بشرطیکہ کسی خلاف اسلام امر میں ان کا تعاون نہ کیا جائے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے مولوی عبد الحیٔ کو ملازمت کی اجازت دے کر اس قسم کے شبہات کو ختم کر دیا تھا، سرکاری ملازمت سے ہر شخص کے بارے میں یہ رائے قائم کر لینا کہ یہ انگریز کا خیر خواہ و وفادار اور محبّ ہے، کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے، کیوں کہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں اکثر و بیشتر ان ہی علما نے کھل کر حصہ لیا جو انگریز کے دور اقتدار میں صدر الصدور اور افتا وغیرہ کے مناصب پر فائز تھے۔

---

[۱۳] مقدمہ حیات سید احمد شہید: ص ۱۸/ پروفیسر محمد ایوب قادری/ نفیس اکیڈمی کراچی/ ۱۹۶۸ء

[۱۴] مولانا محمد احسن نانوتوی: ص ۲۶/ پروفیسر محمد ایوب قادری

[۱۵] مقدمہ حیات سید احمد شہید: ص ۱۸

محفلِ میلاد پر

اعتراضات کا علمی محاسبہ

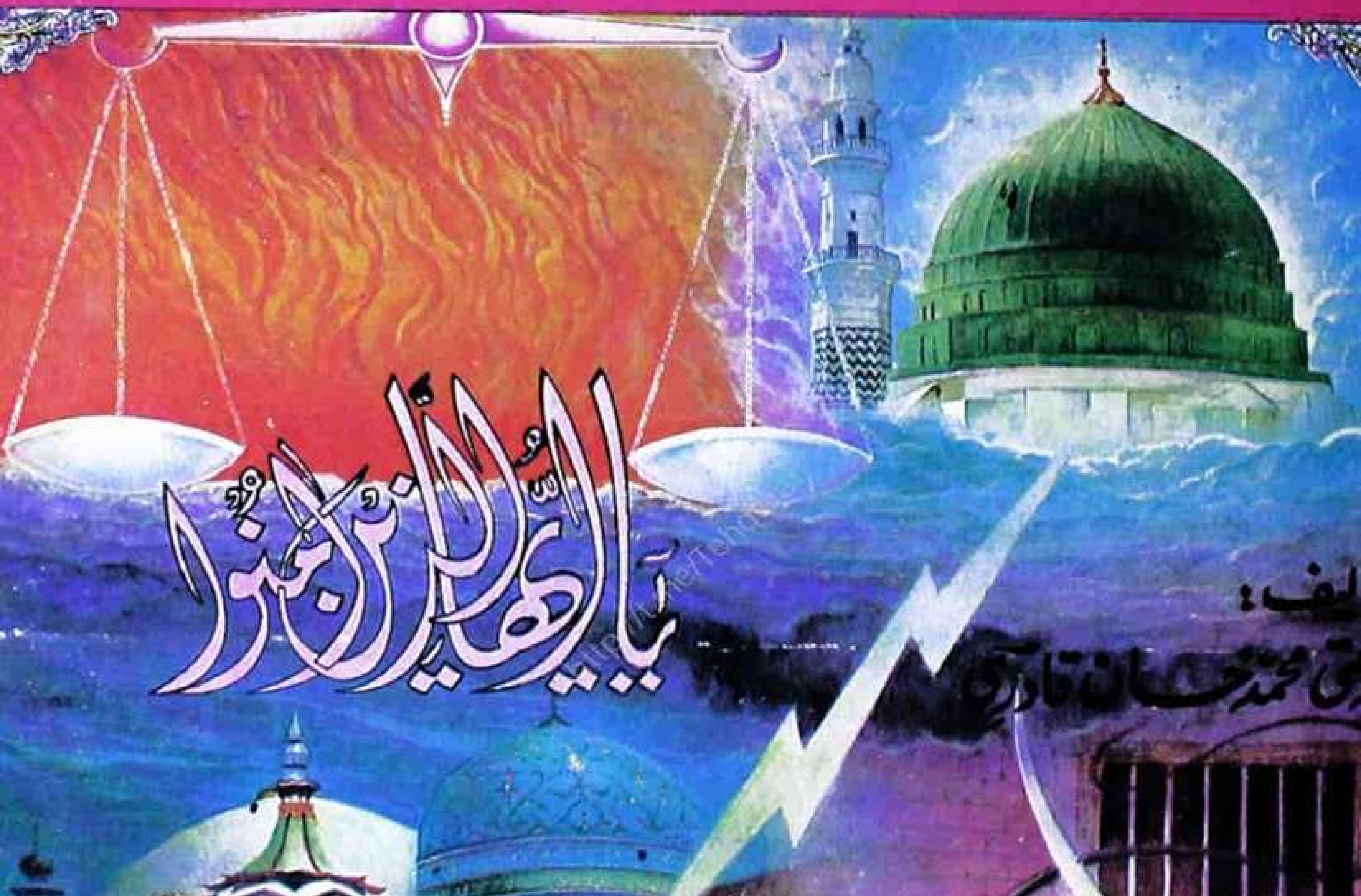

بزمِ عروجِ اسلام

جامع مسجد فاروقِ اعظم، ایف بی

فضل اللہ سے علم اور رحمت سے مراد محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

۸۔ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے نقل کیا :

فضل سے نبی اکرم ﷺ اور رحمت سے سیدنا علی مراد ہیں۔ علامہ یہ معنی بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ذات اقدس بلاشبہ رب کریم کی رحمت ہیں مگر'

ترجمہ : سراپا رحمت ہونا حضور علیہ السلام کا وصف مبارک ہے جس کی شہادت اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی **وما ارسلنک الا رحمتہ للعلمین** عطا کرتا ہے۔

ملاحظہ کیا آپ نے کہ مفسرین کا ذہن لفظ رحمت سے حضور علیہ السلام ہی کی طرف منتقل ہوتا ہے مگر افسوس ایسے ذہن پر جو اس سے حضور کی ذات کو خارج کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔

ان دونوں اقوال میں تصریح ہے کہ فضل و رحمت سے مراد سرور عالم ﷺ کی ذات اقدس ہے اور مراد لینے والوں میں ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس بھی ہیں۔ اب آپ کا یہ کہنا کہ اسلاف میں سے کسی نے یہ مراد ہی نہیں لیا' کہاں تک درست ہے ؟

۹۔ یہ بھی قول ہے :

دونوں سے مراد جنت اور دوزخ سے نجات پانا ہے۔

(روح المعانی پ ۱۱' ۱۴۱)

۱۰۔ فضل اللہ سے ایمان اور رحمت سے جنت مراد ہے۔

۱۱۔ حضرت مجاہد اور قتادہ سے مروی ہے۔

فضل اللہ سے ایمان اور رحمت سے قرآن مراد ہے۔

(المظہری ۵ : ۳۵ـ۳۶)

ان گیارہ اقوال میں کوئی تضاد نہیں بلکہ ہر ایک نے روحانی سعادتوں کا تذکرہ کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی کی رائے

" بلا اختلاف حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور اس کا کامل

مجددِ مائۃ حاضرۃ شیخ الاسلام و المسلمین
امام اہل سنت احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن (المتوفی ۱۳۴۰ء)
کے صد سالہ عرس کے موقع پر خصوصی اشاعت

کنز الایمان اور مخالفین

مع

داستان فرار پہ ایک نظر

زیر اہتمام

مقدام العلماء الاغیرین ضیغم اہل سنت مناظر اہل سنت
حضرت علامہ مولانا ابو حفص پیر سید مظفر شاہ صاحب قادری زید مجدہ

مولف
محمد ممتاز تیمور قادری

ناشر
بزم تحفظ عقائد اہل سنت و جماعت

سے کیا بنا ڈالا۔ جس سے ہر سطحی ذہن والا اور کم فہم آدمی ضرور مغالطے کا شکار ہوسکتا ہے کہ بات ایک مدرس اور بڑے بزرگ کی ہے لہٰذا کتاب سماع الموتیٰ میں علمی اور تحقیقی طور پر ضرور خامی اور غلطی ہوگی۔'' (الشہاب المبین ص ۵۷)

قارئین کرام! جو لوگ آپسی اختلاف میں اس قدر خیانت کا مظاہرہ کرتے ہیں ان لوگوں سے ہمارے خلاف کسی انصاف کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ ایک اور صاحب لکھتے ہیں:۔

دکھ اور رنج اس بات کا ہوا کہ علمائے دیوبند میں مولانا نعمانی کی تنہا وہ شخصیت تھی جو جماعتی اور گروہی عصبیت سے بڑی حد تک پاک صاف نظر آتی تھی ۔۔۔۔۔ لیکن افسوس حالات نے اور موجودہ زمانہ کی روش نے مولانا کو بھی اعتدال کی راہ پر چلنے نہ دیا۔ (اختلافات کا علمی جائزہ ص 221)

یعنی یہ پوری کی پوری جماعت عصبیت کا شکار ہے، اب اس گواہی کے ہوتے ہوئے جناب کی یہ بات ہرگز قابل یقین نہیں۔

پھر انہی کی حالت پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:۔

''کہ ہمارے ہاں چھوٹا سا نقطہ اختلاف ہو تو اس کو بڑھا کر پہاڑ بنا دیا جاتا ہے، چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ معرکہ جدال بنا ہوا ہے جس کے پیچھے غیبت، جھوٹ، ایذائے مسلم، افتراء و بہتان اور تمسخر و استہزاء جیسے متفق علیہ کبیرہ گناہوں کی بھی

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ○ (پ۵ نسا)

پس شیطان کے دوستوں سے لڑو۔ بیشک شیطان کا داؤ کمزور ہے۔

کُلّیِ ایمان

مسٹر اسماعیل دہلوی کی کتاب **تقویۃ الایمان** کے رد میں

اللہ تعالیٰ کی صفت "عطا" کا انکار کرنے والے اور عطاؤں کو شرک کہنے والوں کیلئے
اپنے ایمان کو برباد ہونے سے بچانے اور مکمل ایمان حاصل کرنے کیلئے مشعلِ راہ

فرمانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ العالمین رؤف الرحیم تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا تاکہ میں اسکے والدین اور سب لوگوں سے پیارا ہو جاؤں

کرنل (ر) **محمد انور مدنی** (بندۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

بلکہ منافق اس کو کہتے ہیں جو بظاہر مسلمان ہو۔

ج۔ دفن :- (۱) مرزا حیرت دہلوی نے لکھا ہے "قتل کے دوسرے دن شیر سنگھ نے ان دونوں بزرگوں (سید احمد اور اسماعیل کی نعشوں کی شناخت کرا کر بالا کوٹ میں دفن کر دیا۔

(۲) جعفر تھانیسری نے لکھا ہے کہ ایک بے سر کی لاش دیکھ کر راجہ شیر سنگھ نے دوشالہ ڈلوا کر دفن کر دیا بالا کوٹ میں (حیات طیبہ ص ۷۵ تواریخ عجیبہ)

(۳) دیو بندیوں کے مولوی عبیداللہ سندھی بھی رقمطراز ہیں کہ "واقعہ بالا کوٹ میں بقیتہ السیف مجاہدین کو سید احمد کا جنازہ نہ ملا۔ بات ہوئی کہ سکھوں نے اس کا سر کاٹنے کے بعد مقامی مسلمانوں کی معرفت فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کر دیا۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۱۲۹)

(۴) مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد المشتاق میں لکھا ہے کہ (سید احمد کو) شیر سنگھ نے بتعظیم و اکرام عام مزار تیار کیا۔ (امداد المشتاق ص ۶۱)

نتیجہ یہ نکلا کہ مسٹر دہلوی مسلمانوں کے ہی ہاتھوں مارے گئے نہ کہ سکھوں ہندوؤں سے تو پھر اس کو تو شہید نہیں کہتے۔

شیطانی ڈنگ
حرام کے سنگ

مصنّف

حضرت انوار المصطفیٰ مدظلہ العالی

خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ)

بلال ٹاؤن بھٹہ کوھاڑ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آلات موسیقی کے بجانے اور آلات موسیقی کی آواز سننے کو حرام کر دیا ہے خواہ وہ آلات موسیقی ہاتھ سے بجانے والے ہوں جن کو معازف کہتے ہیں یا وہ آلات موسیقی منہ سے بجانے والے ہوں جن کو عربی میں مزامیر کہتے ہیں۔ البتہ احادیث میں نکاح، ولیمہ اور عید کے موقع پر صرف دف بجانے کی رخصت اور اجازت ہے لیکن ان مخصوص مواقع پر اجازت کے ثبوت سے یہ لازم نہیں آتا کہ دف یا دیگر آلات موسیقی کا مطلقاً بجانا جائز ہو (شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 675)

☆

مفتی محمد شفیع صاحب

اس (حرمت غنا کے متعلق احادیث) کے مقابل بعض روایات سے غنا یعنی گانے کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے۔ تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ جو گانا اجنبی عورت کا ہو یا اس کے ساتھ طبلہ سارنگی وغیرہ مزامیر ہوں وہ حرام ہے جیسا کہ مذکور الصدر آیات قرآن اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا۔ اور اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امرد (بے ریش لڑکا) نہ ہو اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہوں تو جائز ہے۔ بعض صوفیائے کرام سے جو سماعِ غنا منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز غنا پر محمول ہے کیونکہ ان کا اتباع شریعت اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتاب کی طرح یقینی ہے، ان سے ایسے

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

وہابی مولوی
احسان الٰہی ظہیر کی کتاب

"البریلویۃ"
کا علمی محاسبہ

مصنف

ابو احمد مولانا محمد انس رضا قادری
تخصص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃ العالمیہ
ایم اے اسلامیات، ایم اے پنجابی، ایم اے اردو

مکتبہ فیضانِ شریعت
0334-3298312

ہونے کا کہہ دیا ہے۔ آخر میں جو جھوٹ بولا ہے کہ آج بھی احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ساری اولاد کا رنگ سیاہ ہے۔ اگر وہابیوں کو مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے سے فرصت ملے تو عصر حاضر ہی میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا دیدار کر لیں۔ ان کے پرنور انتہائی سفید سرخی مائل چہرے کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا رنگ واضح ہو جائے گا۔

بات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک کی چلی ہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادوں کا حسن بھی ملاحظہ فرمالیجئے:۔ ڈاکٹر محمد عبد النعیم عزیزی ایڈیٹر اسلامک ٹائمز اردو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑے شہزادے حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں: ''حضور حجۃ الاسلام بہت ہی حسین وجمیل اور وجیہہ وشکیل تھے۔ جانے کتنے غیر مسلم حتی کے عیسائی پادری بھی آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ کا چہرہ ہی برہان تھا اور آپ صورت وسیرت ہر اعتبار اور ہر ادا سے اسلام کی حجت، حقانیت کی دلیل اور سچائی کی برہان تھے۔ جے پور، چتوڑ گڑھ، اودے پور اور گوالیر کے راجگان آپ کے دیدار کے لئے بیتاب رہا کرتے تھے اور آپ جب ان راجگان میں سے کسی کے شہر میں بسلسلہ پروگرام یا مریدین ومتوسلین کے یہاں آپ تشریف لے جاتے تھے تو آپ کی زیارت کے لئے امنڈ پڑتے تھے۔ کئی بدمذہب اور مرتدین صرف آپ کے چہرہ زیبا ہی کو دیکھ کر تائب ہوئے۔''

(فتاوی حامدیہ، صفحہ 72، شبیر برادرز، لاہور)

دوسرے شہزادے حضور مفتی اعظم ہند ابو البرکات محمد مصطفےٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی سید شاہد علی رضوی فرماتے ہیں: ''صورت نورانی، رنگ سرخی مائل سفید، قد میانہ، بدن نحیف، سر بڑا گول، اس پر عمامہ کی بہار، چہرہ گول، روشن وتابناک، نور برساتا ہوا، جسے دیکھ کر خدا کی یاد آجائے۔۔۔'' (فتاوی مصطفویہ، صفحہ 34، شبیر برادرز، لاہور)

15 شوال المکرم 1352ھ 1934ء میں لاہور میں جماعت اہل سنت اور دیوبندی جماعت کے سربرآوردہ لوگوں کی ایک میٹنگ رکھی گئی، جو بعد میں مناظرہ میں تبدیل ہوگئی، دونوں طرف کے ذمہ داروں کی یہ خواہش تھی کہ گفتگو کے ذریعہ مسئلہ طے ہو جائے اور حق واضح ہونے پر حق کو تسلیم کرتے ہوئے دونوں ایک ہو جائیں۔ لہٰذا دیوبندی مکتبہ فکر کی طرف سے مولوی اشرف علی تھانوی کا انتخاب ہوا اور جماعت اہل سنت کی طرف سے حضرت حجۃ الاسلام حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا۔ آپ بریلی سے لاہور تشریف لے گئے، مگر ادھر تھانوی جی نہیں پہنچے۔ اس موقع پر حجۃ الاسلام نے جو خطبہ دیا وہ بے مثال خطبہ تھا اور سننے والے بڑے بڑے علماء وفضلاء ان کی نصاحت وبلاغت اور علم وفضل کی جلوہ سامانیاں دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

اسی موقع پر پنجابی مسلمانوں نے نعرہ لگایا کہ دیوبندی مناظر نہیں آیا تو چھوڑو، ان کے چہرے دیکھ لو (حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) اور ان کے بھی چہرے دیکھ لو (دیوبندیوں کی جانب اشارہ کر کے) اور فیصلہ کر لو کہ حق کدھر ہے۔ (یعنی حامد رضا خان کا نورانی چہرہ ہی بتاتا ہے کہ آپ حق پر ہیں۔)

(مقدمہ فتاوی حامدیہ، صفحہ 53، شبیر برادرز، لاہور)

https://ataunnabi.blogspot.com/

176
78858

اتحاد بین المسلمین

وقت کی اہم ضرورت

○

از

مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی
وائس پریذیڈنٹ ورلڈ اسلامک مشن
(الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ)

○

مکتبہ رضویہ ∴ لاہور ۲۵

باللہ رباً وبالاسلام دینا وبالقرآن اماماً وبک نبیاً فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھل انتم منتھون ثم نزل عن المنبر۔

(د) علماء دیوبند کی تصدیق

۱۔ لوگ کہتے ہیں کہ علمِ غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہلِ حق جس طرف نظر کرتے ہیں، دریافت و ادراک غیبیات کا اُن کو ہوتا ہے۔"

(قول حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بحوالہ امداد المشتاق، ص ۷۶، ۷۷)

۲۔ "وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ" آیتِ قرآنی پر حاشیہ لکھتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں:۔

"یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے۔" (حاشیہ تفسیرِ قرآن)

۳۔ محمد قاسم نانوتوی مختصراً دو ٹوک فیصلہ سناتے ہیں:۔

"علومِ اوّلین ــــ اور علومِ آخرین ــــ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں مجتمع ہیں"

(تحذیر النّاس ص ۵)

(ھ) اہلِ حدیث کی تائید

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری اپنے رسالہ "علمِ غیب کا فیصلہ" (مطبوعہ مطبع اہل حدیث، امرتسر، صفحہ ۱۳) میں رقم طراز ہیں:۔

"بھلا کوئی مسلمان کلمہ گو اِس بات کا قائل ہو سکتا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السّلام کو اُمورِ غیبیہ پر اِطلاع نہیں ہوتی ہے۔ مسلمان کہلا کر اِس بات کے قائل ہونے والے پر خُدا اور فرشتوں اور انبیاء اور جِنّوں بلکہ تمام مخلوق کی لعنت ہو۔"

ــــ الغرض جناب مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلّم نے بڑی شان کے ساتھ اعلان فرما دیا کہ "قیامت سے قبل ان امورِ عظیمہ کو دیکھ لوگے جو نہ دیکھے تھے (اور) نہ سوچے تھے۔" (بخاری باب الفتن)

ــــ صرف یہ ہی نہیں فرمایا بلکہ مستقبل میں پیش آنے والے تمام امورِ غیبیہ کو ایک ایک کر کے

إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (القرآن)

ترجمہ: بے شک منافقین جہنم کے سب سے گہرے گڑھے میں ہیں۔

اقرار سے انکار تک

مرتبہ

قاضی غلام رسول غازی سیالوی

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

اللھم بارک لنا فی شامنا (اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت دے)

اللھم بارک لنا فی یمننا (اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے)

حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا وفی نجدنا اور ہمارے نجد میں لیکن حضور اکرم ﷺ نے وہی دعاء فرمائی اور شام و یمن کا ذکر فرمایا مگر نجد کا نام نہ لیا انہوں نے پھر توجہ دلائی کہ وفی نجدنا ۔ حضور یہ بھی دعاء فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو غرض تین بار آقا علیہ السلام نے شام اور یمن کے لیے دعائیں فرمائیں ۔ بار بار عرض کرنے پر نجد کے لیے دعاء نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا ۔

"ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطن ۔

میں اس ازلی محروم خطہ کے لیے دعاء کس طرح فرماوں ۔ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی نگاہ پاک میں دجال کے فتنے کے بعد نجد کا فتنہ تھا ۔ جس کی اس طرح خبر دی ۔ خوارج کا سردار وہی ذوالخویصرہ تھا جس نے نبی کریم علیہ السلام سے **اعدل** کہا تھا اور اسی کی نسل سے محمد بن عبدالوہاب نجدی بیان کیا جاتا ہے ۔

دیوبندی مکتب فکر کے شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی اپنی کتاب شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں ۔

وہابیہ نجدیہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سختی سے منع کرتے ہیں (مزید لکھا) ہمارے علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں ۔

۲ ۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہل اسلام تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں ان سے قتال کرنا ان کے اموال کو چھیننا جائز بلکہ واجب ہے ۔

۳ ۔ زیارت رسول اللہ ﷺ و حاضری آستانہ شریف و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام کہتا ہے ۔ شان نبوت و رسالت علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات

۷۸۶
مدینہ
۹۲

النجدیّت

بجواب

البریلویّت

تصنیف:
شیخ الحدیث علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی مدظلہ

ناشر: غوثیہ کتب خانہ
اردو بازار گوجرانوالہ

فتح نصیب نہیں ہوئی۔ جس کی متعدد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ اختصار کے پیش نظر مثالیں نہیں لکھی جا سکتی۔ خود اس ناچیز کے مقابلہ میں بارہا یہ لوگ راہ فرار اختیار کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ناچیز تو علماء اہلسنت کا ایک ادنیٰ خادم ہے۔ اکابر کی تو بات ہی اور ہے۔ چند سال قبل کی بات ہے کہ عید میلاد کے موقع پر چوک گھنٹہ گھر میں جلوس میلاد کے اختتام پر جب دیوبندیوں نے میلاد کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ حاضرین نے جلسہ میں اسٹیج پر یہ اشتہار اس ناچیز کو دیا اور کہا کہ اسکا جواب مرحمت فرما دیں۔ اور حاضرین اور منتظمین کے اصرار پر بندہ نے اسٹیج سے دیوبندیوں کے محدث اعظم پاکستان مولوی سرفراز گکھڑوی شیخ الحدیث نصرۃ العلوم کا نام لیکر اور پھر شمس الدین افغانی اور مفتی خلیل مدرسہ اشرف العلوم اور صوفی عبد الحمید سواتی خطیب جامع مسجد نور و مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم کے نام لیکر مناظرہ کا چیلنج کیا تھا۔ بالآخر انہوں نے خود تو چیلنج قبول نہیں کیا البتہ یوسف رحمانی سے ۱۸ دن بعد چیلنج منظور کروایا مگر رابطہ پھر بھی نہ کیا۔ بندہ نے خود تعاقب کیا اور بندے بھیجکر انکو مجبور کر دیا۔ مناظرہ کیلئے جب یوسف رحمانی سے ہم نے شرائط قبل از مناظرہ تحریر کروالیں اور یہ بھی تحریر کروالیا کہ مناظرہ اس موضوع پر بھی ہوگا کہ ہم تمہیں کافر ثابت کریں گے تم اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرو گے۔ یہ تحریر جب انکے علماء نے دیکھی تو پھر پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی پھر فرار کے لئے حربے شروع کر دیئے۔ پولیس کے ذریعے بندہ کو گرفتار کروانے کی سر توڑ کوشش کی گئی۔ جامع مسجد موتی مسجد میں آکر جگہ تقسیم کی کہ ادھر تم ادھر ہم بیٹھیں گے۔ مگر آٹھ کے ساڑھے آٹھ پھر نو پھر دس بج گئے۔ مگر میدان میں نہ آئے۔ بالآخر دس بجے تسلی ہو جانے کے بعد جلوس کی شکل میں ہم فاروق گنج نعرے لگاتے ہوئے واپس جامعہ فاروقیہ میں آئے۔ سرفراز صاحب نے نہ آنے کا بہانہ یہ بنایا کہ غلام فرید نے ہمیں مروانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ گوجرانوالہ شہر کے متعدد لوگ آج بھی اس کے گواہ ہیں۔ اس واقعہ پر

قادری

ایمان کیسے بچائیں

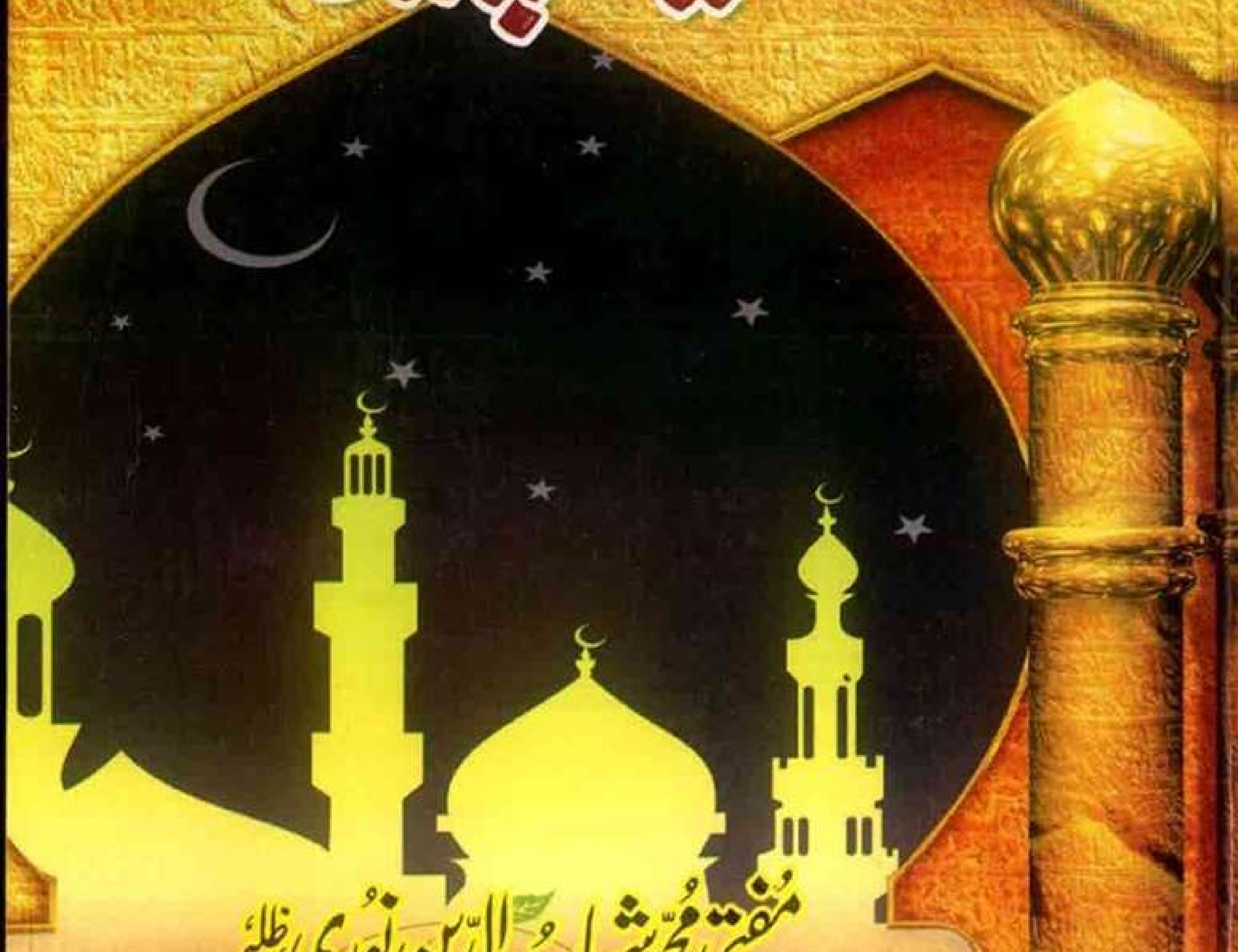

مفتی محمد شہاب الدین نوری مدظلہ

ادارۂ معارفِ نعمانیہ

وَيُرِيدُونَ اَنْ يَّتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُونَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۱۵۱﴾
(النساء:151-150)

بیشک جو انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈال دیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے۔ اور کسی کے منکر ہوں گے اور چاہتے ہیں کہ سب پر ایمان اور سب کے کفر کے بیچ میں کوئی راستہ نکالیں وہی پورے کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور ارشاد ربانی ہے۔

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ اُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا
﴿۱۵۲﴾ (النساء:152)

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں کسی کے انکار اور باقی پر ایمان سے ان میں جدائی (الگاؤ) نہ ڈالے عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں ان کا ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس آیت کریمہ نے صاف فرما دیا کہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان میں جدائی ڈالنے والا پکا کافر ہے اور یہ کہ جو شخص سبھی رسولوں کو مانے صرف ایک ہی کا منکر ہو وہ اللہ اور سب رسولوں کا منکر اور ویسا ہی پکا کھلا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص165)

سوال: جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بجائے مولوی اشرفعلی کا نام لے یعنی اشرف علی رسول اللہ پڑھے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کافر مرتد ہے۔ من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر۔ جو اس کے کافر و جہنمی ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج6 ص172 تا 173)

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (القرآن)

لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو

براھین اھلسنّت

تالیف

مولانا افتخار احمد حبیبی قادری

شعبہ نشرواشاعت

جامعہ اسلامیہ خواجہ ابراہیم یکپاسی مستونگ

حضور (ﷺ) کو بھی ہے۔ اور ایسے علم کی نسبت حضور ﷺ کی طرف جائز ہے۔"

افاضات یومیہ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۳۰

پھر ایک مقام پر یوں لکھتے ہیں:۔

"حضور (ﷺ) کے علوم کا تمام عالم بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جس بڑے سے بڑے متبحر سے چاہو پوچھ کر دیکھ لو کہ تمہارے علوم حضور (ﷺ) کے سامنے کیسے ہیں۔ ہر شخص دل سے یہی کہے گا کہ ہیچ ہیں۔ یہاں سے حضور (ﷺ) کے علوم کا اندازہ ہو سکتا ہے۔" (افاضات یومیہ جلد نمبر ۷، صفحہ ۲۰)

مولانا قاسم نانوتوی کا فتویٰ

بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی لکھتے ہیں:۔

"یہ بات واضح ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں، اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول ﷺ میں مجتمع ہیں۔" (تحذیر الناس صفحہ ۶ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

المہند میں عقائد علماء دیوبند کی توضیح میں لکھتے ہیں:۔

"ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں، کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں، جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ، اور نہ نبی و رسول اور بے شک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا، اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔" (المہند صفحہ ۱۷ اعقیدہ نمبر ۱۵، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ لاہور)

نوٹ:۔ اس کتاب (المہند) پر تقریباً ۵۰ سے زائد قدیم و جدید علماء دیوبند کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولانا رشید احمد

مسلکِ اعلیٰ حضرت

تعارف، حقیقت اور چیلنج

تصنیف

حضرت مولانا مفتی محمد شمشاد حسین رضوی

logspot.com/

التزام کر رکھا تھا۔ مذہب دیوبندیت کے بانی اول مولوی قاسم نانوتوی ہیں انہوں نے اپنی کتاب ،،تحذیر الناس،، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا ص ۳ پر انہوں نے تحریر کیا

• ......بعد حمد وصلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئے تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام نا سمجھ لوگوں کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور سب میں آخری ہیں مگر اہل فہم اور سمجھدار لوگوں پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأ خر میں بالذات کوئی فضیلت نہیں ہے......

ہم اپنے قارئین سے گزارش کریں گے کہ اللہ پاک نے آپ کو بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی ہے اس نے اپنے ہر ایک بندہ کو اس کی طبیعت کے اعتبار سے فکر و دانش عطا کی ہے تو پھر اسے استعمال میں لائیے اور غور کیجئیے کہ نانوتوی صاحب نے جو بات کہی ہے کیا اس میں سچائی ہے؟ حقیقت ہے؟ میں بتاتا ہوں کہ ،،خاتم النبیین،، کا معنی کیا ہے اس میں دو لفظ ہیں پہلا لفظ ہے خاتم اور خاتم کا معنی ،،مہر،، سے کیا جاتا ہے جس تحریر پر مہر لگ جاتی ہے اس کا مطلب یہی تو ہوتا ہے کہ اب تحریر میں نہ کچھ اضافہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس میں کچھ کمی کی جاسکتی ہے اسی لئے اسے آخر کے معنی میں لیا جاتا ہے تو اب اس بنیاد پر ،،خاتم النبیین،، کا مطلب آخری نبی ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات ایمان میں سے ہے اس لئے اس کا انکار ،،دینی ضرورت،، کا انکار ہوگا......مجھے افسوس ہے کہ قاسم نانوتوی صاحب نے کس طرح ،،آخری نبی،، کو عوام اور نا سمجھ لوگوں کا خیال بتایا؟ خاتم النبیین ،،کا مطلب آخری نبی سے بتانا یہ صرف اس دور کا خیال نہیں ہے بلکہ اس کا یہ مطلب ہمارے اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بتایا اور ان کے بتانے کے سبب تمام صحابہ نے بھی یہی بتایا ہے......تابعین نے بھی یہی بتایا....ان کے علاوہ تمام ائمہ اربعہ اور تمام علماء کرام نے

Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلنَّجَات

لِاَہلِ سُنَّت وَالجَمَاعَت

تاریخی جائزہ اور عقائد

مؤلف:
مُحمّد اشرف نقشبندی مڑالوی

لاثانی پبلی کیشنز لاہور

Click For More Books

حضرت علامہ ابن العابدین رحمۃ اللہ علیہ:۔

آپ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی اہل سنت کے عقیدہ کے خلاف بات کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔(درالمختار ج نمبر 3 صفحہ 254)

یہ بھی یاد رہے کہ مخالفین اہل سنت والجماعت کے اکابرین بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا طریقہ ہی حق اور سچا وصحیح ہے اس کے خلاف بات کرنے والے بدعتی ہیں نوٹ فرمائیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی:۔

یہ حضرت فرماتے ہیں جو کوئی عامل الحدیث اپنے زعم کے مطابق مجتہدین راسخین پر سب وشتم کرتے ہیں اور مسائل عن النصوص استنباط کردہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے زشت وزبوں جائیں ایسے لوگ خارج از فرقہ ناجیہ اہل سنت اور ہوائے انسانی کی پیروی کرنے والے اور گروہ اہل ہوا میں داخل ہیں۔(سبیل الرشاد صفحہ 25)

علامہ ابن تیمیہ:۔

ترجمہ:۔اہل سنت والجماعت ایک پرانا مذہب ہے یہی مذہب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب تھا جو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھا تھا۔اس کی مخالفت کرنے والا عند اہل سنت والجماعت بدعتی ہے۔(منہاج السنۃ صفحہ 25،ج1)

مندرجہ بالا تمام حوالجات سے اظہر من الشمس ہے کہ جملہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین، بزرگان دین، سلف صالحین ہی صرف نہیں بلکہ مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ و مذہب حق اور سچا اور راست ہے اور یہی اہل سنت والجماعت کی جماعت ہی نجات یافتہ ہے دیگر تمام فرقے جو اس کے مخالف ہیں

مجھے بتلایئے صاحب یہ کیسی ہوشمندی ہے
تو بندہ تھا خدا کا اور اب دیو بندی ہے

توضیح کلمات اللہ لدفع ہذیان عدو اللہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے

از

حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالوہاب قادری رضوی مدظلہ العالی

ناشر

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کراچی

Click For More Books

علیہ اللعنۃ نے اللہ عزوجل کے حضور بولی تھی۔ کما قال تعالیٰ

قال فبما اغویتنی — بولا قسم ہے اس کی تونے مجھے گمراہ کیا

گمراہ تو خود ہوا اللہ سبوح وقدوس کو الزام دیا یہ اس کے لشکری بھی اس ملعون کی سنت پر عامل ہیں۔ معاندین کے مسلم پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی اس سورہ کے متعلق فرماتے ہیں "سبب نزول اول کی آیتوں کا حضرت عائشہ سے صحیح بخاری وغیرہ میں اس طرح منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف تھا کہ بعد عصر کھڑے کھڑے بیبیوں کے پاس تشریف لاتے ایک بار حضرت زینب کے پاس معمول سے زیادہ ٹھیرے اور شہد پیا تو مجھ کو رشک آیا میں نے حفصہ سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس تشریف لائیں تو یوں کہے کہ آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے یہ ایک گوند ہے جو کریہ الرائحہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پیا ہے ان بی بی نے کہا کہ شاید کوئی مکھی اس کے درخت پر بیٹھ گئی ہوگی اور اس کا عرق چوس لیا ہوگا آپ نے قسم فرمایا کہ پھر میں شہد نہ پیونگا اور اس خیال سے کہ حضرت زینب کا جی برا نہ ہو اس کے اخفا کی تاکید فرمائی مگر ان بی بی نے دوسری سے کہدیا اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت حفصہ شہد پلانے والی ہیں اور حضرت عائشہ اور حضرت سودہ اور حضرت صفیہ صلاح کرنے والی ہیں اور بعض روایات میں اور طرح بھی قصہ آیا ہے ممکن ہے کہ کئی واقعے ہوئے ہوں اور سب کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئی ہوں" (تفسیر بیان القرآن جلد ۱۲۔ التحریم ص۱۱۹)

پھر لکھتے ہیں اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ پر حلال کیا ہے آپ قسم کھا کر اس کو اپنے اوپر کیوں حرام فرماتے ہیں پھر وہ بھی اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یعنی گو کسی مباح کا ترک کردینا مباح ہے اور اس ترک کام کو بالقسم کرنا بھی کسی مصلحت سے مباح ہے لیکن تاہم خلاف اولیٰ ہے خصوص جبکہ داعی بھی ضعیف ہو یعنی ابتغاء رضاء ازواج ایسے امر میں جس میں ان کا راضی کرنا ضروری نہ تھا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے کہ گناہ تک کو معاف کردیتا ہے اور آپ سے تو کوئی گناہ بھی نہیں ہوا اس لئے یہ عتاب نہیں بلکہ شفقۃً دافعۃً

نجدیت

اور

مرزائیت

از

حضرت مولانا شبیر احمد رضوی

امیر ادارہ فیضان القرآن سیالکوٹ

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

0300-6272130

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وعلیٰ الہ اصحابہ وجمیع متبعیہ الی یوم الدین۔ امین۔

اثری صاحب بتائیں کہ مذکورہ بالا دونوں درود حدیث شریف کی کون سی کتاب سے ثابت ہیں اگر نہیں تو کیا یہ بدعت نہیں؟

اثری صاحب اور پوری دنیا کے وہابیوں سے سوال:

اثری صاحب اور پوری دنیا کے وہابی مل کر جواب دیں کہ ''صلوٰۃ وسلام'' جو نقل کیے ہیں یہ بدعت کیوں نہیں اور ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' کیوں بدعت ہے۔ لیکن جس قانون سے لوگوں پر بدعت کا فتویٰ چسپاں کرتے ہو اپنے دورد کے متعلق اُن باتوں اور قانون کو ملحوظ رکھیں۔

اثری صاحب کا گکھڑوی صاحب کی تقلید کرنا:

قارئین کرام ہم نے اثری صاحب کے متعلق اپنی کتاب لاجواب ''وہابی اہلحدیث نہیں'' میں لکھا تھا کہ اثری صاحب نے اپنی کتابوں میں باعث تالیف وغیرہ میں الفاظ گکھڑوی صاحب سے چرائے ہیں باعث تالیف کی چوری تو ''وہابی اہلحدیث نہیں'' میں ملاحظہ فرمائیں لیکن اثری صاحب نے مزید باعث تالیف کے اندر لکھا ہوا درود گکھڑوی صاحب کی کتابوں سے چرایا ہے۔

مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی اپنی کتابوں کے آخر یہ درود عام طور پر لکھتے ہیں اور اثری صاحب نے بھی اس کو نقل کردیا اور تحقیق نہیں کی کہ آیا یہ گکھڑوی صاحب نے درود لکھا ہے یہ کہیں بدعت ہی نہ ہو لیکن اثری صاحب نے تحقیق نہیں بلکہ تقلید کی

دماغی مریض باپ بیٹا
اپنے ہی فتاوی کی زد میں

انوارِ ساطعہ

مصنفہ

حضرت علامہ مولانا عبدالسمیع انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ
لاہور

میں نے جو لکھا تھا وہ بہت کم تھا لیکن وہ بھی میرے مزاج کے خلاف تھا کیونکہ طعن وتشنیع سے مبرا ہوں ہر ایک سے سلامت روی رکھتا ہوں، یہ ہی وجہ تھی جو میں نے اپنا نام انوارِ ساطعہ' مطبوعہ سنہ ۱۳۰۲ھ میں ظاہر نہیں کیا تھا آخر کار لوگوں میں خود بخود چرچا ہو گیا تمام شہر میں، یہاں تک کہ ملک عرب میں بھی میرا ہی نام ظاہر ہوا مکہ معظمہ سے زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً جناب مرشدی ومستندی وسیدی وملتجدی ملاذی یومی وغدی نعیم روحی و جسدی مرشد العلماء والفضلاء شیخ العرفاء والکملاء شریعت آگاہ طریقت پناہ معرفت دستگاہ حقیقت اکتناہ المولی الحافظ الحاج المہاجر فی سبیل اللہ شیخنا المدعو بحاجی شاہ امداد اللہ مد ظلہ العالی مدی الایام واللیالی کا یہ ارشاد سنہ ۱۳۰۲ھ میں پہنچا کہ انوارِ ساطعہ کے مسائل دلائل مجھ کو پسند آئے لیکن مرضی کے خلاف یہ بات ہے کہ اور علماء ہمعصر و ہم قافلہ کی نسبت بعض الفاظِ تشنیع لکھے یہ اربابِ تحقیق سے بعید ہے میں نے اس کا عذر پیش کیا کہ ابتداء اُدھر سے ہوئی لیکن پذیرا نہ ہوا اور کس طرح ہوتا آپ تو اس درجہ کی نصیحت فرمائیں گے کہ آپ جس مقام پر ہیں یعنی خودی کو مٹائے ہوئے اپنے نفس پر جابر اور قاہر لوگوں کی ایذاؤں پر صابر اور شاکر تعمیل اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ آپ کا شیوہ اور دستور زبان پر یہ آیت جاری وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ الحاصل میں نے حضرت (حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ) کا فرمان مان لیا اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب جو ان ایام میں وہاں موجود تھے حضرت سے مثنوی شریف پڑھتے تھے میں نے ان کو ایک خط ان ایام میں لکھا تھا اس میں یہ مضمون لکھ دیا کہ حضرت سے عرض کر دیجیو کہ جو الفاظ تیز و تند کسی کی نسبت لکھے گئے ہیں ان کو نکال دوں گا اور فریقِ ثانی جو کچھ زبان درازی کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اُس پر صبر کر کے انتقام نہ لوں گا۔ پھر اس کے جواب میں حضرت مرشدی کا جو کرامت نامہ تقدس شمامہ صادر ہوا نقل کرتا ہوں وہ یہ ہے:

حرام ہے جواب میں تمسک کیا ہے مصنف نے حق جواب دندان شکن کا ادا کرکے دریائے نورالانوار الساطعہ بہاکر نہر لمعات کی کھول دی اس پر بھی اگر پیاس تشنگان میدان مخالفت کی باقی رہی تو خدا حافظ! سہ

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیات تشنہ می دارد سکندر را

و للہ در المجیب فذالک جواب عجیب و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خاتم النبیین و اٰلہ واصحابہ اجمعین فقط وانا العبد ابو النعمان محی الدین محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ وعن والدیہ والمسلمین بحق خاتم النبیین ﴿

بریلی صورۃ ما رصعہ الطمطام العزیو والصلہام الکبیر مفحتم المناظرین مسکت المجادلین مروج عقائد اھل الحق والدین قالع اصول المبتدعین فرید العصر وحید الزمان **مولانا محمد احمد رضا خان** سلمہ اللہ العزیز الرحمٰن وصان عن نوائب الزمان وخص بلطفہ ما تعاقب الملوان **انوار ساطعہ** سطعت من ستایدر الایمان ﴿ واقمار لامعۃ لمعت من سینا صدر الایقان ﴿ فدارت وسارت ﴿ ونارت وانارت ﴿ والی البر تدلت ﴿ وعلی البحر تجلت ﴿

تقریظ جناب مولانا احمد رضا خان صاحب ایمان کے چاند کی چمک سے بلند روشنیاں اٹھیں اور سینا سینۂ یقین کے پہاڑ سے چمکتے ہوئے چاند روشن ہوئے پھر دورہ کیا انہوں نے اور سیر کی اور خود روشن ہوئیں اور دوسروں کو روشن کیا اور جنگل کی طرف جھکیں ادھر دریا پر جلوہ کیا بہت پانی کا جوش

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

جلد 30

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

کلام سے خالی پس جو اس کے لئے ایسا ثبوت مانے یا اسے مسنون و مؤکد جانے یا نفس ترک کو باعثِ زجر و ملامت کہے وہ بیشک غلطی پر ہے، ہاں بعض احادیثِ ضعیفہ مجروحہ میں تقبیل وارد،

اخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس و اوردہ الامام السخاوی فی المقاصد الحسنة[1] والعلامة خیرالدین الرملی فی حواشی البحرالرائق وذکرہ العلامة الجراحی فاطال وبعد اللتیا والتی قال لم یصح فی المرفوع من ھذا شیئ کما اثرہ المحقق الشامی فی ردالمحتار[2]

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں، امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں، خیرالدین رملی نے بحرالرائق کے حاشیہ میں اور علامہ جراحی نے طویل بیان فرمایا اور بحث کے بعد فرمایا اس بارے میں مرفوع صحیح حدیث نہیں ہے جیساکہ محقق شامی نے ردالمحتار میں نقل فرمایا ہے۔ (ت)

اور بعض کتبِ فقہ میں مثل جامع الرموز شرح نقایہ و فتاوٰی صوفیہ و کنز العباد و شامی حاشیہ درمختار کے کہ اکثر ان میں مستندات علمائے طائفہ اسمٰعیلیہ سے ہیں وضع ابہامین کو مستحب بھی لکھ دیا۔ فاضل قہستانی شرح مختصر وقایہ میں لکھتے ہیں:

www.alahazratnetwork.org

واعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشھادة الثانیة صلی الله علیك یارسول الله وعند سماع الثانیة منھا قرة عینی بك یارسول الله ثم یقال اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابھامین علی العینین فانه صلی الله تعالٰی علیه وسلم یکون قائدًا له الی الجنة کما فی کنز العباد[3] انتھی۔

جان لو بیشک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیك یارسول اللہ اور دوسری شہادت کے سننے پر قُرَّۃُ عینی بك یارسولَ اللہ کہنا مستحب ہے، پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائینگے جیساکہ کنزُ العباد میں ہے انتہی (ت)

ردالمحتار حاشیہ درمختار میں اسے نقل کرکے فرماتے ہیں:

---

[1] المقاصد الحسنة حدیث ۱۰۲۱ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۳۸۴

[2] ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب الاذان داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۶۷

[3] جامع الرموز کتاب الصلوٰۃ فصل الاذان مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱/۱۲۵

البتہ اسمٰعیلیہ کا حکم لزومی والتزامی کہ یہ فعل اور اس کے امثال محض حرام وسخت بددینی ومثل شرک مخل اصل ایمان اور زنا وقتل مومن سے بدتر جس کے صغرٰی یعنی فعل کے ابتداع پر اسمٰعیلیہ کو خود اقرار اور کبرٰی تصریحات تقویۃ الایمان سے آشکارا اگرچہ علمائے اسمٰعیلیہ بنظر مصلحت اس سے تنزل کیا کریں محض باطل ومردود ومخذول ومطرود ہے،

وعلیھم اثباتہ بالبرھان ولنا ردعلیھم باوضح بیان ان شاء اللہ الرحمٰن المستعان۔

اور ان پر شرک اور حرام کو ثابت کرنا لازم ہے اور ہمیں ان کا رد کرنا واضح دلائل سے ان شاء اللہ لازم ہے۔ (ت)

اور پنجایت کے وقت اس فعل کا ذکر کسی کتاب میں نہ دیکھا گیا اور فقیر کے نزدیک یہاں پر بنائے مذہب ارجح واصح، غالباً ترک زیادہ انسب والیق ہونا چاہئے، والعلم بالحق عند الملک العلام الجلیل۔

مسئلہ ۱۴۲ از اوجین علاقہ گوالیار مرسلہ محمد یعقوب علی خاں از مکان میر خادم علی اسسٹنٹ ۳ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ

www.alahazratnetwork.org

چہ میفرمایند علمائے شریعت محمدی وفضلائے طریقہ احمدی دریں مسئلہ کہ مس ابہامین ونہادن علی العینین در وقت اذان موذن وغیرہ فعل وطریقہ انیقہ مستحب صحابہ کرام وسنت خیر البشر آدم علیہ السلام ست اور علمائے ظواہر غیر مقلدین بہ سبب حقارت واستخفاف واہانت حرام گویند مرتد وکافر می شوند یا نہ؟ بیان فرمایند بسند کتاب اجر یابند روز حساب رحمۃ اللہ علیکم اجمعین۔

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت وفضلائے طریقت اس مسئلہ میں کہ موذن کی اذان کے وقت اپنی آنکھوں پر انگوٹھے چوم کر لگانا یہ فعل وطریقہ صحابہ کرام اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے اس عمل کو غیر مقلدین فرقہ کے لوگ حقارت کے طور پر حرام کہتے ہیں کیا وہ کافر اور مرتد ہوں گے یا نہیں؟ کتاب کے حوالہ سے بیان فرمائیں اللہ تعالٰی اجر عطا فرمائے قیامت کے روز، تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ (ت)

الجواب

قال سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

سیدنا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

azratnetwork.org

صرف محبت و عداوت خدا و رسول ہے جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتّی کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العٰلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمۂ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ من شك فی عذابه وکفره فقد کفر[1] جو ایسے کے

---

[1] جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سُنّی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک و قیام میں شریکِ اہلِ اسلام ہوتے ۱۲ کاتب عفی عنہ۔

[2] جیسے گنگوہی صاحب و انبیٹھی صاحب کہ ان کے اتنے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا کہ خدا جھوٹا ہوسکتا ہے اس کے بعد معلوم ہوا کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں۔ پھر گنگوہی صاحب کا وہ فتوٰی کہ خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمانِ سُنّی صالح ہے۔ جب چھپا ہوا نظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دوسروں کا چھپوایا ہوا تھا اس پر وہ تیقن نہ کیا جس کی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتوٰے گنگوہی صاحب کا مُہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا۔ یونہی قادیانی دجّال کی کتابیں جب تک آپ نہ دیکھیں اس کی تکفیر پر جزم نہ کیا جب تک صرف مہدی یا مثیل مسیح بننے کی خبر سُنی تھی جس نے دریافت کیا اتنا ہی کہا کہ کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے، پھر جب امرتسر سے ایک فتوٰی اس کی تکفیر کا آیا جس میں اس کی کفریہ عبارتیں بحوالہ صفحات منقول تھیں اس پر بھی اتنا لکھا کہ " اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو وہ یقیناً کافر۔" دیکھو رسالہ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب[۲۰] صفحہ [۱۳] ۱۸، ہاں جب اس کی کتابیں بچشم خود دیکھیں اس کے کافر مرتد ہونے کا قطعی حکم دیا ۱۲ کاتب عفی عنہ۔

---

[1] در مختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

ہوتے ہیں وہ شاگردِ انبیاء بھی ہیں اور ہم استاذ انبیاء بھی، وہ مثل انبیاء معصوم ہیں[1] (دیکھو صراطِ مستقیم مطبع ضیائی میرٹھ ص ۳۸ دو سطر اخیر تا ص ۳۹ سطر ۱۰ و ۱۱ دو سطر اخیر ص ۱۴۲ سطر ۵ و ۶ تا ص ۴۲ سطر ۲ و ۳ و ۴) گمراہی بددینی کا منہ کالا پھر نبوت کیا کسی پیڑ کا نام ہے، اللہ کی شان یہ حکم کھلا اپنے استادوں پیروں کو نبی بنانے والے تو امام اور ائمۂ شریعت، اور علمائے سنت اس جرم پر کہ صیغہائے درود مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں کثرت کی معاذ اللہ عتی بدنام۔

ثانیاً یہ قہرمانی حکم صرف حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود میں ہے یا خاندان امام الطائفہ کے ایجادات میں بھی کہ شاہ صاحب کی قول الجمیل جن کے لئے ضامن وکفیل ہے اسی قول الجمیل میں اپنے اور اپنے پیران ومشائخ کے آدابِ طریقت و اشغالِ ریاضت کی نسبت صاف لکھا کہ ہماری صحبت وسلوک آمیزی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہے وان لم یثبت تعیین الاداب ولا تلک الاشغال[2] اگرچہ نہ ان خاص آداب کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت ہے نہ ان اشغال کا۔ شاہ عبد العزیز صاحب حاشیہ میں فرماتے ہیں:

"اسی طرح پیشوایانِ طریقت نے جلسات اور ہیآت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے۔"[3]

مولوی خرم علی مصنف نصیحۃ المسلمین نے اسکے ترجمہ شفاء العلیل میں شاہ صاحب کا یہ قول نقل کر کے لکھا ہے،

"یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔"[4]

اور سُنئے اسی قول الجمیل میں اشغال مشائخ نقشبندیہ قدست اسرارہم میں تصورِ شیخ کی ترکیب لکھی ہے کہ؛

---

[1] صراطِ مستقیم حب ایمانی کا دوسرا ثمرہ کلام کمپنی جیرنۃ داس روڈ کراچی ص ۶۵

(فارسی) " " " " المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور " ۳۴

[2] القول الجمیل گیارھویں فصل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۷۳

[3] شفاء العلیل مع القول الجمیل چوتھی فصل " " " " ص ۵۱

[4] " " " " " " " " " " ۲

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاویٰ رضویہ

جلد 22

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

الناس من المصافحة بعد صلوٰة الصبح و العصر فلا اصل له فی الشرع علی ھذا الوجه ولکن لاباس به فان اصل المصافحة سنة و کونھم حافظوا علیھا فی بعض الاحوال لایخرج ذٰلک البعض من کونه من المصافحة التی ورد الشرع باصلھا اقول ھکذا ینبغی ان یقال فی المصافحة یوم العید[1]

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد عام لوگوں نے مصافحہ کرنے کی جو عادت بنالی ہے شریعت میں اس طریقے کی کوئی اصل نہیں مگر ایسا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ اصل مصافحہ سنت ہے، لیکن لوگوں کا بعض حالات میں اس کی محافظت کرنا اس بعض کو اس مصافحہ سے نہیں نکالتا کہ جس کی اصل شریعت میں وارد ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسی طرح مناسب ہے کہ عید کے دن مصافحہ کرنے کو کہا جائے۔ (ت)

خود مولائے وہابیہ معلّمِ ثانی تجدیہ منکرینِ زمانہ کے امام الائمہ میاں اسمٰعیل صاحب دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ میں اصولِ وہابیت کو یوں ذبح فرماتے ہیں:

ہمہ اوضاع از قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و طعام خورانیدن سوائے کندن چاہ و امثالہ و دُعا و استغفار و اُضحیہ بدعت ست گو بدعتِ حسنہ بالخصوص ست مثل معانقہ روزِ عید و مصافحہ بعد نمازِ صبح یا عصر[2]

قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی کے تمام طریقے یُوں ہی کھانا کھلانا، یہ سب کام بدعت ہیں گو کہ بدعتِ حسنہ ہیں جیسے عید کے دن بغلگیر ہونا اور نمازِ فجر یا عصر کے بعد مصافحہ کرنا (ہاں البتہ میت کے ایصالِ ثواب کے لئے) کنواں کھودنا اور اسی طرح کا کوئی اور عمل کرنا مثلاً دعا، استغفار اور قربانی کرنا یہ سب کام جائز ہیں۔ (ت)

حضرات منکرین جوشِ پاسداریِ مذہب میں ائمہ و علمائے سابقین کو جو چاہیں کہیں اور شاید بکمال جرأت شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی آنکھ پھیرلیں، مگر کیا اپنے بڑے پیشوا میاں اسمٰعیل صاحب کو بھی جہنمی مردود رافضی مان لیں گے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت کسی میں نہیں مگر اللہ تعالٰی کی توفیق سے جو بلند مرتبہ اور ذی شان ہے۔ ت) تفصیل اس مسئلہ کی ہمارے رسالہ وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید (گلے میں ہار، عید کے دن بغلگیر ہونے کے جواز

---

[1] مسوی مصفّٰی شرح مؤطا امام مالک باب یستحب المصافحۃ اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۱

[2] زبدۃ النصائح (رسالہ نذور)

ابن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

وقعات السنان

مفتیٔ اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا بریلوی قدس سرہ

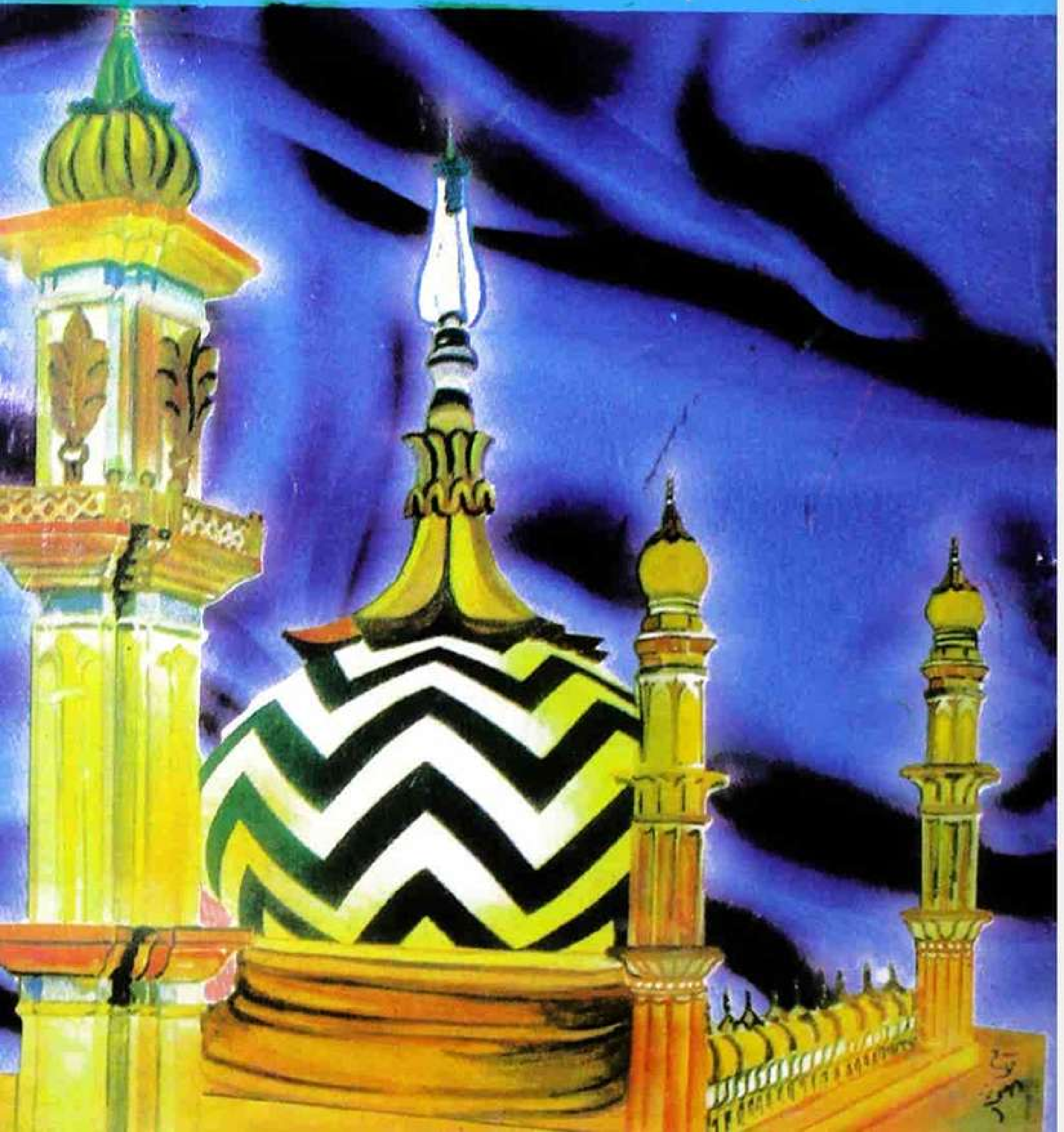

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

بخدمت جناب گرامی القاب سراپا کرم وسیع المناقب جناب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ جب سے سیف النقی جیسی ملعون و ناپاک کتاب آپ حضرات نے چھپوائی اور بیچی اور مدرسہ دیوبند سے شائع کی اور آپ کے علماء نے اس پر افتخار اور اس سے استناد اور اس کی نقول کاذبہ ملعونہ پر اعتماد کیا۔ جس کی نظیر آج تک کسی آریہ و پادری کو بھی نہ بن پڑی کہ خصم کے آبا و اجداد و اکابر و مشائخ و اسیاد۔ حتّٰی کہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم کے اسماء طیبہ سے کتابوں کی کتابیں دل سے تراشں لیں ان کی عبارتیں گھڑ لیں۔ ان کے مطبع اور صفحے بنا لیے کہ تم تو یوں کہتے ہو اور تمہارے یہ اکابر کرام اپنی فلاں فلاں کتاب مطبوعات فلاں فلاں مطابع کے فلاں فلاں صفحے پر یوں فرماتے ہیں۔ حالانکہ جہان میں نہ ان کتابوں کا نشان نہ ان عبارتوں کا پتہ بلکہ وہ تمام و کمال محض ایک گھڑا ہوا خواب پریشاں ہے۔ جس کی تعبیر صرف اس قدر کہ لعنۃ اللہِ علی الکٰذِبین۔ اس روز سے آپ حضرات کسی عاقل کے نزدیک لائق کلام وخطاب نہ رہے اور جبھی سے آپ کی طرف سے دو ورقیاں، چو ورقیاں ہزار در ہزار سب و شتم و دشنام و کذب و افترا و اتہام پر مشتمل برسات میں حشرات الارض کی طرح پھیل پڑیں اور خصوصاً واقعہ مراد آباد اور اس میں آپ صاحبوں کا عجز و فرار اور مناظرہ بند کرنے کے لیے یا پولیس المدد یا نصاریٰ الغیاث

Marfat.com

کی پکار عالم آشکار ہو کر اور بھی سونے پر سہاگہ ہوئی پھر رشحہ ءاخیرہ کا جبھی سے آپ پر نازل ہوتا اور آج تک لاجواب رہنا اور ابھی کے اموات نیرا حیا ہونے پر رجسٹری کر گیا، یا ایں ہمہ آپ کے اذناب چاہتے ہیں کہ آپ کی مستعار حیات جس میں تاثے تانیث کے سوا باقی حصہ بالکل

تعارف کتاب

آپ کی زیر مطالعہ کتاب بلاشبہ اہل سنت و جماعت کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے کم نہیں کتاب ہذا میں فرق باطلہ کا عموماً اور نجدیت غیر مقلدیت اور تقلید نما نام نہاد سنیوں دیوبندیوں کی خصوصاً خوب خبر لی گئی ہے۔ اور وہابیوں دیوبندیوں کی تحریری بد عنوانیوں کو دلائل شرعیہ سے کفریہ عبارات ثابت کیا گیا ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، صدیق الحسن بھوپالی، اشرف علی تھانوی، کے بد عقائد نمایاں کیے گئے ہیں۔

صراط مستقیم تحذیر الناس بسط البنان، حفظ الایمان کی تحریری بے ایمانیوں کا اچھی طرح پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل بالا کتابوں کی کفریہ عبارات کی نہ صرف نشان دہی کی گئی ہے بلکہ قاطع براہین سے ان مصنفین کو ہمیشہ کے لئے بے زبان بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ایسی کتب کے مطالعہ سے یقیناً مسلک اہل سنت کو ایک مضبوط دفاع میسر ہو گا۔ اہل سنت مناظر علماء کے لئے زیر نظر کتاب خضر راہ کا کام دے سکتی ہے۔

دعا گو

سید امیر محمد شاہ قادری سانده قصور

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ

بیشک انہوں نے مکر کیا اور ان کا مکر اللہ کے قابو میں ہے

علماء دیوبند کی مکّاریاں

تصنیف لطیف

عالم باعمل شہزادۂ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مصطفےٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز

ناشر

مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ کالج روڈ ضلع سیالکوٹ

قطعاً کفر ہے اسے بھی سن لیجیے کہ آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہیں جس دلیل سے بھی اپنا اور دیوبندیوں کا کفر آپ پر واضح ہو جائے آپ ضرور قبول فرمائیں گے۔

تمام دیوبندی بلکہ سارے وہابی لاکھوں کروڑوں

خدا ؤں

کو پوجتے ہیں اور ان کا خدا جوف والا کھوکھلا ہے

امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی نے معاذ اللہ باری عزوجل کا جھوٹا ہونا ممکن بنانے کے لئے دو ملعون دلیلیں گڑھی ہیں جن کا نہایت قاہر رد سبحٰن السبوح شریف میں ہے ان میں ایک یہ آدمی تو جھوٹ پر قادر ہے خدا قادر نہ ہو تو آدمی کی قدرت اس سے بڑھ جائے مولانا غلام دستگیر صاحب مرحوم نے اس پر نقض کیا کہ یوں تو تمہارے خدا کا چوری کرنا شراب پینا بھی ممکن ہو جائے کہ آدمی چور اور شرابی ہوتے ہیں خدا نہ ہو سکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے اس پر دیوبند کے بڑے معتمد مولوی محمود حسن دیوبندی صاحب نے ضمیمہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں صاف چھاپ دیا کہ چوری شراب خوری جہل ظلم سے معارضہ کم فہمی۔ معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے یہ تو آنکھیں بند کر کے کہہ ہی بھاگے اور آپ نانوتوی صاحب ظاہری وغیرہ جس دیوبندی یا کسی قسم کے وہابی سے پوچھیے یہی کہیگا ورنہ اپنے امام الطائفہ

رکھا اور از انجا کہ تھانوی صاحب اور سارے دیوبندیہ پر ۸۰ جبال اس ہیں اور بیس اس کی تذییل میں ہیں جملہ اسی جبال قاہرہ ہوئے لقب تاریخی ہشتاد بید و بند بر مکاری دیوبند سے ملقب فرمایا اہل انصاف اسے ایمان کی نگاہ سے دیکھیں تو بحمد اللہ تعالیٰ حق آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اجمعین امین عبدہ نور محمد اعظمی قادری برکاتی غفر لہ

امضائے نامہ سوم مصطفوی بنام جناب تھانوی صاحب تھانہ بھون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

گرامی منش جناب تھانوی صاحب آپ کے اتباع سے ایک طالب علم مستفید و طالب تحقیق بن کر آیا اور عبارت براہین دکھانے سے پہلے اس کے مضمون کو اسلام سے کوسوں دور بتایا عبارت دیکھ کر وہ جوش ایمان نہ رہا اسے غور کا حکم ہوا مدت کے بعد اس کے نام سے ایک بے معنی خط آیا جس کی طرز میں وہی استفادہ و طلب تحقیق کا اظہار اور حقیقۃً اس سے برکنار تھا قبل تنبیہ عدم تنبہ کو سادگی پر محمول کر کے ہدایت کی گئی اسکے چوبیسویں روز ایک ڈیڑھ ورقی تحریر افترائات و مکابرات و انکار محسوسات سے بھری آئی یہ تمام پارٹی کی مجموعی کوشش و مبلغ علم و منتہائے سعی ہے اس میں بائیس دن صرف ہونا بتا رہا ہے کہ تھانہ بھون سے استعانت بالغیر میں دیر لگی ہو اگر واقعی ایسا ہی ہے جب تو ظاہر کہ اس کے کاتب آپ ہی ہیں گو مشورہ ساری پارٹی کا سہی اور بالفرض ایسا نہیں تو اب فرمایئے کہ وہ آپ کے نزدیک مقبول ہے یا مردود اگر مردود ہے لکھ دیجئے بہیں فیصلہ ہو گیا اور اگر مقبول ہے تو وہ تحریر جب نہ تھی تو اب آپ کی ہو گئی صورت اولیٰ کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی مَنْ اَیَّدَنَا عَلٰی عَدُوِّنَا فَاَصْبَحْنَا ظَاھِرِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ اٰمِیْنَ ٭ حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہمیں حق پر کیا اور حق کو غلبہ دیا بحمد اللہ تعالےٰ چالیس سال سے زائد ہوتے کہ آستانہ رضویہ سے وہابیہ دیوبندیہ پر الٰہی مار محمدی وار پڑ رہے ہیں اور ان کے اکابر کچھ مر گئے کچھ سسک رہے ہیں اور جواب ناممکن وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ گنگوہی صاحب و نانوتوی صاحب دونوں مناظرے سے صاف استعفا دے چکے مگر اذناب پیچھے پکار کئے جاتے ہیں اور جہاں کوئی سامنے آیا منہ چھپاتے ہیں جناب تھانوی صاحب کے ان نادان دوستوں کی مرضی نہیں کہ کسی طرح تھانوی صاحب کی چین سے کٹے وہ بے چارے ہیبت کے مارے خاموش روپوش اور یہ چارہ ـــــــــ

لگائے جاتے ہیں ہر بار منہ کی کھاتے ہیں مگر مکر و کید سے باز کب آتے ہیں اب ایک مدت سے تھانوی صاحب گھر کے کونے میں کچھ چین سے بیٹھے اگلے واروں سے سر سہلا رہے تھے کہ اذناب نے پھر دبایا ذی الحجہ گزشتہ میں تھانوی ہمت کو ایک لونڈے کا لباس پہنا کر اس خوش کن بھیس میں آستانہ عالیہ پر حاضر کیا جس نے بہت کچھ طلب تحقیق کی جیب دکھائی براہین قاطعہ گنگوہی صاحب کا وہ شیطان والا قول سن کر بے تکان کہا کہ یہ اسلام سے کوسوں دور ہے جب براہین میں دیکھا پیچھے کی سانس نیچے اور اوپر کی اوپر تھی اسے غور کی ہدایت فرمائی گئی اور یہ کہ آستانہ پر حاضر ہوا کرو تمہارا کرایہ دیا جاتے گا ایک مدت کے بعد ۷ محرم کو مراد آباد مدرسہ شاہی مسجد سے ایک خط ۱۶ کا لکھا آیا جس میں اس

ردِّ تھانوی

از

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتیٔ اعظم
حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی
۲۶- کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

فرمائیں گے۔

تمام دیو بندی بلکہ سارے وہابی لاکھوں کروروں خداؤں کو پوجتے ہیں اور ان کا خدا جوف دار کھکل ہے

امام الطائفہ اسماعیل دہلوی نے معاذ اللہ باری عز وجل کا جھوٹا ہونا ممکن بنانے کیلئے دو ملعون دلیلیں گڑھیں جن کا نہایت قاہر رد سبحان السبوح شریف میں ہے ان میں ایک یہ کہ آدمی تو جھوٹ پر قادر ہے خدا قادر نہ ہو تو آدمی کی قدرت اس سے بڑھ جائے۔

مولانا غلام دستگیر صاحب مرحوم نے اس پر نقض کیا کہ یوں تمہارے خدا کا چوری کرنا شراب پینا بھی ممکن ہو جائے کہ آدمی چور اور شرابی ہوتے ہیں، خدا نہ ہو سکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے۔

اس پر دیو بند کے بڑے معتمد مولوی محمود حسن دیو بندی صاحب نے ضمیمہ اخبار ''نظام الملک'' ۲۵ راگست ۱۸۸۹ء میں صاف چھاپ دیا کہ

چوری شراب خوری جہل ظلم سے معارضہ کم فہمی۔ معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ کلیہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔

یہ تو آنکھیں بند کر کے کہہ بھی بھاگے اور آپ تھانوی صاحب ظاہر وغیرہ جس دیو بندی یا کسی قسم کے وہابی سے پوچھئے یہی کہے گا ورنہ ان پر امام الطائفہ کی دلیل

عوامی تکفیر تھوک

کے بھاؤ

عرفانِ شریعت

اعلیٰ حضرت مولانا

احمد رضا خاں بریلوی

اول - دوم - سوم

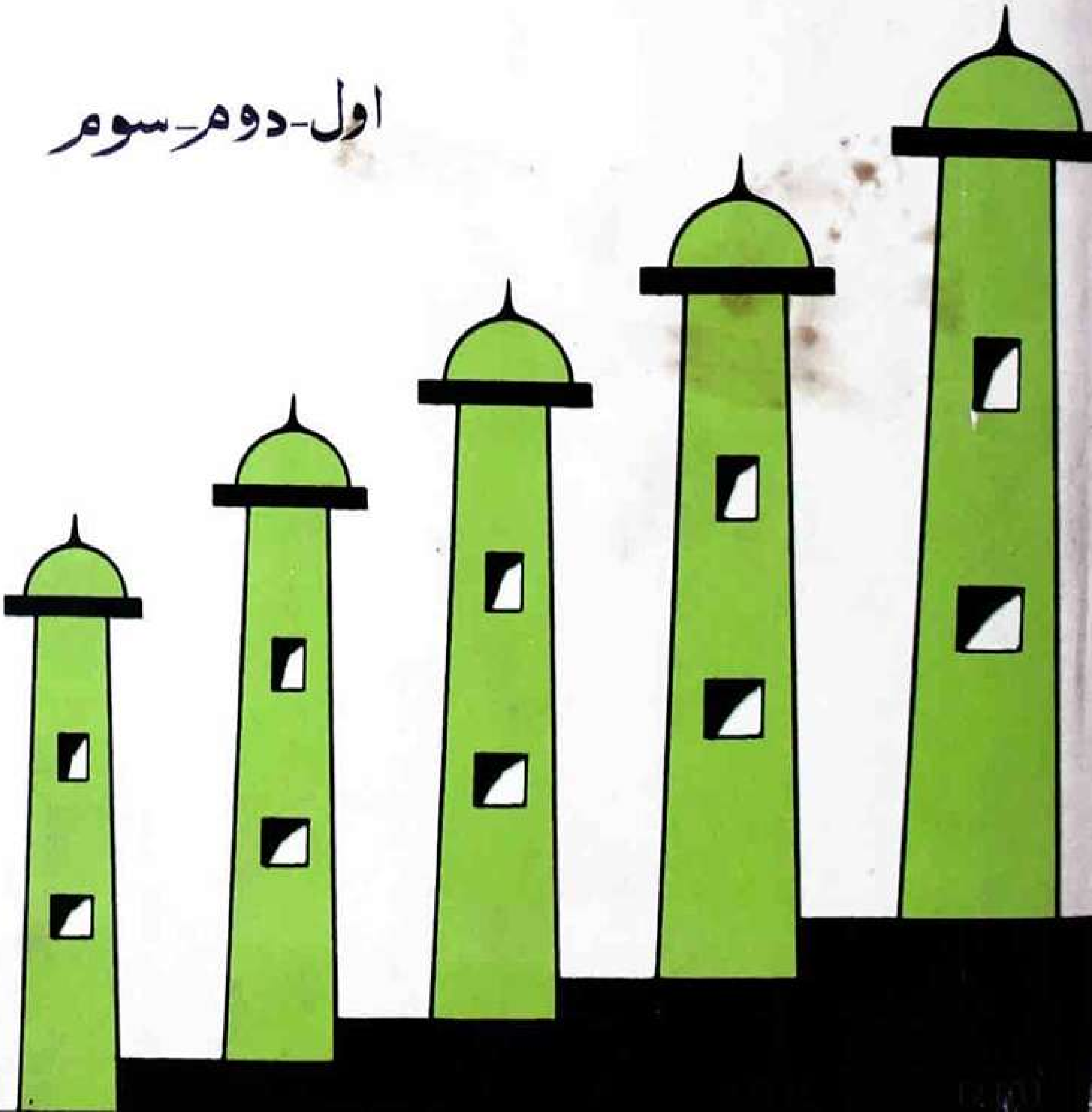

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرائن کو ضم کیا قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی کیا بحث کسی مدرسہ خلاف کی ذکر ہی یا علم ما کان و ما یکون یا غیوب خمسہ میں کلام یا علمائے اہلسنت کو سب دو شنام تفاصیل رکھتے ہیں جن کی اصلا حاجت نہیں جب علماء حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا و تکریماً نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں۔ کہ یہ سب کفار و مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان کو پیشوا اور سرتاج اہل سنت جانتا بلا شبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بدمذہب نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے مقبول ہوئیں مورد ہے بلا شبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اس سے بغض اس کی اہانت اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام و ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور

Marfat.com

بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام۔ اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے سے کافر مرتد ہیں تو مسجد میں تو ان کا کیا حق۔ حدیث، اسی بیان مذکور فتاویٰ الحرمین میں ہے لا تصلوا معہم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز میں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کے غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من قطع صفا قطعہ اللہ۔ جو صف